ہمارا نانکؒ

قدیم سکھ کُتب کی روشنی میں

راقم

عباد اللہ گیانی

ہمارا نانک

قدیم سکھ کتب کی روشنی میں

راقم

عباد اللہ گیانی

پبلشر: گورو نانک اکیڈمی (پاکستان)

نومبر ۱۹۷۲ء

(مطبوعہ:- آکسفورڈ اینڈ کیمبرج پریس ۲۸ اُردو بازار لاہور)

○

اِعلانِ حق

واہ رے زورِ صداقت خُوب دکھلایا اثر
ہو گیا نانک نثارِ دینِ احمدؐ سربسر

دیکھو اپنے دین کو کس صدق سے دِکھلا گیا
وُہ بہادر تھا نہ رکھتا تھا کسی دُشمن سے ڈر

○

اِسلامی دَورؒ

(گورو نانک جی کی نظر میں)

آؤ پورکھ کو اللہ کہیئے شیخاں آئی واری

دیول دیوتیاں کر لاگا ایسی کیرت چالی

کوزہ بانگ نواج مصلّٰی نیل روپ بن واری

گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تمہاری

جے توں میر مہیپت صاحب قدرت کون ہماری

چارے کونٹ سلام کریں گے گھر گھر صفت تمہاری

تیرتھ سمرت پن دان کچھ لاہا ملے دہاڑی

نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سمائی

(راگ بسنت محلہ ا ۱۱۹۱)

"ہمارا نانک" قدیمی مصوروں کی نظر میں

گورو نانک جی کی یہ قدیمی تصویر جالندھر کے مشہور و معروف سکھ اخبار

روزنامہ "اجیت" نے اپنے گورو نانک نمبر ۱۹۶۹ء کے صفحہ ۵۹ پر شائع کی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرض حال

گورو نانک جی ایک مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی شخصیت سے متعلق لوگوں کے مختلف نظریات ہیں۔ خود سکھوں میں بھی جو آپ کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں آپ سے متعلق ایک رائے نہیں ہے چنانچہ ایک گروہ انہیں سکھ دھرم کا بانی اور اپنا پہلا گورو تسلیم کرتا ہے اور انہیں الوہیت تک کا درجہ دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۸۶۵ ۔ صفحہ ۱۴۰۴ ۔ واراں بھائی گورداس وار یکم پوڑی ۵ ۴۸ و وار ۳۸ پوڑی ۲۰ ۔ کبت سویئے بھائی گورداس ۔ کبت ۵ ۔ گور سوبھا ادھیائے ۲ ۔ بھگت رتناولی صفحہ ۱۲۱ ۔ خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۲۰۳ وغیرہ) بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک گورو جی کو الوہیت کا درجہ دینا گورو جی کی تعلیم اور منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ (ملاحظہ ہو ست گور بناں ہور کچا ہے بانی صفحہ ۱۳۸ ۔ کرانتی کار گورو نانک صفحہ ۱۹ گورمت درشن صفحہ ۳۴ ۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۱۵ ۔ سکھ وچار دھارا صفحہ ۲۴ ۔ گورو نانک وچار ادھیئن صفحہ ۱۷۲ وغیرہ) گورو جی نے خود کو محض ایک آدمی بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۳۵۰ ۔ صفحہ ۶۶۰) اور کالو کا بیٹا ظاہر کیا ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک جی سوڈھی مہربان والی صفحہ ۲۱۱)

بعض لوگوں نے گورو نانک جی کو وشنوں ۔ راجہ جنک ۔ سری رام چندر اور سری کرشن جی کا اوتار ظاہر کیا ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۹۰ ۔ صفحہ ۱۳۹۱ ست گور بناں ہور کچی ہے بانی صفحہ ۲۰ ۔ گور پرتاپ سورج راس ۵ انسو ۵۲ و نانک پرکاش پورباردھ ادھیائے ۷ ، ۳) و جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۸۱ ۔ گورو نانک جوت تے سروپ صفحہ ۱۳۴) لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ

گوروجی اوتار واد کے قائل نہ تھے وہ خدا تعالےٰ کو غیر مجسم اور اجونی تسلیم کرتے تھے (ملاحظہ ہو رسالہ پنجابی ساہت جون ۱۹۶۵ء و مئی ۱۹۶۶ء پریت لڑی نومبر ۱۹۳۶ء وغیرہ) ایک صاحب کا بیان ہے کہ گورونانک جی کو رام چندر اور کرشن وغیرہ کا اوتار کہنا ان کی توہین کے مترادف ہے۔ (ملاحظہ ہو حضوری بیڑ دی لوڑ ص۶۵)

گوروجی نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پر سری رام چندر وغیرہ ہندو اوتاروں کا رد کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گوروگرنتھ صاحب ص۳۵۰، ص۴۶۴، ص۱۰۳۷، ص۱۴۱۲) گوروگرنتھ صاحب کے اور متعدد مقامات پر بھی اوتار واد کا رد کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص۴۲۳، ص۵۱۹، ص۷۲۷، ص۸۹۴) سکھوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو آپ کو نبی اور رسول بلکہ آخری نبی کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ (ملاحظہ ہو پیغمبروں کے شہنشاہ گورونانک ص۲۵، گورمت سدھاکر ص۴۲، مہان کوش ص۲۷۳۲، گورمت نرنے ص۱۰۸، شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ص۳۲۰۔ گوروگرنتھ تے پنتھ ص۲۸) سکھوں میں ایسے وِدوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گوروجی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور نہ وہ گورو ہونے کے مدعی تھے۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گوروخالصہ ص۴۰۲۔ گوروگرنتھ پنتھ ص۹۱۔ سچا گورو ص۱۹۹، جگت جلندار کھ لے ص۱۳۱۔ گورمت درشن ص۳۵۔ خالصہ سماچار امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء پریت لڑی نومبر ۱۹۳۸ء۔ پرتیم دہلی دسمبر ۱۹۶۰ء سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۶۸ء۔ سیس گنج دہلی ستمبر ۱۹۶۸ء۔ قومی ایکتا گورونانک نمبر ۱۹۶۸ء وغیرہ)

سکھ کتب سے یہ بھی ثابت ہے کہ گورونانک جی لوگوں کو اپنے سے علاوہ دوسرے بزرگ گورو اختیار کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۴۵۷، جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۳۹۶۔ پورانن جنم ساکھی ص۱۰۵،) اور ایک وِدوان کا بیان ہے کہ گوروجی نے کبھی کسی مسلمان سے یہ نہیں کہا کہ وہ انہیں گورو تسلیم کرے۔ (ملاحظہ ہو گورمت پرکاش ۱۹۶۱ء) ایک اور سکھ وِدوان رقم طراز ہیں کہ گوروجی نے کسی مسلمان کو اسلام ترک کرنے کی اپیل نہیں کی بلکہ اسلام پر کاربند ہونے کی تلقین کی ہے (ملاحظہ ہو اکالی پتر کا ۳ دسمبر ۱۹۶۳ء)

نیز بعض سکھ وِدوانوں کے نزدیک گورو جی کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے۔ تیسرا مذہب گورو گوبند سنگھ جی نے جاری کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو دسم گرنتھ ص ۵۱۔ اگر دنتی کی وار منقول از نام دھاری نت نیم ص ۲۸۹۔ بجے مکت ص ۲۰۳۔ واراں بھائی گورداس وار الم پوڑی ۱۶ ادغیرہ)

بعض سکھ وِدوانوں کے نزدیک گورو جی ایک سیاسی لیڈر تھے۔ اور سکھ تاریخ مغلیہ دور کی ایک سیاسی تحریک تھی۔ (ملاحظہ ہو جگت جالندار کھ لے ص ۴۲۔ گورسیوک امرت سر جنوری ۱۹۴۷ء ور رسالہ پریت لڑی فروری ۱۹۳۵ء۔

ہندوؤں کا ایک گروہ گورو جی کو ایک ہندو ریفارمر تسلیم کرتا ہے (ملاحظہ ہو کلتارک گورو ص ۱۳ ور رسالہ پھلواڑی نومبر ۱۹۳۹ء)

دوسرے گروہ کے نزدیک گورو جی دمبھی (مکّار) اور کوراہیئے (گمراہ) تھے۔ (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱۔ اور سچی کھوج حصہ اوّل ص ۱۲، ص ۳۶، اجیت ۵ر نومبر ۱۹۶۷ء)
اس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ایک مرتبہ ایک کتاب "بدچلنی نانک" کے نام پر شائع کرنے کی بھی جسارت کی تھی۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا تھا وہ اس کتاب کے منحوس نام سے ظاہر ہے۔ (ملاحظہ ہو سچی کھوج حصہ اوّل ص ۱۶) ایک مرتبہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے سردار بخشیش سنگھ ایڈیٹر "موجی" کے سامنے گورونانک جی کو ماؤں بہنوں کی گندی گالیاں بھی دی تھیں (ملاحظہ ہو موجی دہلی ۹ر نومبر ۱۹۶۰ء) ان کے نزدیک گورو جی کی نجات بھی نہیں ہوئی۔ (ملاحظہ ہو گرب گنجنی ص ۱۸۔

سکھ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ گورو جی سے متعلق ہم مسلمانوں میں بھی ایک نظریہ زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ایک خدا رسیدہ۔ ولی اللہ۔ مرد کامل اور مردِ خدا تھے۔ (ملاحظہ ہو سور جودے جنم ساکھی ص ۱۸، جنم ساکھی بھائی بالا ص ۳۹، ص ۲۷۳، ص ۴۱۱، گوردوارے درشن ص ۱۳، جنم ساکھی منی سنگھ ص ۱۰۶۔ تواریخ گورو خالصہ ص ۵۶۔ ص ۶۲،

تواریخ گورو خالصہ سکھ ص ۱۹۴ ... اتہاس سکھ گورو صاحبان وغیرہ) اور آپ اسلام کے

عقیدتمند تھے۔ (ملاحظہ ہو پنجہ پرکاش ۱۵ ۔ نومبر ۱۹۶۴ء، سکھی تے سکھ اتہاس صنہ ۲۰، سچی کھوج حصہ اوّل صہ ۱۴۲۔) نیز گورو جی نے اپنے کلام میں اسلامی نظریات کو ہی پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا یہ ارشاد :-

م۔ محمدؐ من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

(جنم ساکھی ولایت والی صہ ۲۴۷)

جب کوئی مسلمان سُنتا ہے تو اس کے دل میں آپ سے متعلق محبت اور عقیدت کے ملے جلے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ جھوم جاتا ہے۔

یاد رہے کہ بعض سکھ وِدوان بھی اس امر کے معترف ہیں کہ گورونانک جی نے اسلامی نظریات کو ہی اپنایا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورآشا صہ ۵۵۔ نواں ساہت دہلی جولائی ۱۹۶۸ء، قومی الجیتا ۲۴ نومبر ۱۹۶۹ء گرج دہلی ۲۴ نومبر ۱۹۶۹ء)

ہم یہ بھی واضح کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس کتاب میں جو حوالے دیئے گئے ہیں ان میں اکثر ایسے ہیں جو نئے ایڈیشنوں میں سے یا تو بدل دیئے گئے ہیں یا سرے سے نکال دیئے گئے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ تحقیق پسند لوگ اس بارہ میں احتیاط کو ضرور ملحوظ رکھیں گے۔ اور کسی حوالہ سے متعلق فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لیں گے کیونکہ ہم نے جو حوالہ جات دیئے ہیں وہ سب کے سب قدیم سکھ لٹریچر میں جوں کے توں موجود ہیں۔

خادم
عباداللہ گیانی

نومبر ۱۹۷۲ء

گورونانک جی پاکستانی مصوّر کی نظر میں

گورونانک جی کی یہ تصویر حکومت پاکستان کے محکمہ غیر مسلم اوقاف نے پاکستان کے مشہور و معروف مصوّر استاد اللہ بخش صاحب سے ۱۹۶۹ء میں تیار کروائی تھی اور مشرقی پنجاب کے سکھ اخباروں نے بھی بخوشی اسکی اشاعت کی تھی

گورونانک جی

گورونانک جی پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں سکھ قوم آپ کو اپنا پہلا گورو[1] اور سکھ دھرم کا بانی تسلیم کرتی ہے۔ جہاں تک ہم مسلمانوں کا تعلق ہے ہم بھی آپ کو ایک صوفی بزرگ سمجھ کر ادب اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور صرف پاکستان اور ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ سکھ مؤرخین کے بقول افغانستان۔ ایران۔ عراق اور عرب کے رہنے والے مسلمان بھی آپ کا پورا پورا احترام کرتے ہیں۔

---

[1] یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ سکھ قوم عموماً اپنے دس گورو صاحبان تسلیم کرتی ہے جن کے نام یہ ہیں :-

۱۔ گورو نانک جی ۲۔ گورو انگد جی ۳۔ گورو امر داس جی ۴۔ گورو رام داس جی

۵۔ گورو ارجن جی ۶۔ گورو ہرگوبند جی ۷۔ گورو ہر رائے جی ۸۔ گورو ہرکرشن جی

۹۔ گورو تیغ بہادر جی ۱۰۔ گورو گوبند سنگھ جی۔

گورو گوبند سنگھ جی کے بعد سکھوں کی اکثریت گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گورو تسلیم کرتی ہے اور مزید کسی انسان گورو کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ لیکن سکھوں کا نام دھاری فرقہ جو لاکھوں کی تعداد پہ مشتمل ہے گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کا سلسلہ جاری تسلیم کرتا ہے۔ نام دھاری سکھوں کے علاوہ نرنکاری سکھ بھی گورو گوبند سنگھ جی کے بعد انسانی گوروؤں کی آمد کو تسلیم کرتے ہیں ان کا سلسلہ نامدھاریوں سے الگ ہے۔

گورو نانک جی

گورو نانک جی پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں سکھ قوم آپ کو اپنا پہلا گورو[1] اور سکھ دھرم کا بانی تسلیم کرتی ہے۔ جہاں تک ہم مسلمانوں کا تعلق ہے ہم بھی آپ کو ایک صوفی بزرگ سمجھ کر ادب اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور صرف پاکستان اور ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ سکھ مؤرخین کے بقول افغانستان۔ ایران۔ عراق اور عرب کے رہنے والے مسلمان بھی آپ کا پورا پورا احترام کرتے ہیں۔

---

[1] یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ سکھ قوم عموماً اپنے دس گورو صاحبان تسلیم کرتی ہے جن کے نام یہ ہیں :-

۱۔ گورو نانک جی ۲۔ گورو انگد جی ۳۔ گورو امر داس جی ۴۔ گورو رام داس جی
۵۔ گورو ارجن جی ۶۔ گورو ہر گوبند جی ۷۔ گورو ہر رائے جی ۸۔ گورو ہر کرشن جی
۹۔ گورو تیغ بہادر جی ۱۰۔ گورو گوبند سنگھ جی۔

گورو گوبند سنگھ جی کے بعد سکھوں کی اکثریت گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گورو تسلیم کرتی ہے اور مزید کسی انسان گورو کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ لیکن سکھوں کا نام دھاری فرقہ جو لاکھوں کی تعداد پر مشتمل ہے گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کا سلسلہ جاری تسلیم کرتا ہے نام دھاری سکھوں کے علاوہ نرنکاری سکھ بھی گورو گوبند سنگھ جی کے بعد انسانی گوروؤں کی آمد کو تسلیم کرتے ہیں ان کا سلسلہ نام دھاریوں سے الگ ہے۔

ہیں ۔ یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ گورونانک جی کی پیدائش سے متعلق سکھ وِدوان
کے مختلف نظریے ہیں ۔ ایک نظریہ تو یہ ہے کہ آپ کی پیدائش کاتک شدی پورن ماشی کو
ہوئی تھی (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۵ ۔ نانک پرکاش پوربار دھ ادھیائے ۲ ۔ گوردوارے
درشن ص ۸ ۔ گورنیربھے سنگرہ ص ۹ ۔ گوردھام سنگرہ ص ۱۱ ۔ گوردھام دیدار ص ۱۱۳ ۔ تواریخ گوروخالصہ
ص ۱ ۔ پنتھ پرکاش نواس ۴ ۔ اتہاس گوروخالصہ ہندی ص ۱۴ ۔ گورمت ببیکر ص ۵ ۵۲ ببیکر ص ۱۴
گورپرنالی قلمی ورق اوّل ۔ کیش فلاسفی ص ۳۱ ۔ سکھاں دے راج دی وتھیا ص ۵ ۔ سوانح عمری
گورونانک جی ص ۲ ۔ گوروگوبند سنگھ جی ص ۳۱ ۔ جیون چرتر سری چند جی ص ۱ ۔ سدھانت بودھنی
ص ۶۲ ۔ تواریخ سکھاں ص ۱۳ ۔ گورپرنالیاں ص ۳ ص ۲۲ ص ۹۰ ص ۱۲۵ ۔ کبت سویئے بھائی
گورداس جی ص ۱۴۲ ۔ جنم ساکھی اردو ص ۹ ۔ آدبیڑ سنکلنا کال ص ۱۱ ۔ گورونانک جوت تے سروپ ص ۴۶

بعض وِدوانوں کے نزدیک گوروجی بساکھی کے دن پیدا ہوئے تھے (ملاحظہ ہو
ولائت والی جنم ساکھی ص ۱ ۔ جنم ساکھی میکالف والی ص ۱ ۔ پوراتن جنم ساکھی ص ۱ ۔ میکالف
اتہاس حصّہ اوّل ص ۹ ۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۱ کتک کہ وساکھ ص ۲۶۱ ۔ گورپورب نرنے
ص ۴۴ ۔ تواریخ گوروخالصہ پنتھ ص ۱۵ ۔ جیون کتھا گورونانک جی ص ۳۹ ۔ جگت پردیپ ص ۲ ، ص ۵
خالصہ رہت پرکاش ص ۶۳ ۔ گوروبنساولی ص ۲۰ ۔ گورمت درشن ص ۷۲ ۔ وشونور ص ۳ ۔ سکھ
ہندو نہیں ص ۷ ۔ نانک شاہی جنتری ص ۴۳ ۔ ماخذ تاریخ سکھاں ص ۳ ۔ مالوہ اتہاس حصّہ
اوّل ص ۶ ۔ واراں بھائی گورداس پہلی وار پوڑی ۲۷ ۔ جنم ساکھی سوڈھی مہربان والی ص ۹
سگل جگاعتی ص ۱۱ ۔ ننکانہ صاحب دے پوراتن حال ص ۴ ۔ جنم ساکھی اردو ص ۲ ۔ گورونانک
جوت تے سروپ ص ۱۲۶) ۔

بعض لوگوں نے ان دونوں روائتوں کو ملانے کی یہ ترکیب کی ہے کہ گوروجی
نے بساکھ کو حمل میں قیام کیا تھا اور کاتک شدی پورن ماشی کو پیدا ہوئے تھے ۔ (ملاحظہ
ہو بھگت گرنتھ ص ۳۸۲) ایک صاحب کے نزدیک گوروجی کی جسمانی پیدائش بساکھی کو ہوئی

تھی۔ اور روحانی پیدائش کاتک پورن ماشی کو جبکہ انہیں گیان حاصل ہوا (ملاحظہ ہو اخبار فتح دہلی ۲۔نومبر ۱۹۵۲ء)

گورو جی کے جنم کے بارے میں ایک خیال یہ بھی ہے کہ انہوں نے ساون شدی تیج ۱۵۲۶ بکرمی کو جنم دھارن کیا تھا۔ (پنجاب دا سنکھیپ اتہاس ص۱۰۷)

آج سے پانچ سو سال قبل ۱۴۶۹ء میں پنجاب کے ایک گاؤں رائے بھوئے کی تلونڈی میں جسے آج کل ننکانہ صاحب کہتے ہیں۔ آپ کی پیدائش ایک متوسط درجہ کے ہندو گھرانہ میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد بزرگوار بابا کلیان چند یا بابا کالو جی۔ رائے بھوئے کی تلونڈی کے مسلمان رئیس رائے بلار کے کارندے تھے۔ جن کے سپرد ان کی زمینوں وغیرہ کا جملہ انتظام کرنا اور حساب کتاب رکھنا تھا۔

ایک سکھ ودوان نے بعض تاریخی کتب کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ :۔

"ایک مسلمان فقیر نے گورو نانک جی کے والد کو آپ کی پیدائش کی بشارت دی تھی"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۶۵ء)

گورو نانک جی کی جائے پیدائش بھی سکھوں میں اختلافی مسئلہ رہا ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں کے نزدیک آپ اپنے ننہال میں پیدا ہوئے تھے اور اسی وجہ سے آپ کا نام نانک رکھا گیا تھا جس کے معنے ننھیال میں پیدا ہونے والے بچہ کے بھی ہیں۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ :۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گورو نانک صاحب اپنے نانا کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے ان کا نام نانک رکھا گیا۔" (تواریخ گورو خالصہ ص۲۹)

اور بھی متعدد سکھ اور غیر سکھ ودوانوں نے یہ بیان کیا ہے کہ گورو جی اپنے نانا کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص۴۸۔ گورو

پورب نرنے ص۱۳۱۔ اتہاس گورو خالصہ ہندی ص۷۸۔ تواریخ گورو خالصہ حاشیہ ص۱۸۔ گورپر نالیاں ص۹۱۔ جنم ساکھی گورو نانک جی سوڈھی مہربان والی ص۹۔ ص۱۰۔ ہسٹری آف دی سکھز مسٹر کننگھم والی ص۳۹۔ سکھ اتہاس مسٹر کننگھم والا ص۴۴۔ گوردھام سنگرہ ص۲۳ خالصہ سماچار جلد ۴ ص۲۰۔ تواریخ گورو خالصہ ص۲۹۔ اخبار فتح دہلی ۲۔ نومبر ۱۹۵۶ء۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی طرف سے شائع شدہ کتاب سری گورو نانک دیو جی دے پوتر استھان دھرم سالاں تے گوردوارے" میں مرقوم ہے کہ:

"چاہل نام کے گاؤں میں جو علاقہ لاہور میں موضع ہیہر کے پاس ہے۔ سری گورو نانک دیو جی کے ننہیال تھے اور بعض مصنفین کے بقول گورو نانک جی کی پیدائش یہاں ہی ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے ان کا نام نانک رکھا گیا تھا۔"

(سری گورو نانک جی دے پوتر استھان۔ دھرم سالاں تے گوردوارے ص۱۱)

گیانی گیان سنگھ جی کے بقول یہاں بھی سکھوں نے گورو جی کی یادگار کے طور پر گوردوارہ بنایا تھا۔ (گوردھام سنگرہ ص۲۳) ایک بھارتی وِدوان لالہ امیر چند جی کھنہ نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"میرا یقین ہے کہ جو بچہ اپنے ننہیال میں پیدا ہو وہ بہت ذہین طاقتور یا مہاتما ہوتا ہے۔ روحانیت کے شاستروں کا ذکر خواہ یہاں مناسب نہ ہو لیکن قارئین کرام خیال رکھیں کہ بھگوان کرشن اور گورو نانک جی مہاراج کا جنم بھی اپنے ننہیال میں ہوا تھا۔" (رسالہ گورو سندیش۔ بمبئی نگر۔ اگست ۱۹۶۶ء)

سوامی گنگیشورانند جی کے بقول ننکانہ صاحب میں موجودہ گوردوارہ جنم استھان دراصل گورو نانک جی کے فرزند ارجمند بابا سری چند جی کی جائے پیدائش ہے اور یہ یادگار بابا مہنوان جی اداسی نے ۱۷۳۸ بکرمی مطابق ۱۶۸۱ء میں تعمیر کروائی تھی (ملاحظہ ہو شرومنی چرتامرت حصہ دوم ص۱۳۱)

گوروجی کی ابتدائی تعلیم

سِکھ وِدوانوں کے بقول گورونانک جی نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں رائے بھوئے کی تلونڈی میں ہی حاصل کی تھی اور مولوی قطب الدین کو آپ کے اطالیق بننے کا شرف حاصل ہؤا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک بزرگ میر سید حسن صاحب سے دینی علوم سیکھے تھے۔ چنانچہ مشہور سِکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"کننگھم نے اسلامی تاریخوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میر سید حسن جو اس علاقہ میں ولی صاحب کرامت صلح کل اور بے لاگ پیر مانا ہؤا تھا اور جھتہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا۔۔۔ اس نے اپنا تمام علم دینی اور دنیوی گورونانک جی کو پڑھایا اور راہِ حق کے بڑے بڑے راز بھی بتائے "

(تواریخ گورو خالصہ صہ ۹۹)

مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ گوروجی بھی اس کے مطابق بچپن سے بہت ذہین اور فہیم تھے آپ کے اطالیق آپ کو جو بھی سبق دیتے تھے آپ اسے فوراً یاد کر لیا کرتے تھے آپ کی یہ ذہانت اور فراست دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ جاتے تھے اور آپ کو ایک ہونہار اور سمجھدار بچہ تصوّر کرتے تھے

اس تعلق میں مشہور سِکھ وِدوان بھائی ویر سنگھ جی رقمطراز ہیں کہ :۔

" فارسی سکھلانے والے کو ساکھیوں میں "ملّاں" بیان کیا گیا ہے سردار خزان سنگھ جی اور خالصہ تواریخ والے نے اس کا نام قطب الدین لکھا ہے۔ مسٹر میکالف نے رکن الدین نام دیا ہے لیکن ایک رکن الدین مکہ معظمہ میں بھی ملا تھا کننگھم نے کسی فارسی نسخہ کا حوالہ دیا ہے جس کا وہ

نام نہیں بتا سکا کہ سید حسن ایک فارسی جاننے والا ہمتہ کالو کے پڑوس میں رہتا تھا جب بے اولاد تھا اور اچھا امیر کبیر تھا۔ اس کے دل میں گورو نانک کا بہت احترام تھا اس نے گورو جی کو فارسی پڑھائی پھر میکلم کا حوالہ دے کر لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ الیاس پیغمبرؑ نے گورو نانک کو دینی دنیاوی علم پڑھایا۔"

(گورو نانک چمتکار صنہ ۴)

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورو نانک جی کے اطالیق مسلمان بزرگ تھے اور انہوں نے گورو جی کو بہت محبت اور پیار سے ہر قسم کے مروجہ دینی اور دنیاوی علوم پڑھائے تھے اور گورو جی نے انہیں بڑی توجہ اور اپنی خداداد ذہانت اور فراست سے بہت جلد سیکھ لیا تھا اور اچھے خاصے عالم فاضل بن گئے تھے۔

بعض لوگ حسن عقیدت کی وجہ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے کسی بھی شخص سے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ انہیں علم لدنی حاصل تھا جس کی وجہ سے انہیں کسی سے کچھ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان پروفیسر کرتار سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:-

"بعض نادان اپنے بزرگوں کی بڑائی اس بات میں سمجھتے ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ ان بزرگوں نے کسی انسان سے کوئی علم حاصل نہیں کیا تھا۔ یہی کچھ گورو نانک جی کے غلطی خوردہ عقیدت مندوں نے کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی تو دنیا کے لئے گورو بن کر خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے وہ لوگوں کو پڑھانے کے لئے آئے تھے انہیں کسی سے کچھ پڑھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس طرح وہ گورو جی کو بے لکھا پڑھا ثابت کرتے ہیں اور اس میں ان کی بڑائی تصور کرتے ہیں لیکن یہ جھوٹی بڑائی ہے اور واقعات کے بھی سراسر خلاف ہے ... گورو جی کو ان پڑھ کہنا حقیقت کے الٹ ہے اور ان کی شان

کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ گورو جی کو وہ تعلیم دلانے کا بندوبست کیا گیا جو ان دنوں رائج تھی اور پڑھائی جاتی تھی"۔

(سکھ اتہاس حصہ اوّل صفحہ ۲۹، ۳۰)

ایک اور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اصل میں سیاسی مورخین الہٰی وجودوں کی تاریخ کے وقت گھبرا جاتے ہیں کہ دنیا کے استادوں کے بغیر انہیں تعلیم کیونکر حاصل ہوئی۔ اور روحانی مورخین اس بات سے گھبراتے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی سے تعلیم حاصل کی تو ان کی روحانی خوبصورتی کم ہو جائے گی

لیکن یہ حقیقت ہے کہ خواہ وہ دنیاوی علم کسی سے پڑھیں یا نہ پڑھیں دونوں باتیں ان کی روحانی عظمت میں کمی بیشی نہیں کر سکتیں"۔

(گورو نانک چمتکار صفحہ ۴۰)

ایک اور سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ

"گورو جی نے ابتدائی تعلیم ایک مسلمان سیّد حسن سے حاصل کی تھی"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء)

گورو نانک جی نے قرآن مجید سے بھی واقفیت حاصل کی تھی۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"قرآن شریف کی تعلیم سے بھی فقیروں سے سن سنا کر اچھے واقف ہو گئے تھے اس بات کا ثبوت ان کی آخری عمر کی بیان کردہ بانی سے مل جاتا ہے"۔ (پراچین بیڑاں صفحہ ۱۶)

یہ درست ہے کہ گورو نانک جی کے کلام میں اسلامی نظریات بیان کئے گئے ہیں۔

مشہور سکھ ودوان گیانی لال سنگھ جی کا بیان ہے کہ :-

" مولوی غلام محمد مصنف سیر المتاخرین اور محمد لطیف مصنف تاریخ پنجاب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مشہور مسلمان درویش سید حسن نے نانک جی کو ہونہار دیکھکر اسلام کے مستند عقاید سے واقفیت حاصل کروا دی ان کے زیر اثر ہی گورو جی نے پنجابی کے محاورے مادری زبان میں بانی بنانی شروع کر دی تھی ۔" (گورو نانک جیون تے سدرپ ص۴۶)

سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کو اسلامی تعلیم دلانے کا خود ان کے والد بزرگوار نے انتظام کیا تھا ۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :

" تب گورو بابے نانک جیو کو دادے کالو مسلمانی پڑھاونے کی منشا کری جے نانک کو ترکی پڑھاؤ تب دادے کالو مخدوم سدائے کر کہا جے ملاں جی نانک کے تائیں توں پڑھائے ۔"^ف^ (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۱۵)

سوڈھی مہربان جی نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو جی کے اس مسلمان اطالیق سے بڑی خوشی سے گورو جی کو اسلامی تعلیم پڑھانے پر رضامندی ظاہر کی چنانچہ سوڈھی مہربان جی کے بقول ملاں نے یہ کہا کہ :-

---

ف گورو نانک جی کی بانی کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ گورو جی نے اسلامی عقاید اور خیالات کو ہی اپنایا ہے اور اپنی بانی میں پیش کیا ہے ۔ کپورتھلہ کے ایک سکھ سردار نہال سنگھ جی نے تو ایک مرتبہ " دریائے وحدت " کے نام پر ایک کتاب بھی شائع کی تھی ، جس میں قرآن شریف کی آیات اور گورو نانک جی کے شبد پیش کر کے ان میں مطابقت دکھائی تھی ۔ اور بقول لالہ کنہیا لال جی کے مسلمانوں نے گورو جی کی وفات پر ان کی نعش دفن کرنے کا مطالبہ بدیں وجہ کیا تھا کہ ان کے نزدیک ان کا کلام قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ کے مضامین پر مشتمل تھا ۔ (ملاحظہ ہو تاریخ پنجاب ص۱۱ ایڈیشن اول)

ہاں جی بھلا ہووے صبح بدھوار ہے تسیں نانک میرے حوالے کرو۔
نانک کو میں خدمت کرے ساں تہاڈے در اگے مخدوم ہے۔ صبح
آؤ۔ جیہی اساڈی پڑھاونے دی خدمت ہوسی تیہی کرے ساں۔ جے
خدائے بھاوے تاں ایہہ تینڈا بیٹا ولی خدائے دا ہے۔ جھب ہی پڑھ ویسی
انشاء اللہ تعالےٰ۔ اسیں ایس دے پڑھاونے نوں تکسیر نہ کرے ساں۔ صبح
مرداں میں تختی لکھ دلیساں۔ الف۔ ب۔ دی۔ ملاں آکھدا ودا ہویا۔"

(جنم ساکھی گورو نانک جی صلا ۱۶-۱۵)

سوڈھی مہربان جی کے لقول گوروجی کو دوسرے دن ملّاں جی کے پاس اسلامی علوم
سیکھنے کے لیئے بٹھا دیا گیا۔ اور گوروجی اپنی خداداد ذہانت اور فراست کے باعث بہت
جلد سبق یاد کر لیتے تھے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"بدھوار کے دن ملّاں تختی لکھ دتی۔ روپیہ ملّاں نوں بھیٹ طلیا۔ بابا نانک جی
تورکی پڑھنے پایا تورکی پڑھنے دا دے کا لو پایا۔ جب گورو بابا نانک جی پڑھنے
پایا تورکی تب اونہاں بالکاں سنیا کہ نانک جی پڑھنے پیا ہے اوہ سب بابے
نانک دی صحبت دے لیتے سب لگے تورکی پڑھنے الف بے تے ثے
جیم۔ دال ڈال رے زے سین شین۔ صواد۔ ضواد۔ طوئے۔ ظوئے۔ عین
غین۔ فے کاف قاف لام میم نون واؤ ہے۔ ہمزہ۔ الف بے تب
ایہہ تختی پہلی گورو بابا نانک جی لگا پڑھنے جے کچھ ملّاں آکھے ایک بار سو گورو
بابا حرف ضبط کرے۔ جب صنعت ملاں تختی لکھ پڑھ سنائے تنے صنعت گورو بابا
نانک جی تختی کر لئے۔ ملّاں بھی حیران ہو گیا۔ جے سبحان رب العٰلمین تورکی داڑہ پہنا
... حرف جھٹک دے سکھ لیندا ہے تب ملّاں حیران ہو کر کہا جے سبحان
یا رب العالمین۔ ایسا فہم میں کسے کا ناہیں دیکھیا۔ ایس دے تائیں وڈی عنایت

رب العالمین دی ہے۔ نانک جی دے تائیں۔ جے ایس جہان وچ ایوں کوئی ناہیں پڑھ سکدا۔ جے سن کر ضبط کر لئے۔ ایہہ کوئی ولی ہے جے سندیاں سار ضبط کر لیندا ہے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۱۶)

سوڈھی مہربان جی کی جنم ساکھی کے اس اقتباس سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی نے ملّاں سے سبقاً سبقاً عربی اور فارسی پڑھی تھی اور چونکہ آپ کی ذہانت اور فراست بہت بلند پایہ کی تھی اس لئے آپ اپنا ہر سبق بہت جلد یاد کر لیتے تھے۔ سوڈھی مہربان جی نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:-

"کتیاں کو دِناں وچ گورو بابا نانک دفتر دا حیب۔ جمع خرچ واصل جتنا سا سب ملّاں تے سِکھ لیا۔ جہان حیران ہوئے رہیا۔ جے بھائی بہت پہنچ اے۔ ایس بالک دی۔ جے اتنیاں کو دناں وچ پڑھ پہنچا تب حیران ہوئے کر ملّاں نے کہا۔ اے خدائے چھپیاں (جن دے پھلاں پچیاں) دس دس برس پڑھدیاں ہوئے ہین جنہاں حرف شناخت ناہیں ہوئے۔ اراَیس نوں عنایت حق تعالےٰ دی ہے جو تھوڑیاں دناں وچ پڑھ حافظ ہویا ہے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۱۶)

ے سوڈھی مہربان جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ نے اسلامی علوم سیکھنے کے بعد لوگوں کو دین سکھانے کا کام شروع کر دیا تھا۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-
"تب ہندو۔ مسلمان۔ قاضی۔ ملّاں جے کوئی گورو بابے نانک جی کے پاس آئے۔ تس دے تائیں گورو بابا نانک نصیحت دیوے دین دی جہان سب صفتاں کرنے لگا۔ جے بڈا خدائے دا پیارا ہے۔ نانک بیدی کا لو بیدی دا پتر گورو بابا مسلمانی وچ مسلماناں دی فنا کرن۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۱۶)

ڈاکٹر کالا سنگھ جی بیدی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :

"۱۵۳۶ سمہ بکرمی میں مولوی قطب الدین کے پاس فارسی پڑھنے کے لئے بٹھائے گئے گورو نانک جی کی عقل اتنی تیز تھی اور حافظہ اتنا اچھا تھا کہ تھوڑے سے وقت میں ہی آپ نے کافی تعلیم حاصل کرلی۔"

(اخبار فتح گورو نانک نمبر ۱۹۷۱ء)

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورو جی کے والدین نے اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق گورو جی کو تعلیم دلوائی تھی۔ اور گورو جی نے اپنی خداداد ذہانت اور فراست کی وجہ سے جملہ دینی علوم بہت جلد سیکھ لئے تھے اور آپ دوسرے بچوں کی نسبت بہت جلد عالم فاضل بن گئے تھے۔ پس کسی صاحب کا یہ بیان کرنا کہ گورو نانک جی نے کسی سے بھی کوئی تعلیم حاصل نہیں کی تھی بالکل غلط اور بے بنیاد خیال ہے۔ گورو جی کی بانی سے بھی اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ آپ ان پڑھ نہیں تھے بلکہ اپنے زمانہ کے اچھے فاضل انسان تھے اور انہیں اسلامی تعلیمات کا بہت حد تک ضروری علم تھا اور ہندو مذہب کی بھی کوئی کم واقفیت نہیں تھی۔

گورو نانک جی کی شادی

جب گورو جی بلوغت کو پہنچے تو ان کے والد نے ان کی شادی ایک ہندو گھرانہ میں کی۔ گورو جی کی اس شادی سے متعلق ڈاکٹر کالا سنگھ جی بیدی رقم طراز ہیں کہ :-

"۲۴ جیٹھ ۱۵۴۴ کو گورو جی کی شادی مول چند جی کی بیٹی سلکھنی جی سے ویدک طریق پہ ہوئی آپ کے ہاں بابا سری چند اور بابا لکھمی چند دو لڑکے پیدا ہوئے۔"

(اخبار فتح گورو نانک نمبر سنہ ۱۹۷۱ء)

موجودہ سکھ ودوانوں کا یہ نظریہ ہے کہ گورو جی کی شادی ویدک طریق پر نہیں ہوئی تھی ان کے نزدیک گورو جی ویدک رسومات کے خلاف تھے۔

ہندو دھرم کے عقاید اور گورو نانک جی

اس حقیقت کو سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی باوجود ایک بت پرست ہندو گھرانہ میں پیدا ہونے کے اور پرورش پانے کے ہندو دھرم کے ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم کے خلاف تھے اور وقتاً فوقتاً بڑی آزادی اور دھڑلے سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے تھے۔ وہ تو کسی کا ہندو کہلانا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کا یہ ارشاد جنم ساکھی بھائی بالا میں آج بھی موجود ہے:۔

ایسے عمل ہندو کے دیکھے
ہنت کر ہندو نام کہائے [1]

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۵)

اور ہندو قوم کی ضلالت اور گمراہی سے متعلق ان کا یہ واضح ارشاد گورو گرنتھ صاحب

---

[1] گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

نانک آکھے حاجیاں سنیئے سچ کلام
جتنی خاک زمین پر سبھا مسلمان
خاکوں ہوٹن روحانیئے کان جیواں نبات
لکھ چوراسی میدنی سب پیدائش خاک

خاکوں اپچیاں ہندواں کافر نے ملحد
عیسائیاں موسائیاں بہت یہوداں ردّ (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۶۳)

یعنی: تمام زمین کی سب خاک مسلمان یعنی اللہ کی فرمانبردار ہے اور سبھی فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتے ہیں بعد کو وہ ہندو کافر عیسائی اور یہودی وغیرہ بن جاتے ہیں۔

میں آج بھی موجود ہے کہ :۔

ہندو مولے بھولے کھوٹی جاہیں
نارد کہیا سے پوج کراہیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھر لے پوجیں مگدھ گنوار!
اوئے جے آپ ڈبّے تُم کہاں ترن ہار

(وار بہاگڑا سلوک محلہ ۱ ص۵۵۶)

نیز آپ نے اِس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی
ہتھ چھری جگت قصائی

(وار آسا سلوک محلہ ۱ ص۴۷۲)

یعنی ہندو لوگ ابتداء سے ہی بھٹکے ہوئے ہیں اور سراسر گمراہی میں مبتلا ہیں یہ لوگ نارد (شیطان[1]) کے کہنے پر بتوں کی پوجا کر رہے ہیں اور اندھے اور گونگے ہیں اور ظلمت کا شکار ہیں یہ بے وقوف پتھروں کی پوجا کرتے ہیں مگر اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو پتھر خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں وہ دوسروں کو کنارے لگانے کا باعث کیونکر بن سکتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی پیشانیوں پر تو قشقے لگاتے ہیں اور کمروں میں دھوتیاں

---

[1] سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ کا بیان ہے کہ :۔

مکے کی گوشٹ میں مرقوم ہے کہ نارد نام شیطان کا ہے جیسا کہ :۔

نارد شیطان کے حوالے کریں گے " (مہان کوش ص۵۲۳)

باندھتے ہیں۔ مگر ان کے ہاتھوں میں چھریاں ہیں۔ اور دُنیا کو قتل کرنے کے ارادے رکھنے والے قصاب ہیں۔

گورو نانک جی نے بت پرستوں کو کافر بھی کہا دے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :- " کافر ہوئے بت پرست جانڑ بت خدائے

تس کر کافر آکھئین ہوئے رہے گمراہے

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱)

ہندو قوم کے عقاید اور کردار سے متعلق گوروجی کے یہ ارشادات کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں ہیں ان سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ گوروجی کے پاک دِل میں ہندو مذہب اور ہندو کردار سے سخت نفرت تھی۔ اسی وجہ سے آپ کسی کا ہندو کہلانا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہندوؤں سے کسی قسم کا میل جول رکھنا بھی آپ کو ناپسند تھا۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ :-

نال کراڑاں دوستی کوڑے کوڑی پائے [1]

(شلوک واراں تے وددھیک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱۲)

---

[1] گوروجی کے ان ارشادات کے پیش نظر ہی گورو ارجن جی نے ذفرہ پرست ہندوؤں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

دھوتی کھول وچھائے بیٹھ   گردھپ وانگوں لاہے پیٹ

بن کر توتی مکت نہ پائیے   مکت پدارتھ نام دھیائیے

پوجا تلک کرت اشنانا ؛   چھری کاڈھ لیوے ہتھ دانا

بید پڑھے مکھ میٹھی بانی   جیاں کہت نہ سنگے پرانی

کہہ نانک جس کرپا دھارے   ہردا سدھ برہم بیچارے   (لوڑی ہمانہ ۲۰۱)

گورو ارجن جی کا یہ شبد گورو نانک جی کے خیالات کی ہی ترجمانی کرتا ہے

یعنی۔ کراڑ ہندوؤں سے میل جول رکھنا یا دوستی پیدا کرنا انجام کار خسارہ کا موجب ہوگا۔

ایک سکھ وِدوان نے "کراڑ" کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"بانئے دولت کے لالچ کی وجہ سے بزدل لوگ

جھوٹ کی وجہ سے اس دوستی کی بنیاد جھوٹی ہوتی ہے"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۴۱۲)

الغرض گورونانک جی کے نزدیک دولت کا لالچ کرنے والے کراڑ ہندؤں سے دوستی مفید نہیں۔

پس یہ حقیقت بالکل واضح ہے اور سبھی محققین اور مورخین جن میں سکھ بھی شامل ہیں اور غیر سکھ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں گورونانک جی نے اپنے آبائی مذہب ویدک دھرم کے نہ تو کسی عقیدہ کو اپنایا اور نہ کسی رسم کو ہی ادا کرنا پسند کیا چنانچہ آپ کی زندگی کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ جب آپ کے والدین نے اپنی برادری کے طریق پر آپ کو زنار پہنانے کی رسم ادا کرنا چاہی اور اس کے لئے پنڈت جی بھی بلائے گئے اور برادری کے لوگ بھی جمع ہو گئے تو گورو جی نے عین وقت پر زنار پہننے سے صاف انکار کر دیا اور پنڈت جی سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا کہ :۔

دیا کپاہ۔ سنتوکھ سوت۔ جت گنڈھیں ست وٹ

ایہہ جنیؤ جی کا ہئ تاں پانڈے گھت

نہ ایہہ توٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے

دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے

(وار آسا۔ سلوک محلہ ۱ ص ۴۷۱)

گورونانک جی نے اپنے اس شبد میں جو کچھ فرمایا ہے اس سے متعلق

سبھی سِکھ وِدوان متفق ہیں کہ اس میں گوروجی نے بڑی صفائی سے ویدک دھرم کی ضروری رسم زنّار کا ردّ کیا ہے اور اسے نفضول ظاہر کیا ہے۔ آپ نے پنڈت جی سے فرمایا کہ مجھے تو کسی تاگے کے زنّار کی ضرورت نہیں البتہ مجھے تو ایسا زنّار۔ جو مہربانی کی کپاس اور صبر کے سوت سے جت ست کی گانٹھیں دے کر تیار کیا گیا ہو۔ وہ درکار ہے۔ اے پنڈت جی اگر ایسا زنّار آپ کے پاس ہے تو لاؤ میں اسے پہننے کے لئے تیار ہوں۔ تمہارا یہ تاگہ کا زنّار مجھے منظور نہیں ہے میں اسے پہننے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہو سکتا۔ میرا یہ روحانی زنّار ایسا ہے کہ جو کبھی غلیظ نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ٹوٹ سکتا ہے بلکہ یہ تو آگ میں جلانے سے بھی نہیں جل سکتا اور نہ کسی اور ہی طرح سے ضائع ہو سکتا ہے۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جو یہ روحانی زنّار پہنتے ہیں۔ اور تمہارے تاگہ کے زنّار سے بچتے ہیں۔

گورونانک جی کے سوانحی حالات سے واضح ہے کہ آپ کو ہندو رسومات سے بہت نفرت تھی۔ اور آپ ہندوؤں کے بڑے بڑے تیرتھوں پر جا کر بھی ان کا ردّ کیا کرتے تھے اور بسا اوقات تو وہ ہندو رسومات کا مذاق اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتے

ل گورونانک جی کی اس تعلیم کے پیشِ نظر ہی سکھ دھرم میں زنّار ایسی رسم کے لئے کوئی جگہ نہیں بلکہ اگر کوئی شخص سکھ کہلانے کے بعد بھی اسے اختیار کرے تو اسے مجرم گردانا جاتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"گورو کا سکھ زنّار نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔"

(گورمت مارتنڈ صفحہ ۵۰)

یعنی :-

"تلک تاگہ (زنّار) کاٹھ کی مالا اختیار کرے سو تنخواہیا (قابلِ سزا) ہے۔"

(گورمت سدھاکر صفحہ ۴۷۵)

تھے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کا یہ بھی ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ ہردوار گئے۔ اس وقت وہاں جمع شدہ ہندو اپنے دھرم کی رسم کے مطابق سورج کی طرف پانی پھینک رہے تھے۔ گورو جی نے ان کی یہ حرکت دیکھکر انہیں تو کچھ نہ کہا۔ البتہ خود اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی نکال نکال کر زمین پر ڈالنا شروع کر دیا۔ گورو جی کی یہ حرکت دیکھکر وہاں کے پانڈے اور دوسرے لوگ بہت حیران ہو گئے کہ یہ کون ہے؟ اور کیسی عجیب حرکت کا مرتکب ہو رہا ہے؟ آپ نے بڑے تحمل اور بردباری سے انہیں کہا کہ وہ پنجاب میں اپنی بوئی ہوئی زمین کو پانی دے رہے ہیں کہیں وہ خشکی سے سڑ نہ جائے پنڈتوں نے کہا کہ یہ کیسی حماقت ہے کہ یہاں سے پنجاب میں بوئی ہوئی کھیتی کو پانی دیا جا رہا ہے۔ گورو صاحب یہی بات ان کے مونہہ سے کہلوانا چاہتے تھے۔ آپ نے کہا کہ اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے اگر آپ کا پانی بلندی پہ سورج تک پہنچ سکتا ہے تو میرا یہ پانی زمین پہ بوئی ہوئی کھیتی تک کیوں نہیں جا سکتا۔ زمین پہ تو پانی دور دراز منزلوں تک جایا ہی کرتا ہے۔ گویا کہ گورو جی نے بڑے عجیب انداز سے ہندوؤں کی اس رسم کا مذاق اڑایا۔

اسیطرح ایک مرتبہ آپ کورکشیتر گئے۔ اس وقت سورج گرہن تھا اور لوگ سورج سے قرضہ کا بار ہلکا کرنے کے خیال سے عجیب و غریب رسومات ادا کرنے میں مشغول تھے۔ کوئی دان دے رہا تھا اور کوئی دان کی وصولی میں مصروف تھا۔ گورو جی نے وہاں عین سورج گرہن کے وقت سر بازار مچھلی کا گوشت پکانا شروع کر دیا۔ گورو جی کی اس ویدک دھرم کے خلاف حرکت نے وہاں تہلکہ مچا دیا اور سینکڑوں لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو کر شور مچانے لگ گئے۔ گورو جی نے وہاں اپنا موقف واضح کیا اور بڑے دھڑلّے سے فرمایا کہ :-

ماتا پتا کی رکت پلنے ؛ مچھی ماس نہ کھاہی (وار ملار سلوک محلہ ا ص ۱۲۸۹)

لہ بعض مورخین نے یہاں پر ایک فضول سی بحث چھیڑ دی ہے بعض کا خیال ہے کہ گورو جی نے وہاں پر ہرن

(باقی اگلے صفحہ پہ)

گورونانک جی کے دِل میں بُت پرستی سے بھی سخت نفرت تھی اور ذات پات سے بھی آپ کو کوئی لگاؤ نہ تھا اور اسی طرح دوسرے تمام ہندو عقاید اور رسومات سے بھی آپ کو کوئی واسطہ یا تعلق نہ تھا اور وہ ان سب کا رد کرتے تھے۔ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"گورو صاحب نے ویدوں کو فتنہ پھیلانے والے۔ پاپ کی تلقین کرنے والے۔ ترے گن روپ۔ دنیاوی لالچوں کا بھنڈار اور خدا تعالےٰ سے دور ہٹا کر ان کا رد کیا ہے اور ان کے پیرو کاروں کو من مکھ۔ جاہل۔ گمراہ اور موت کے فرشتوں سے سزا پانے والے جھوٹے بیان کیا ہے"

(کھڑگ خالصہ ص۱۱۸)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

(حاشیہ بقیہ ص۱۷) کا گوشت پکایا تھا جو کسی راجہ کے لڑکے نے پیش کیا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۳۲۷۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۳۴۔ نانک پرکاش اتزاردھ ادھیائے ۷ا۔ سکھ اتہاس حصہ اوّل ص۲۰۔ ساڈا اتہاس ص۶۰۔ تواریخ گورو خالصہ ص۹۰۔ گورونانک سورجودے جنم ساکھی ص۸۲۔ میکالف اتہاس ص۴۷۔ گورپور پرکاش محل ا۔ مندر ۲۶۔ گورونانک چمتکار ص۱۲۴۔ جپھو جگی جنم ساکھی ص۸۳)

مگر بعض نے بکری کا گوشت پکانے کا ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو نانک پربودھ ص۱۱۰۔ تواریخ گورو خالصہ ص۱۴۵۔ جنم ساکھی بھائی بالا قلمی ورق ۳۴۲)

حقیقت یہی ہے کہ گوروجی نے وہاں مچھلی کا گوشت پکایا تھا جیسا کہ ان کے شبد میں بھی مچھلی کا ہی ذکر ہے۔

اور دوسرے سکھ ودوانوں نے بھی مچھلی کا گوشت پکانا بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۹۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۲۹۹۔ نانک پربودھ ص۱۱۵۔ اتہاس سکھ گورو صاحبان ص۳۱ تواریخ گورو خالصہ نیتھم ص۵۷۔ جنم ساکھی چھوٹا ص۱۳۱

"گوربانی میں سب سے زیادہ ہندو مذہب کا رد ہے ہندوؤں کے
وہمات اور رسومات کی لاگ سے بچانے کے لئے بہت اپدیش ہے۔"

(سکھ قانون ص۲۵۷)

گوروجی کو ہندو دھرم سے نفرت کی وجہ!

گوروجی کو اپنے آبائی مذہب ہندو دھرم سے اتنی نفرت کیوں ہوگئی؟ اور کیوں انہوں نے ویدک دھرم کے ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم کا کھلے بندوں رد کیا۔ اس کی ایک ہی اور صرف ایک ہی وجہ ہے کہ چونکہ آپ کے اطالیق مسلمان بزرگ تھے۔ اور انہوں نے بڑی محبت اور پیار سے آپ کو تعلیم دی اور دینی اور دنیاوی علوم سکھلائے جن کا آپ کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور وہ اثر آپ کی تمام زندگی پر حاوی رہا۔ چنانچہ سیر المتاخرین میں مرقوم ہے کہ:۔

"نانک شاہ کا باپ بقال کھتری سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر جوانی میں یہ شخص اپنے حسن کردار اور حسین چہرہ کی وجہ سے بہت مشہور ہوا۔ ان ہی دنوں سید حسن نامی درویش گزرا ہے۔ جس کی فصاحت و بلاغت اور مال و زر کا بہت چرچا تھا وہ چونکہ لاولد تھا اس لئے وہ نانک کی خوبصورتی سے اتنا مسحور ہوا کہ اس نے اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اس کی تربیت کرنے لگا۔ اس درویش کے فیض سے اس نے شعور و دانش حاصل کیا معارف و حقائق کا گہرا مطالعہ کیا اور وہ اس علم سے اتنا متاثر ہوا کہ وہ صوفیوں کے ان اقوال کو پنجابی میں ترجمہ کرنے لگا جس کو پڑھ کر وہ جھوم جاتا تھا اس کے ذہن میں اپنے بزرگوں کی طرح تعصب نہ تھا۔ وہ اس عیب سے بالکل مبرا اور پاک تھا۔" (سیر المتاخرین اردو ترجمہ ص۲)

اِس سے یہ بالکل واضح ہے کہ گورونانک جی کے خیالات اور عقاید میں تبدیلی کی اصل وجہ وہ تعلیم اور تربیت ہی تھی جو انہیں حضرت میر سیّد حسن ایسے بزرگوں کے ذریعہ حاصل ہوئی اور اسی بناء پر وہ اپنے آبائی مذہب کے سخت خلاف ہو گئے اور انہوں نے اپنی بانی میں اِسلامی عقاید اور خیالات کو ہی بیان کیا۔ خود سکھ محققین بھی اس کے معترف ہیں کہ گورونانک جی کے پاک دل پر مسلمان صوفیاء کے خیالات کا بہت گہرا اثر تھا۔ جیسا کہ ایک صاحب کا بیان ہے کہ :۔

"اِسلامی صوفی فقیروں نے گورونانک جی کے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا ... ... صوفی جیون اور سکھی مارگ میں متعدد باتیں مشترک ہیں۔ ... ... گورو نانک جی کی تعلیم اور صوفی مذہب ایک ہی شکل میں ہیں۔" (گورمت درشن ص۱۴۷)

اس میں کوئی شک نہیں کہ گورونانک جی کے دل میں مسلمان صوفیاء کے لئے بہت عزّت اور احترام تھا۔ گوروجی نے اس احترام کے پیش نظر ہی اپنے محترم والد صاحب سے تجارت کے لئے حاصل کردہ رقم بقول پرنسپل ست بیر سنگھ جی ابدال فقیروں کو کھانا کھلانے پر صرف کر دی تھی۔ (دپوراتن اتہاسک جیونیاں ص۲)

ایک مشہور ہندو ودوان ڈاکٹر تاراچند جی بیان کرتے ہیں کہ :۔

"It is clear that Nanal took the Prophet of Islam as his model and his teaching was naturally deeply coloured by this fact."
(Influence of Islam on Indian culture P. 169)

یعنی : یہ حقیقت واضح ہے گورونانک صاحب حضرت بانیٔ اِسلام صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم اور اسلام سے بے حد متاثر تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو اس رنگ میں پورے طور پر رنگین کر لیا تھا۔

ایک اور ہندو ودوان ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو نانک جی اسلام مذہب کے مسئلہ توحید سے بے حد متاثر تھے۔ اور انہوں نے بت پرستوں کو بہت پھٹکارا۔ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور وہ انصاف بھرا پیار کرنے والا ہے اور نیک ہے۔ غیر مجسم ہے اور غیر محدود ہے۔ نیز عالم کائنات کا خالق ہے اور پیار اور نیکی کی پرستش چاہتا ہے (ریاکاری اسے پسند نہیں) یہی عقیدہ سکھ دھرم میں مقدم ہے۔"

(گورو نانک جوت تے سروپ صـ۱۹)

گوردوارہ ٹربیونل کے ایک فاضل جج نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ (دیکھیں ہیوز صاحب کی ڈکشنری آف اسلام) گورو نانک نے اپنے بعض عقاید اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ انہوں نے خود کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا۔"

(اداسی سکھ نہیں صـ۲۲)

ایک اور ہندو ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو نانک مسلمان بھاؤناؤں سے پریاپت پربھاوت معلوم ہوتے ہیں۔"

(ہمارا ہندی ساہت اور بھاشا پروار صـ۸۴)

یعنی:۔

"نانک کا مسلمانوں کی اور ادھک جھکاؤ تھا ... لیکن کہیں کہیں تو نانک قرآن ہی کے شبدوں کا پریوگ کر بیٹھتے ہیں۔ جیسا کہ پرماتما کا دوسرا ساتھی نہیں ہے۔"

(ایضاً صـ۸۵)

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ گورو نانک جی ایک مرتبہ ویئیں ندی میں نہانے کے لئے گئے تو تین دن اس ندی میں گم ہوگئے لوگوں نے خیال کیا کہ آپ ندی میں ڈوب گئے ہیں (ملاحظہ ہو۔ گورو نانک سور جودے جنم ساکھی ص۹۰ - نانک پرکاش پوربار دادھیائے ۲۹ - تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص۳۵-۳۴ - جنم ساکھی چھوٹی ص۵۲ - پنتھ پرکاش نواس ۵ - جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۶۲ - ۵۲ لیکچر ص۱۹ - گوردھام سنگرہ ص۲۲ - گوردوارے درشن ص۱۸ مہان کوش ص۶۶۱ - وغیرہ)

مشہور اداسی بزرگ مہاتما کلیان داس جی بیان کرتے ہیں :-

"جنم ساکھیاں ... لکھنے والوں کی یہ غلطی ہے کہ بغیر سوچے بیچارے لکھ دیا کہ گورو نانک جی ویئیں ندی میں الوپ ہو گئے اور واہگورو کے پاس گئے اور وہاں گورمنتر لے کر واپس آئے تھے۔ ...

... پس گورو نانک جی ویئیں ندی میں گم نہیں ہوئے تھے اور نہ انہیں اس وقت گورمنتر ملا ہے۔"

(سچی کھوج حصہ اوّل ص۳۷۳)

ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

"ایک دن گورو جی ویئیں نام کی ندی میں نہانے گئے تو وہاں پر ایک سادھو سے ... ملاقات ہوئی۔ سادھو نے کہا کہ اے بابا نانک تم کس کام کے لئے سنسار میں آئے ہو ... سری گورو جی اس سادھو کے ساتھ تین دن پوشیدہ سے ہو گئے۔ بہت لوگوں نے یہی یقین کیا کہ ندی میں ڈوب گئے ہیں۔ جب تین دن کے بعد سچ کھنڈ سے واپس آئے تو گاؤں کے قبرستان میں ڈیرہ ڈال دیا۔"

گویا گورو جی ندی میں گم نہیں ہوئے تھے ویسے ہی کہیں چھپ گئے تھے۔ پنڈت دیارام صاحب ماکف نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو سوانح عمری گورو نانک دیو جی صفحہ ۳۰-۲۹)

ڈاکٹر ہری رام گپتہ کا بیان ہے کہ:-

"گورو نانک جی بھی دوسرے لوگوں کی طرح علی الصبح اُٹھ کر شہر کے قریب سے بہہ رہی ندی میں نہانے جایا کرتے تھے ایک دن وئیں ندی میں نہا کر بعد کو وہ قریب ہی ایک غار میں ذکرِ الٰہی کے لیئے گئے اور وہاں مراقبہ میں چلے گئے۔ پورے تین دن وہ پوشیدہ رہے اور شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ گورو جی ندی میں بہہ گئے ہیں۔"

(گورو نانک جیون۔ یگ تے ایڈیشن صفحہ ۴۹)

گورو نانک جی کے سفر

گورو نانک جی کی زندگی کا بیشتر حصّہ سفروں میں گزرا ہے اور آپ نے زیادہ تر سفر اسلامی ملکوں کے ہی کیئے ہیں۔ ان سفروں میں آپ کا ساتھی ایک مسلمان رباپی بھائی مردانہ تھا۔[لہ] ایک سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:

"سری گورو نانک جی نے اپنی عمر کا بیشتر حصّہ اسلامی ممالک میں ہی بسر کیا ہے۔" (گورو گرنتھ تے پنتھ صفحہ ۷)

لہ بعض لوگوں نے گورو جی کا دوسرا ساتھی بھائی بالا نام کا ہندو ظاہر کیا ہے مگر اہلِ علم سکھ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھائی بالا نام کا کوئی بھی شخص گورو جی کا ساتھی نہیں تھا۔ یہ محض ایک فرضی نام ہے۔ (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ صفحہ ۱۳۹ وکرم سنگھ مِصور ین دی اتہاسک کھوج صفحہ ۵ و اخبار اجیت جالندھر ۱۱ اگست ۱۹۶۸ء)

بعض مقامات پہ تو گورو جی ایک سے زائد مرتبہ بھی گئے۔ سکھ ودوان عام طور پر یہ بیان کرتے ہیں کہ گورو جی کے ان سفروں کی غرض تبلیغ تھی۔ گویا ان کے نزدیک گورو جی نے اپنے نئے مذہب کا پیغام پہچانے کے لئے یہ سفر اختیار کئے تھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ گورو جی کے یہ سفر دو قسم کے تھے۔

اوّل تلاش حق دوم تبلیغ حق

مشہور سکھ ودوان بھائی گورداس جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے گورو جی سے ان کے سفروں کا مقصد دریافت کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ :-

بابا آکھے ناتھ جی سچ چندرما کوڑ اندھارا

کوڑا ماوس ورتیا ہوں بھالن چڑھیا سنسارا (وار پہلی پوڑی ۲۶)

گویا کہ گورو جی سچائی کے چاند کی تلاش کے لئے گھر سے نکلے تھے۔ اور انہوں نے یہ سفر اختیار کیا تھا۔ بھائی گورداس جی کے الفاظ "بھالن چڑھیا سنسارا" کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں ہیں ان سے یہی واضح ہے کہ آپ کو کسی چیز کی تلاش تھی جس کے لئے آپ سفر کے لئے نکلے تھے اور وہ تھا سچائی کا چاند۔

گورو نانک جی نے خود بھی اپنے سفروں کی غرض سچائی کی تلاش اور مرشد کامل کی ڈھونڈ بیان فرمائی ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ

گور مکھ کھوجت بھئے اداسی

درشن کے تائیں بھیکھ نواسی

ساچ وکھر کے ہم ونجارے

نانک اُترس گورمکھ پارے

یعنی :-

" جس شخص نے اپنا دل خدا تعالےٰ کی رضا میں لگا دیا ہو ایسے صاف اور صادق کی تلاش میں ہم گھر سے نکلے ہیں اور ملک بھر میں ہم گھوم رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا شخص خدا تعالےٰ کے نور کا روشن محل ہے ... ... ایک جگہ مقیم رہ کر ہم ایسے شخص کی تلاش نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے گورمکھ کی تلاش کے لئے سفر اختیار کیا ہے اور کوئی سبب نہیں ... ... گورمکھ کی تلاش کرنا اصل مقصد ہے۔"

(سدھ گوشٹ مترجم ص۱)

گوروجی کے اس سفر سے متعلق جنم ساکھی کے قلمی نسخوں میں یہ مرقوم ہے کہ :-

" اک دن پرمیشر جی دی آگیا آئی۔ نانک جی تیری تپسیا تھائیں پئی۔ تینوں آگیا ہے تو جاکے گورو کر۔ تاں بابے نے منتھا ٹیکیا کہے بھلا نرنکار جی تاں سری بابا نانک جی من میں کہا کہ تیرتھاں پر بھلے سادھ اکٹھے ہوندے ہن۔ مت کوئی ایسا بھی سادھ بھیٹے جس نوں میں گورو کراں۔ تاں اِت نمت سری بابا نانک جی تیرتھاں نوں چلیا۔"

(جنم ساکھی قلمی ورق ۵۱)

اور بھی بعض سکھ کتب میں گوروجی کا کسی سچے گورو اور مرشد کامل کے لئے سفر اختیار کرنا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۱۲ وشنو نور ص۳۰۰ و جنم ساکھی گورو نانک جی مصنفہ سوڈھی مہربان ص۱۰۱ و ص۳۶۲ و ص۱۱۶ وغیرہ)

گوروجی کا دوسرا سفر

گوروجی کا دوسرا سفر تبلیغ حق یا اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی غرض سے تھا۔ جس سے متعلق مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے یہ بیان کیا ہے کہ :۔

پہلاں بابے پایا بخش در پچھوں دے پھر گھال کمائی

ریت اک راہار کر روڑاں دی گور کری وچھائی

بھاری کری تپسیا بہر سیوں بن آئی

... ...

چڑھیا سودھن دھرت لوکائی

(وار یکم پوڑی ۲۴)

گوروجی کے اس سفر کی غرض تبلیغ حق تھی جسے بھائی گورداس جی نے "چڑھیا سودھن دھرت لوکائی"[ل] کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ پہلی غرض تو آپ کو مرشد کامل کی تلاش تھی جسے بھائی گورداس جی نے "بھالن چڑھیا سنسارا" سے تعبیر کیا ہے اور ہر شخص "چڑھیا سودھن دھرت لوکائی" اور "بھالن چڑھیا سنسارا" میں مذکورہ فرق کو باآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اور جب آپ پہلے سفر میں کامیاب[ل] ہو گئے تو آپ دُور دراز علاقوں میں جا جا کر لوگوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرتے رہے اور ایک ہندو وِدوان مہاتما ٹی ایل واسوانی کے بقول گوروجی نے یہ سفر ایک مسلمان بزرگ حضرت فرید (ثانی) کی معیت میں کئے اور یہ دونوں بزرگ اس طرح مل کر

ل گوروجی نے خود ہی اپنی اس کامیابی کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے :۔

برس گھن میرا پِر گھر آیا

...

بل جاواں گور اپنے پریتم جن ہر پربھ آن ملایا

(گرنتھ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵۵)

دس سال تک لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :

" میں سمجھتا ہوں کہ گورو نانک صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم نظر آتا تھا گوروجی کو مسلمانوں سے میل جول کرنے میں لذت محسوس ہوتی تھی۔ شیخ فرید (ثانی) دس سال تک گوروجی کے ساتھ مل کر اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرتا رہا۔ اکثر مقامات کے ہندوؤں نے اسے ناپسند کیا۔ مگر اس ایکتا کے اوتار نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ "

(اخبار موجی ۱۸ر جنوری ۱۹۳۸ء)

گوروجی کا ایک مسلمان بزرگ سے مل کر چند دن نہیں چند مہینے نہیں بلکہ پورے دس سال تک اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنا اور ہندوؤں کا گوروجی کے اس طریق کار کو ناپسند کرنا واضح کرتا ہے کہ گوروجی کا مشن ہندو مذہب کا کھلے بندوں رد اور اسلامی نظریات کا پرچار تھا ورنہ اگر گوروجی اسلام کا رد کرنے والے ہوتے تو اس صورت میں ایک مسلمان بزرگ کا ان کے ساتھ اشتراک نہیں ہو سکتا تھا اور وہ دس سال کے لمبے عرصہ تک آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا اور ہندوؤں کو بھی اس سے ناراض ہونے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ وہ تو خوش ہوتے کہ ان کی قوم میں پیدا ہو کر گورونانک جی اسلام کا رد کر رہے ہیں اور تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام میں روک بن رہے ہیں۔

گوروجی کا اسلامی ممالک میں قیام

گوروجی نے اپنے ان سفروں میں مکہ معظمہ ایک سال تک قیام کیا۔ اور

وہاں مختلف علماء سے توحید وغیرہ کے مسائل پر تبادلہ خیالات بھی کیا جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

"ایک سال گوروجی نے ان (مکہ مدینہ کے باشندوں) سے گفت گو کرتے گزار دیا۔ اور رکن الدین کی یہ گفت گو مکے کی گوشٹ میں مرقوم ہے۔" [جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۳۵۸]

گورونانک مکہ معظمہ ایک سال ٹھہرنے کے علاوہ بغداد شریف میں چھ سال رہے۔ اور وہاں آپ نے ایک مسلمان بزرگ حضرت مراد کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:-

"ایک صاحب نوجوان سردار مہر چرن سنگھ جی نرمان ایم اے ہیں۔ آپ ایک کتاب لکھ رہے ہیں جس میں ان کے بقول گورونانک جی کا مرشد یعنی گورو بغداد کا ایک مسلمان پیر تھا جس کی خدمت میں آپ چھ سال بغداد رہ کر روحانیت کا سبق سیکھتے رہے"

(اجیت گورونانک نمبر ۱۹۶۷ء)

یعنی:-

"نرمان جی نے کہا کہ ... ... ان (یعنی گورونانک) کا مرشد بغداد کا ایک مسلمان پیر تھا جس کے پاس وہ چھ سال بغداد میں رہ کر روحانیت کا سبق سیکھتے رہے۔"

(اکالی پتر کا نرنکاری نمبر ۱۹۶۷ء)

گوروجی کی اس تاریخی یادگار کے طور پر بغداد میں ایک کتبہ بھی لگا ہوا ہے جس کی عبارت یہ ہے:-

گرو مراد ایدلی حضرت رب مجید

بابا نانک فقیر اولتا کہ عمارت جدید

یدلیل امداد ایدو تکلدی کہ تاریخنہ

یاپدی ثوابا جرابتہ انی مرید سعید

۹۱۲ھ

اِس کتبہ کا ترجمہ ایک بنگالی ودوان اندو بھوشن بینرجی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ :-

"Guru Murad died Baba Nanak faqir helped in constructing this building which is act of grace from a virtuous follower. 927/A. H."

(Evolution of the Khalsa V. 1 Page 72)

اس ترجمہ سے متعلق ایک بھارتی ودوان نے یہ لکھا ہے کہ :-

" اندو بھوشن بینرجی نے اس کا ترجمہ مولانا آغا کاظم شیرازی سے

کروایا تھا گورو مراد وفات پا گئے ۔ بابا نانک فقیر نے اس عمارت
کو بنانے میں مدد کی ۔ جو کہ ایک نیک بخت مرید کی طرف سے
نیک کام تھا ۔"

(گورونانک جیون ۔ جگ تے ایڈیشن صفحہ ۵۵)

بغداد کے اس کتبہ کے ترجمہ سے متعلق یہ بھی مرقوم ہے کہ :
" سردار تیجا سنگھ اور گنڈا سنگھ نے اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ میں
بیان کیا ہے کہ :۔
" اپنے گورو کی یاد میں جو خدا کی نور ہے ۔ بابے فقیر اولیاء
نے سات سنتوں کی مدد سے تعمیر کروایا اور کتبہ کی کندہ شدہ
عبارت کو یوں پڑھنا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے برگزیدہ خادم نے
فیض کا چشمہ جاری کیا ۹۲۷ھ "

(گورونانک جیون جگ تے ایڈیشن صفحہ ۵۶)

مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ
" جب مراد نے دیکھی گری ہوئی حضرت رب مجید بابا نانک اولیاء اللہ
کی عمارت تو اپنے ہاتھوں کی مدد سے بنائی تاکہ تاریخ کے طور پر پشت در
پشت قائم رہے اور اس کے نیک بخت مرید کا ثواب جاری
رہے " (نانک پرکاش سمپادت صفحہ ۱۰۵۲)

ان تراجم سے یہ واضح ہے کہ بغداد میں مقیم حضرت مراد ۔ گورونانک
جی کے مرشد تھے ۔ اور گورو جی نے ان کی بیعت کی تھی اور خود سکھوں میں ایسے
ودوان موجود ہیں جو گورونانک جی کو حضرت مراد کا مرید ہی سمجھتے ہیں ۔ جیسا
کہ ہم اس سے قبل سردار مرحان سنگھ زمان کے خیالات پیش کر آئے

ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ :-

"میرے دانت جڑ گئے ایک سکھ پروفیسر کے مونہہ سے یہ سُن کر کہ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ ...

گورونانک جی کا گورو مسلمان فقیر مراد تھا۔" (دھرم تے سداچار صہ ۱۳۲)

اس سے بھی یہ واضح ہے کہ سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گوروجی کا مرشد بغداد شریف کا ایک مسلمان بزرگ حضرت مراد تھا۔ اور گوروجی نے چھ سال اس کی صحبت میں رہ کر اس سے روحانیت کا سبق حاصل کیا تھا اور اس کی وفات پر ایک نیک بخت مرید کی حیثیت میں اس کی یادگار قائم کی تھی جو آج بھی بغداد شریف میں موجود ہے۔ جس کی سپرداری وہاں کے ایک مسلمان گھرانہ کے سپرد ہے۔

اس کے علاوہ گوروجی نے مسلمان بزرگوں کے مزاروں پر جا کر بھی اپنے رب العزت کی عبادت کی تھی۔ ان حالات اور واقعات میں گورونانک جی کا اسلامی تعلیمات سے متاثر ہونا ایک لازمی امر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گوروجی کی تعلیم کا بیشتر حصہ اسلامی عقاید اور تعلیمات پر مبنی ہے اور یا پھر ہندو مذہب کے عقاید اور رسومات کے ردّ پر مشتمل ہے۔

مشہور سکھ بزرگ گیانی گیان سنگھ جی نے تو اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"اکثر راست گو حجاج کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ یہاں (بغداد میں) ایک مکان بھی گورونانک صاحب کی یادگار میں بنا ہوا ہے جس کو نانک پیر کے نام سے پکارتے ہیں اور وہاں پر عموماً لوگ ان کو مسلمان پیر خیال کرتے ہیں۔" (تواریخ گورو خالصہ اردو صہ ۱۴۹)

ایک مرتبہ ایک سکھ اخبار نے شائع کیا تھا کہ ایران کے لوگ بھی گورو جی کو ایک بزرگ تصور کرتے ہیں (ملاحظہ ہو اخبار شیر پنجاب دہلی گولڈن جوبلی نمبر ۱۹۶۲ء) سوڈھی مہربان جی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان گورو جی کو ان کے بچپن سے ہی پیار اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ جب ان کے والدین نے ان کے علاج وغیرہ کے لئے ایک مسلمان ملاّں جی کو بلایا تو اس نے گورو جی کے بارہ میں یہ فرمایا تھا کہ:-

"رکھ پیراں دی ہووے تو کو۔ قوّت مرتضیٰ علی دی ہووے۔ تو کو۔ پناہ خدائے دی ہووے تو کو۔ مدح حضرت رسول دی ہووے تو کو۔ نانک تو بخشیا روح خدائے دا۔ حق تعالےٰ تو بخشیا ہیں۔"

(جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۷)

سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ گورو نانک جی کو مسلمان بزرگوں سے ملنے اور ان سے بات چیت کرنے کا بہت اشتیاق تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ملتان گئے تو وہاں کے سجادہ نشین سے ملے بغیر واپس لوٹنا آپ نے پسند نہ کیا۔ اور جب انہیں پتہ لگا کہ سجادہ نشین صاحب نماز میں مصروف ہیں۔ اور جب پیر صاحب نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں میں ملاقات ہوئی اور محبت بھری باتیں ہوئیں (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۴۳۹)

گورو نانک جی کی وفات

یہ دُنیا سرائے فانی ہے یہاں جو بھی آیا اپنا وقت گزار کر چلا گیا کُلّ نفس ذائقۃ الموت کے اٹل اصول کے مطابق گورو نانک جی بھی اپنی زندگی گزار کر اپنے

خالق اور مالک کی گود میں چلے گئے۔ سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو مسلمانوں نے آپ کو اپنا بزرگ تصوّر کر کے آپ کی تجہیز و تکفین اسلامی طریق پر کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک سکھ ودوان سردار سردول سنگھ کویشر نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ گورو نانک جی کی وفات کے وقت کسی کو پتہ نہ تھا کہ گورو جی کا کیا مذہب تھا... مسلمان چاہتے تھے کہ شریعت کے مطابق انہیں دفن کیا جائے۔ ... آج کل بھی جو لوگ گورو صاحب کے اپدیش پڑھتے ہیں وہ یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ گورو جی کا کیا مذہب تھا۔" (کلتارک گورو صت ۳۳)

لالہ گھنیا لال جی بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے گورو جی کی تجہیز و تکفین اسلامی طریق پر کرنے کا مطالبہ بدیں وجہ کیا تھا کہ ان کے نزدیک گورو جی کی بانی میں قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ کے مضامین ہی بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں در باب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ جلا دینا ایسے معقول شخص کا سراسر بے ادبی ہے۔"

(تاریخ پنجاب۔ صلا ایڈیشن اوّل)

گورو جی کے زمانہ کے مسلمانوں کی یہ شہادت کہ گورو جی کا بیان کردہ کلام قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ کے مضامین پر مشتمل ہے قابل غور ہے کیونکہ ان لوگوں نے گورو جی کا کلام براہ راست ان سے سُنا تھا درمیان میں کوئی واسطہ نہ تھا

گوروجی نے مسجد بنائی اور امام الصلوٰۃ مقرر کیا

سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ گورونانک جی نے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں دریا راوی کے کنارے کرتارپور کا ایک قصبہ آباد کیا تھا جو آج کل تحصیل شکرگڑھ میں دربار صاحب کرتارپور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس نگر کو آباد کرنے کے لئے ایک مسلمان رئیس مالک نے کافی زمین بھینٹ کی تھی (ملاحظہ ہو سکھ اتہاس ص۲۶)
گوروجی نے جب یہ قصبہ آباد کیا تھا تو اپنے گھر کے متصل ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تھی۔ اور اس میں نماز پڑھانے کے لئے ایک امام بھی مقرر کیا تھا۔ گوروجی کی وفات پر مسلمانوں نے یہ بات بھی گوروجی کے اسلام اور مسلمانوں سے تعلق کے ثبوت میں پیش کی تھی۔
(ملاحظہ ہو عبرت نامہ ص۱۲۱)

گوروجی کی یاد میں مسجد

مشہور سکھ بزرگ بھائی کیسر سنگھ جی چھبر بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے گوروجی کی وفات کے بعد ان کی یادگار کے طور پر ایک مسجد بنوائی تھی اور ایک کنواں بھی لگوایا تھا۔ چھبر صاحب نے ان دونوں چیزوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ جیسا کہ اُن کا بیان ہے کہ :۔

دوہ پٹ لیتے ترکاں جوڑ	ترکاں لے کے کیتی گور
جا گا کھود تاں کھوہ کیتا	انہاں پاس بنائے مکتب لیتا
کھیے مسیت سجے کوپ بڑا جا	اوہ پڑھدے کلمہ اتے نواجا
سنگھ کیسرا ایہہ کتھا سنائی	مسیت کوآں دونوں ڈھے جائی

(بنسا ولی نامہ چرن دوجا)

گورو جی کی یادگاریں جو مسلمانوں نے تعمیر کیں

سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے گورو جی کی یاد میں صرف کرتارپور میں ہی مسجد نہیں بنائی تھی اور کنواں نہیں لگوایا تھا بلکہ اور مقامات پر بھی ان سے اپنا تعلق ثابت کرنے کی غرض سے ان کی یادگاریں تعمیر کی تھیں۔ چنانچہ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ:۔

"نانک سر کا وہ تالاب جو رائے بلار نے گورو نانک کے نام پر بنوایا تھا۔ (مہان کوش صہ ۲۰۷۲، جنم ساکھی چھوٹی صہ ۹۹)

یعنی :۔

"بال لیلا ... گوردوارے کے جانب شرق ایک تالاب ہے جو گورو صاحب کے نام پر رائے بلار نے بنوایا تھا۔"

(مہان کوش صہ ۲۰۷۶)

رائے بلار نے بہت سی زمین بھی دے دی تھی (ملاحظہ ہو گوردھام دیدار صہ ۱۲۶) چنانچہ جنم استھان کے ساتھ ۷۴۲ مربعے زمین رائے بلار نے لگائی تھی (گوردھام دیدار صہ ۱۲۶۔ رسالہ گورمت امرت سر جون ۱۹۵۷ء) گوردوارہ بال لیلا کے ساتھ ۲۰۰ مربعے زمین ۳۱ روپے سالانہ جاگیر۔ گوردوارہ مال جی کے ساتھ ۱۹۰ مربعے زمین اور پچاس روپے سالانہ جاگیر اور گوردوارہ کیارہ صاحب کے ساتھ ۴۵ مربعے زمین رائے بلار کی دی ہوئی ہے (ملاحظہ ہو گوردھام دیدار صہ ۲۸-۱۲۷ و رسالہ گورمت امرت سر جون ۱۹۵۷ء و جولائی ۱۹۵۷ء)

بغداد شریف میں بھی گورو جی کی ایک یادگار ہے۔ اس کی حفاظت بھی مسلمان ہی کر رہے ہیں۔ بلکہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ایک پاکستانی تاجر شریف حسین نے اسے

نئے سرے سے تعمیر کروایا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۱ء و گورمت پرکاش امرت سر اگست ۱۹۶۱ء و گورو سندیش بیناتگر دسمبر ۱۹۶۲ء) اس سے قبل اس کی تعمیر میں کاظم پاشا نے بھی دلچسپی لی تھی۔ جو ۱۳۱۷ھ میں ہوئی تھی (گورو سندیش مارچ ۱۹۶۲ء)

ڈاکٹر کرتار سنگھ جی کا بیان ہے کہ افغانستان میں گورو نانک جی کی ایک یادگار زیارت شاہ دلی کے نام پر ہے (سفر نامہ ڈاکٹر کرتار سنگھ گیانی)

قندھار سے جنوب۔ مغرب کی طرف ۳۰۔ ۲۵ میل دُور آٹھ مربع فٹ ایک چبوترہ سا ہے۔ یہ بھی گوروجی کی یادگار ہے وہاں کا مسلمان محافظ کسی بھی شخص کو نہائے بغیر اندر نہیں جانے دیتا۔ (شیر پنجاب شہیدی نمبر ۱۹۴۰ء)

جلال آباد افغانستان میں گوروجی کا ایک یادگاری چشمہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ وہاں کی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ بساکھی کے دن وہاں دیوان کیا جاتا ہے حکومت کے بہت سے افسر سکھوں کی دلجوئی کے لئے اس دیوان اور جلوس میں شامل ہوتے ہیں (افغانستان وچ اک مہینہ ص۸۸)

جنوبی ہند میں گوروجی کی ایک یادگار نانک جھیرا کے نام سے مسلمانوں نے قائم کی ہوئی ہے (خورشید خالصہ ص۲۱۹ و گوردوارے درشن ص۳۷) اس کے ساتھ ریاست حیدرآباد کی طرف سے بھی جاگیر لگائی گئی تھی (گوردوارے درشن ص۴۹)

ملتان میں مسلمانوں نے گوروجی کی ایک یادگار بنائی ہوئی تھی۔ (گوردوارہ درشن ص۵۱) یہاں پر ایک پنجہ کا نشان بھی تھا۔ جو بھائی ویر سنگھ جی کے بقول مسلمانوں نے اکالی سکھوں کے خوف سے کہ وہ کہیں اس جگہ پر بھی قبضہ نہ جمالیں مٹا دیا تھا (ملاحظہ نانک جی پرکاش سمپادت ص۱۰۷۲)

سرسہ ضلع حصار میں بھی ایک استھان ایک ۔ پر بھی مسلمان نے گوروجی کی یادگار

میں تعمیر کروایا تھا۔ (گوردوارے درشن ص۴۲ و خورشید خالصہ ص۲۱۹)

گوروجی کی یاد میں ایک اور استھان جسے عام طور پر گوردوارہ ننگاہا صاحب کہا جاتا ہے مسلمانوں نے تعمیر کروایا ہُوا ہے۔ (خورشید خالصہ ص۲۲۲)

بالاکوٹ میں بھی گوروجی کی یاد میں ایک استھان وہاں کے مسلمانوں نے تعمیر کروایا ہوا ہے۔ (گوردھام سنگرہ ص۱۳۸۔ رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۳۸ء)

ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں گوروجی کی ایک یادگار روڑی صاحب ہے۔ اس کی تعمیر محمد شاہ غازی نے کروائی تھی (گوردھام سنگرہ ص۲۸)

گوردوارہ پنجہ صاحب سے متعلق بھی سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ اس میں جو حوض اور بارہ دری وغیرہ ہے اس کی تعمیر خود شمس الدین نے کروائی تھی۔ (ملاحظہ ہو گوردھام سنگرہ ص۳۲)

گوردوارہ قلات کے ساتھ خان قلات نے جاگیر لگادی تھی (گوردوارے درشن ص۵۷)

گوردوارہ بیر صاحب کے مہنت کے نام محمد شاہ بادشاہ نے یہ لکھ دیا تھا کہ اسے شاہی خزانہ سے روزانہ دو آنے دیئے جایا کریں (گوردھام دیدار ص۲۸)

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب اورنگ زیب بادشاہ آسام کی مہم فتح کر کے واپس آیا تو راجہ رتن سنگھ کے کہنے پر اس کی فوج کے تمام سپاہیوں نے مٹی کی پانچ پانچ ٹوکریاں گورونانک جی کی یادگار بنانے کے لیئے ڈالی تھیں۔ (تواریخ گوروخالصہ ص۱۴۳۷)

گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے گوروجی کی جتنی بھی یادگاریں بنوائیں عموماً ان کی شکلیں مساجد کی مانند ہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:۔

"جہاں جہاں ادھر (اسلامی ممالک میں) گوروجی گئے وہاں وہاں بابا جی کے مکان مساجد کی شکل میں بنے ہوئے ہیں۔ اور انہیں ولی ہند کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔" (تواریخ گوروخالصہ ص۴۴۵)

ایک سکھ ودوان ماسٹر مہتاب سنگھ جی اور اسیطرح ایک اور سکھ ودوان نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے گوروجی کی جو یادگاریں تعمیر کروائیں ان کی شکلیں مساجد کی طرح ہیں۔ گویا کہ وہ اسلامی طرز پہ ہیں۔ (ملاحظہ ہوناواں تے تھاواں داکوش سن ۳۵۰ دگوردھام دیوار ۵۲۹)

گورونانک متا پیلی بھیت کے ساتھ اودھ کے نوابوں کی لگائی ہوئی جاگیر ہے۔ (پراچین بیڑاں ۲۸۹)

مسلمان گورونانک جی کی یادگاروں کی مرمت وغیرہ میں بھی وقتاً فوقتاً حصہ لیتے رہے ہیں چنانچہ گوردوارہ جنم استھان کے جانب شمال مشرق دروازوں کے دونوں طرف سنگ مرمر کے سفید پتھر لگے ہوئے ہیں ان پہ یہ عبارت کندہ ہے

"سیوا کروائی حکیم بھولے خان پنڈر ڑ کاٹ ۶ رکھ برانچ ضلع لائل پور یکم اساڑھ ۱۹۸۶ بکرمی۔"

دوسرے پتھر پہ یہ ہے کہ:-

"سیوا کرائی بیگم دھرم پتنی حکیم بھولے خان پنڈ رڑکاٹ ۶ رکھ برانچ ضلع لائل پور یکم ہاڑ ۱۹۸۶ بکرمی"

گورونانک جی کی یاد میں ایک گوردوارہ بیر صاحب بنایا گیا ہے اس بارہ میں ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:

"ایک اور روایت کے مطابق گوردوارہ بیر صاحب والے مقام پر ایک مسلمان اللہ دتہ رہا کرتا تھا۔ ندی کی طرف جاتے ہوئے گورونانک جی روزانہ اس فقیر سے مل کر جاتے تھے ... (ایک دن) شاہ صاحب نے گورو صاحب سے کہا کہ میں مہمان کی اب مزید خدمت نہیں کرسکتا اس لئے میں اب اپنا مکان ہی مہمان کو پیش کرتا ہوں۔" (رسالہ سیس گنج دہلی نومبر ۱۹۶۹ء)

۲
عقایدِ اسلام
اور
گورو نانک جی

اِسلام کے پانچ بُنیادی عقاید

دُنیا کے ہر چھوٹے بڑے مذہب نے اپنے ماننے والوں کے لئے بعض ضروری عقاید مقرر کئے ہیں جن کا اختیار کرنا اس مذہب کے ماننے والوں کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہے اور جب تک ان عقاید کو اختیار نہ کیا جائے کوئی شخص اس دین یا مذہب میں شامل ہی نہیں ہو سکتا اور ان کے اختیار کرنے سے ہی کوئی شخص ہندو کہلاتا ہے اور کوئی عیسائی۔ کسی کو یہودی کہتے ہیں اور کسی کو مسلمان ورنہ بلحاظ انسان ہونے کے سب یکساں ہیں ان میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔

اِسلام نے ہر مسلمان عورت اور مرد کے لئے پانچ بنیادی عقاید اختیار کرنا لازمی قرار دیا ہے اور ان کے اختیار کئے بغیر کسی شخص کو مسلمان کہلانے کا حق حاصل نہیں ہو سکتا اور وہ پانچ بُنیادی عقاید یہ ہیں کہ:۔

لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق
والمغرب ولکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم
الاخر والملئکۃ والکتب والنبین ۝

(البقرہ ع ۲۲ پ۲)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ومن یکفر باللہ وملٰئکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ
والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا ۝

قرآن مجید کی ان مقدس آیات سے یہ امر واضح ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی عقاید ہیں اور جب تک ان کو اختیار نہ کیا جائے کوئی شخص اسلام میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور جو ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

ان تومن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ

والیوم الاخر۔ (مشکوٰۃ شریف)

گورونانک جی کے کلام سے یہ واضح ہے کہ آپ نے ان عقاید کو خود بھی اختیار کیا تھا اور دوسروں کو بھی ان کے اختیار کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اسلام کا پہلا عقیدہ

ہستی باری تعالےٰ پر ایمان

اسلام کا پہلا بنیادی عقیدہ ہستی باری تعالےٰ پر ایمان ہے۔ دُنیا کے تمام مذاہب میں باوجود ہزار ہا باہمی اختلافات کے خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان میں اشتراک پایا جاتا ہے وہ خدا کیسا ہے؟ اور کن کن صفات حسنہ کا حامل ہے؟ اس بارہ میں تو مختلف مذاہب کے الگ الگ نظریات ہیں لیکن خدا ہے اِس میں کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اِسلام نے اس سلسلہ میں ہماری یہ رہنمائی کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خود ہی انبیاء علیہم السّلام کے ذریعہ تمام دُنیا کی مختلف قوموں کو اپنی ذات پر ایمان لانے کی تلقین کی ہے اور خود ہی اپنی ہستی کے ثبوت دیئے ہیں۔

اسلام کا اس سلسلہ میں واضح اعلان ہے کہ:۔

فتعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ھو

رب العرش الکریم۔ (النور ع ۶ پ ۱۸)

یعنی اللہ تعالٰے بہت بلند اور سچّا بادشاہ ہے اور کوئی حاکم نہیں ہے۔ وہی

تخت کا مالک ہے۔

و للہ ما فی السموٰت و ما فی الارض و کان اللہ

بکل شیٔ محیطا ۔ (النساء : ع ۱۸ پ : ۵)

یعنی ۔ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے وہ سب اللہ تعالٰے کا ہی ہے۔

اور سب کا احاطہ اللہ تعالٰے نے کیا ہُوا ہے۔

اسلام نے عبادت کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی قرار دیا ہے کسی

اور ہستی کی عبادت جائز نہیں ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

انما الھکم الہ واحد۔ فمن کان یرجوا

لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا

یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۔ (کھف : ع ۱۲ - پ : ۱۶)

بے شک میرا اور تمہارا معبود واحد و یگانہ ہی ہے۔ جو اس سے ملنے کا خواہش مند

ہے۔ اسے چاہیئے کہ نیک اعمال بجا لائے اور اس کی عبادت میں کسی ایک کو بھی شریک

نہ ٹھہرائے۔

اسلام نے اللہ تعالٰے سے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ ہم

سب کا خالق اور مالک وہی واحد و یگانہ ہے اس جیسا کوئی اور نہیں ہے ہم سب کے سب

اس کے سامنے اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہیں۔ اور وہ سب کو سزا و جزا دینے پر

قادر ہے وہ دل بھی ہے ... کچھ بخشش کرتا

ہے ۔ یہ چاند سورج اور بے شمار ستارے اور ہوا پانی وغیرہ اشیاء جن پر ہماری زندگی کا سبھی دارومدار ہے ۔ اس نے اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت بغیر ہمارے کسی عمل کے ہمیں عطا کی ہیں اور وہ رحیم بھی ہے ہماری کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ بڑھ چڑھ کر بدلہ دیتا ہے ۔ وہ الحق بھی ہے اور حق کو ہی پسند کرتا ہے ۔ باطل اسے پسند نہیں اسی لئے وہ حق کی حفاظت کرتا ہے اور باطل کو مٹاتا ہے ۔ وہ غیر مجسّم ۔ غیر متغیر اور غیر فانی ہے اس کی شان بہت بلند اور بالا ہے جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالح بجا لاتے ہیں وہ دین و دنیا میں سرخرو ہوتے ہیں وہ دو یا تین کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ واحد و یگانہ ہے اور سلسلہ ناسل سے پاک ہے ہمیشہ قائم اور دائم ہے اور ازلی اور ابدی ہے ۔

گورو نانک جی اور ہستی باری تعالےٰ

گورو نانک جی کی تعلیم سے واقفیت رکھنے والے اس سے بخوبی آگاہ ہیں کہ گورو جی نے خدا تعالےٰ کی وہی صفات بیان کی ہیں جو اسلام میں پیش کی گئی ہیں ۔ ایک سکھ ودوان رستم طراز ہیں کہ گورو جی نے بغداد کے مسلمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خود ہی اپنا تعلق اسلام کی بیان کردہ توحید سے ظاہر کیا تھا جیسا کہ پرو فیسر کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے وہاں کے مسلمانوں سے یہ بیان کیا تھا کہ :۔

> " صرف اس وجہ سے کہ میں اس خدائے واحد کا پرستار ہوں ۔ جس جیسا اور جس کے برابر اور کوئی نہیں اس خدائے واحد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرانے کے سبب سے میں مسلمان کہلانے والوں سے زیادہ

اِسلام کی خالص توحید کے قریب ہوں"۔

(جیون کتھا گورو نانک جی صـ ۳۲۲)

ایک مشہور فارسی مصنف محسن فانی نے گورو نانک جی کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

"نانک قائل توحید باری بود با مورے کہ منطوق شرع محمدیست"

(دبستان مذاہب صـ ۲۲۳)

یعنی:-

"نانک رب دی ایکتا دا قائل سی تے اونہاں گلاں نوں
منداسی جو شرع محمدی دے انوکول ہن"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء)

الغرض گورو نانک جی نے توحید سے متعلق جو تعلیم دی ہے یا اللہ تعالےٰ کی جو صفات بیان کی ہیں وہ اسلام کے عین مطابق ہیں۔ ذیل میں ہم اس کی چند مثالیں پیش کئے دیتے ہیں:-

اِسلام	گورونانک جی
۱۔ قل ھواللہ احد ... ولا یشرک بہ احدا یعنی اللہ تعالیٰ احد ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں	صاحب میرا ایکو ہے ہو ایکو ہے بھائی ایکو ہے (آسا محلہ ا صـ ۳۵۰) تسہے شریک نہ دیسے کوئی آپ اپ اپارا ہے (مارو محلہ ا صـ ۱۰۲۶)

؎ اس سلسلہ میں ہم نے ایک مستقل کتاب "گورو نانک جی کا فلسفہ توحید" کے نام پر لکھی ہوئی ہے۔ اس میں بالتفصیل ثابت کیا گیا ہے کہ گورو نانک جی اِسلام کی پیش کردہ توحید کے ہی قائل تھے۔

اِسلام	گورو نانک جی
۲- اللّٰہ الصمد یعنی: اللّٰہ تعالےٰ بے محتاج ہے اور سبھی اس کے محتاج ہیں	بے محتاج بے انت اپارا سچ پنچ کرنے ہارا (بسنت محلہ ا ص ۱۱۹۰)
۳- لم یلد ولم یولد ... ... ولم تکن لہ صاحبہ وہ بیٹے بیٹیوں اور ماں باپ سے پاک ہے نہ اسنے کسی کو جنا نہ اُس کو کسی نے جنا۔اس کی کوئی بیوی بھی نہیں ہے۔	نہ تس مات پتا سست بندھپ نہ تس کام نہ ناری (سورٹھ محلہ ا ص ۳۹۷) نہ اوہ جمیا کس جائیا نہ کوئی مائے نہ باپ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶)
۴- ولم یکن لہ کفوا احد یعنی: اس جیسا کوئی اور دوسرا نہیں ہے۔وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔	تم سم ہور اور کو ناہیں (آسا محلہ ا ص ۴۱۶) گن.ایہو ہور ناہیں کوئی نہ کو ہوآ نہ کو ہوئے (آسا محلہ ا ص ۳۴۰)

دُنیا میں ایسی قومیں اور مذاہب بھی موجود ہیں جو دو یا تین کے مجموعے کو خدا تعالیٰ تسلیم کرتی ہیں۔گورونانک جی اس کے خلاف تھے۔وہ خالص توحید کے قائل تھے۔ان کے نزدیک جو لوگ دو یا تین کے مجموعے کو خدا تعالےٰ مانتے ہیں۔یا خدائے واحد کو

تین میں تقسیم کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔ جیساکہ آپ کا ارشاد ہے کہ:

آد نرنجن نرمل سوئی اور نہ جانا دوجا کوئی
ایکنکار دے من بھاوے ہومیں گرب گوآندا
امرت پیا ست گور دیا اور نہ جانا دوآ تیا
ایکو ایک سو اپرپرمپر پرکھ خزانے پائندا (محلہ ۱ ص ۱۰۳۴)

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورونانک جی نے ہندومت میں رائج دوجگی (DUALITY) ترے مورتی (TRINITY) اور بہہ دیو پوجا (POLYTHEISM) کا رد کیا ہے۔ اور خدائے واحد کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ براہمن نے ترے موری (تثلیث) کو تسلیم کیا ہے۔ برہما۔ وشنوں۔ اور مہیش ... گورونانک جی نے ان سب خیالات کا رد کیا ہے ... گورونانک جی فرماتے ہیں کہ اکال پورکھ سب دیوی دیوتاؤں سے بلند اور بالا ہے یہ خیال غلط ہے کہ برہما۔ وشنوں اور شو تین الگ الگ ہستیاں ہیں"

(سکھ دیچار دھارا ص ۲۷)

گورونانک جی نے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ:۔

الکھ اپار اگم اگوچر نہ تس کال نہ کرما
ذات اذات اجونی سنبھو نہ تس بھاؤ نہ بھرما
ساچے سچیار وٹیوں قربان
نہ تس روپ ورن نہیں ریکھیا ساچے شبد نشان
نہ تس مات پتا ست بندھپ نہ تس کام نہ ناری
اکل نرنجن اپرپرمپر سنگلی جوت تمہاری

(سورٹھ محلہ ۱ ص ۵۹۷)

الغرض گورو نانک جی نے اسلامی توحید کو ہی اپنایا ہے اور اپنے کلام میں اسے رحمان۔ رحیم۔ رب۔ کبیر۔ کریم۔ حکیم۔ مولا۔ خالق۔ رازق۔ سبحان۔ قادر۔ حق۔ غنی۔ علیم۔ علام الغیوب۔ غیر فانی۔ بھوک اور پیاس سے بلند اور بالا۔ نیند سے پاک اور موت و حیات پر غالب تسلیم کیا ہے گورو جی کے نزدیک وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور سچی توبہ کرنیوالے کی توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ اور اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہوتا ہے اور قدم قدم پر ان کی مدد کرتا ہے۔ تمام عالم کائنات پر اسی کی حکومت ہے کوئی بھی چیز اس کے تسلط اور قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ہے۔ وہ نزدیک سے نزدیک ہے اور دور سے دور۔ دن رات اسی نے بنائے ہیں۔ سورج چاند کی تخلیق بھی اس نے ہی کی ہے حتیٰ کہ ارواح کو بھی اس نے پیدا کیا ہے اور وہ مادہ کا بھی خالق ہے اور وہ الاول والآخر ہے ہر ایک انسان اپنے اعمال کے لئے اس کے سامنے جواب دہ ہے وہ وراء الوریٰ اور لطیف در لطیف ہے وہ غیر مجسم اور غیر متغیر ہے اس سے کسی بھی غلطی کے سرزد ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے وہ جبار اور قہار بھی ہے وہ ظالم اور سفاک لوگوں کا صفایا کرنے پر قادر ہے تمام خوبیاں اسی میں ہیں اور وہی تعریف کے قابل ہے۔ وہ تمام خوبیاں مالک ہے۔ اس جیسا کوئی بھی نہیں ہے نہ پہلے ہی کوئی ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہی اس کی کوئی توقع ہے۔ وہ غیر فانی ہے اور ہمیشہ سلامت ہے اس کی صفات بے مثال ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالےٰ کو تعالےٰ بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ مرقوم ہے کہ:-

"موہے لاگی تالا (تعالےٰ) بیلی" (گونڈ نام دیو ص۸۶۲)

سکھ لوگ گورو نانک جی کو ایک نئے مذہب کا بانی تسلیم کرتے ہیں اور جہاں تک ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لانے کے عقیدہ کا سوال ہے۔ یہ ہر قسم میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پایا جاتا ہے اس کے باوجود ہر مذہب کے لوگوں میں اللہ تعالےٰ

کی صفات سے متعلق جو تصورات اور تخیلات ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ اور ان تصوّرات اور تخیلات کے ماننے کی وجہ سے ہی لوگوں کو اس مذہب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہندوؤں میں اوتاروں کے سلسلہ کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ دنیا کی اصلاح کے لئے خود مختلف شکلوں میں پیدا ہوتا رہتا ہے اور وہ رام اور کرشن وغیرہ کو خدا تعالےٰ کے اوتار تسلیم کرتے ہیں نیز ان میں تثلیث کا عقیدہ بھی پایا جاتا ہے مگر وہ برہما بشن اور مہیش کی تثلیث مانتے ہیں عیسائیوں کی تثلیث باپ بیٹا اور روح القدس پر مشتمل ہے علیٰ ھذا القیاس باقی سب مذاہب کا بھی یہی حال ہے۔ کوئی قوم نیکی اور بدی کے دو خدا تسلیم کرتی ہے پس اگر گورو جی کسی نئے مذہب کے بانی ہیں تو پھر اس بات کے مدعی صاحبان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ گورو جی نے ہستی باری تعالےٰ سے متعلق کونسا نیا تصوّر یا تخیل پیش کیا ہے کیونکہ نئے مذہب کے بانی کے لئے یہ نہایت ضروری امر ہے کہ وہ دنیا کو سب سے پہلے خدا تعالےٰ سے متعلق کوئی نیا تصوّر یا نیا تخیل دے جو کہ پہلے کسی مذہب میں نہ پایا جاتا ہو۔ ورنہ خدا تعالےٰ کے جس تصور کو وہ مان رہا ہوگا اور خدا تعالےٰ کی جن صفات کو وہ تسلیم کر رہا ہوگا اور خدا تعالےٰ کی وہ پاکیزہ صفات دنیا کے جس مذہب میں بیان کی گئی ہوں گی وہی اس کا مذہب تصور کیا جائے گا۔ یہی وہ بات ہے جس کی بناء پر ہم مسلمان گورو نانک جی کو مسلمان سمجھتے چلے آرہے ہیں کیونکہ انہوں نے خدا تعالےٰ سے متعلق جس تصوّر کو اپنایا ہے وہ خالص اسلامی ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کی تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہوں تو وہ ہماری کتاب "گورو نانک جی کا فلسفہ توحید" دیکھ سکتے ہیں۔

اِسلام کا دُوسرا عقیدہ

ملائکۃ اللہ پر ایمان

اِسلام نے توحید باری تعالےٰ سے متعلق دوسرا عقیدہ ملائکۃ اللہ پر ایمان لانا مقرر کیا ہے۔ اس بارہ میں قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :۔

من کان عدوا لله وملٰئکته ورسله
وجبریل ومیکٰل فان الله عدو للکفرین
(قرآن شریف سورہ بقرہ ع ۱۲ پ ۱)

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ، اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے ایسے کافروں کا اللہ تعالےٰ بھی یقیناً دشمن ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں سے متعلق فرمایا ہے کہ

خلقت الملٰئکة من نور الله وخلق الجان
من مارج (مسلم)

یعنی : فرشتے اللہ تعالےٰ کی نوری پیدائش ہیں۔ اور جن آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

گورونانک جی اور ملائکتہ اللہ

گورونانک جی مہاراج نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے کام بھی وہی بیان کئے ہیں جو قرآن شریف کی مختلف آیات اور احادیث نبویہ میں مذکور ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

صبر صبوری صادقاں

صبر توشہ ملائکاں

(سری راگ محلہ ا صـ۸۳)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کے اس ارشاد کے مندرجہ بالا معنے بیان کئے گئے ہیں کہ:

"صبر کرنا فرشتوں کا خاصہ ہے۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صـ۸۳)

گورو جی کے اس قول سے یہ امر واضح ہے کہ فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں اور صبر ہی ان کا توشہ ہے۔ (کھانا پینا ہے)

سکھ لٹریچر میں فرشتوں کو نوری تسلیم کیا گیا ہے اور ان کی تعداد چار[۴] خاص طور پہ بیان کی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

سنو سید کریم دین جانو سچ ناہ

نوروں چار فرشتے چار کتیب گواہ

(مہا پرکاش قلمی ورق ۱۰۰۔ جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۶۹)

---

[۵] سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے "ملائکاں" لفظ کے معنے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کئے ہیں کہ:۔

"ملائک۔ ملک کی جمع۔ فرشتے۔ دیوتے۔"

(مہان کوش صـ)

گوردجی نے جن فرشتوں کو نوری بتاکر ان کی تعداد بھی بتائی ہے۔ ان کے نام آپ نے یہ بیان کئے ہیں کہ :-

اسرافیل جبرائیل میکائیل پچھان
عزرائیل فرشتہ چار موکل جان
چاروں وارث تخت دے حکمی بندے چار
سدا حضوری تس رہن جو تھیوے اوتار (جنم ساکھی اردو ص۲۴۱)

یعنی۔ اسرافیل۔ جبرائیل۔ میکائل اور عزرائیل یہ چار موکّل ہیں۔ اور یہ چاروں ہی تخت کے وارث ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے حکمی بندے ہیں ان کی مجال نہیں کہ وہ اپنے رب العزت کے کسی حکم کی خلاف ورزی کر سکیں۔

قرآن شریف میں فرشتوں سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ویفعلون مایومرون ۝

(سورہ نحل ع ۱۴/۷)

لایعصون اللہ ما امراھم ویفعلون ما یومرون۔ (سورہ تحریم ع ۱ ص ۲۱)

یعنی : اللہ تعالےٰ کے فرشتے احکام الٰہی بجالاتے ہیں۔ ان سے کسی حکم کی خلاف ورزی سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔

گورونانک جی نے فرشتوں سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

اوڑک انت نہ پائیے کیتے جبرائیل
سبھو اندر حکم دے کیتے میکائیل
کئی اسنکھ فرشتے ملک الموت بے انت
تو سن سچ اللہ نے رکھس جن اسنکھ

جنم ساکھی بھائی بالا۔ ص ۱۴۵۔ جنم ساکھی اردو ص ۱۶۹

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

و ما یعلم جنود ربك الّا ھو

(مدثر ع پ ۲۹)

یعنی تیرے رب العزّت کے فرشتوں کے لشکروں کو ماسوائے اللہ تعالےٰ اور کوئی نہیں جانتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :

"سنز سے سالار ہیں جال کے" (بھیرو ی کبیر ص ۱۱۶۱)

یعنی :-

اللہ تعالےٰ نے جبرائیل کے ساتھ سات ہزار فرشتے بھیجے کہ حضرت محمّد (صلے اللہ علیہ وسلم) تک بڑی آیت پہنچنے میں کوئی روک پیدا نہ ہو"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۱۶۱)

جنم ساکھی بھائی بالا کے متعدد مقامات پر فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص ۱۰۶ و ۱۳۲، ۱۳۹، ۱۵۴، ۱۶۶، ۲۲۸، ۲۳۲، ۴۲۷، ۵۰۶ وغیرہ)

فرشتوں کے کام

اسلام نے فرشتوں کے کام بھی بیان کئے ہیں۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

فاما جبریل فصاحب الحرب وصاحب المرسلین

واما میکائیل فصاحب کل قطرة تسقط وکل

ورقة تنبت وکل ورقة تسقط واما ملك الموت

فھو موکل قبض کل روح عبدتی بر و بحر واما اسرافیل

فامین اللہ -

(درمنثور)

یعنی جبرائیل جنگ کا فرشتہ ہے اور اس کا کام انبیاء علیہ السّلام پر وحی نازل کرنا بھی ہے۔ میکائیل بارش کا فرشتہ ہے ہر قطرہ اسی کے اذن سے برستا ہے اور یہ تمام جانداروں کو رزق پہنچاتا ہے۔ اور ملک الموت (عزرائیل) کا کام تمام جانداروں کی روحوں کو قبض کرنا ہے۔ خواہ وہ زمین میں ہوں یا سمندروں میں۔ اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کا امین ہے۔

گورونانک جی اور فرشتوں کے کام

گورونانک جی مہاراج نے اپنے کلام میں جہاں فرشتوں کے وجود کا اقرار کیا اور انہیں غیر مادی اور نوری مخلوق تسلیم کیا ہے۔ وہاں اسرافیل۔ جبرائیل۔ میکائیل۔ اور عزرائیل کے کام بھی واضح الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ:۔

اسرافیل فرشتہ کے کام اسرافیل فرشتہ کا کام گورو جی نے صور پھونکنا بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جب یہ فرشتہ صور پھونکے گا تو تمام دنیا پر قیامت برپا ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

اسرائیل فرشتہ جد پھونکے سی قرنائے
زمین آسمان اوس اڈسن جیوں پنبا پنجے کپائے

جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص ۱۳۹

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

جس دے مرگ نصیب ہے قیامت تس دے بھائے
اسرافیل فرشتہ پھوکے سی قرنائے
اٹھے جسہ تس دا جس دے مرگ نصیب

(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۷ جنم ساکھی اردو ص ۱۸۳)

ایک مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :-

اسرافیل فرشتہ جلد پھوکسی قرنائے
تس روز محشہ ڈیہڑے پوسی عنل کہائے
اڈسی دنیا ایت بھانت جیوں پنچھے دی کپاہئے
پیسن زمین آسمان دئے روح کھاسن وڈے تائے
(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۳۷)

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجاہ
وفتحت السّماء فکانت ابواباہ وسیرت
الجبال فکانت سراباہ

(سورہ انبا ع ۱ پ ۳۰)

یعنی۔ بے شک جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم گروہ در گروہ ہمارے حضور پیش کئے جاؤ گے اور آسمان کھول دیا جائے گا اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے اور وہ سراب کی مانند ہو جائیں گے۔

جبرائیل فرشتے کے کام گورو نانک جی نے جبرائیل فرشتہ کا کام خدا تعالےٰ کی وحی اور الہام انبیاء علیہم السّلام تک پہنچانا بیان کیا ہے یعنی یہ فرشتہ خدا تعالےٰ اور اس کے انبیاء علیہم السّلام کے درمیان ایک واسطہ ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

"ایتھے (مکہ شریف میں) ہی اس (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نوں فرشتہ پیغمبری دیاں آیتاں لیایاسی" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۴۸)

اس کے علاوہ جنم ساکھیوں میں گورو جی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل فرشتہ کا نازل ہونا تسلیم کیا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"پھر پیغمبر نوں جبرائیل لے گیا۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۵۶۱)

یعنی:-

"اک دن جبرائیل تساڈے پیغمبر نوں معراج میں لے گیا" (جنم ساکھی بھائی بالا ص۳۶)

قرآن شریف کا ارشاد ہے:

قل من کان عدو الجبریل فانہ نزلہ

علی قلبك باذن اللّٰہ ط

(البقرہ ع ۱۲ پ ۱)

قرآن شریف کی اس آیۂ کریمہ میں جبرائیل فرشتہ کا اللہ تعالےٰ کے حکم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے دِل پر وحی نازل کرنا بیان کیا گیا ہے

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے حضرت جبرائیل سے متعلق بیان کیا ہے کہ:-

"جبرائیل. خدا تعالےٰ کا پیغام لے کر پیغمبروں کے پاس آتا ہے
اسی ملک نے قرآن کریم کی آیات وقتاً فوقتاً حضرت محمدؐ (صلی
اللہ علیہ وسلم) کو لاکر دی تھیں۔"

(مہان کوش ص۲۴۲۷، گورمت سدھاکر ص۱۰۶)

میکائیل فرشتے کے کام گورو نانک جی نے اس فرشتہ کو بارش برسانے والا فرشتہ بیان کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

"حکم ہویا میکائیل نوں جھڑ لائیے بھارا"

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۳۳)

یعنی:-

"میکائیل۔ جو مخلوق کو رزق پہنچاتا اور بارش برساتا ہے"

(مہان کوش ص۲۴۲۷)

'وان میکائیل فصاحب کل قطرۃ تسقط
وکل ورقہ تسقط۔'
(درمنثور جلد اول)

یعنی: ہر وہ قطرہ جو برستا ہے اسے میکائیل ہی برساتا ہے اور ہر اس پتّے کو جو اگتا ہے وہی اگاتا ہے اور وہی ہر پتّے کو گراتا ہے۔

عزرائیل یا ملک الموت کا کام گورو نانک جی نے اس فرشتہ کو لوگوں کی روحیں قبض کرنے والا بیان کیا ہے۔ اور اسے موت کا فرشتہ تسلیم کیا ہے اسے عزرائیل اور ملک الموت دونوں ناموں سے یاد کیا ہے:۔

دُنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دِل ہیچ نہ دانی

(راگ تلنگ محلہ ا صـ ۷۲۱)

یعنی:۔ 'یہ دُنیا سرائے فانی ہے یہ بات دل میں سمجھ لو۔ میرے سر کے بال عزرائیل فرشتے نہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اے دل تو موت کو نہیں سمجھتا۔' (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صـ ۷۲۱)

ایک اور مقام پہ گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"عزرائیل فریشتہ ہوسی آئے تہی" (وار رام کلی محلہ ا صـ ۹۵۳)

جنم ساکھی میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"بنہہ چلایا عزرائیل ساتھی سنگ نہ کوئے"
(جنم ساکھی بھائی بالا صـ ۱۴۹)

یعنی:۔

"عزرائیل تنے بھیڑ مارے دوزخ دے وچ پائے ہلو

گورو گرنتھ صاحب میں بھی عزرائیل فرشتے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص ۳۱۵، ص ۴۲۲، ص ۴۲۴، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۸۴، ص ۱۳۸۱)

عزرائیل فرشتہ کو گورو جی نے ملک الموت کے نام سے بھی یاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

"نیکی بدی وچار ئیے ملک الموت حضور" (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۸)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

"ملن سزائیں بہتیاں ملک الموت حضور" (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۹)

گورو نانک جی نے مندرجہ بالا اقوال میں موت کے فرشتہ کو ملک الموت کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی ملک الموت کا ذکر ہے اور اسے موت کا فرشتہ ہی بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

فریدا دوہوں دیویں بلندیاں ملک بیٹھا آئے
گڑھ لیتا گھٹ لٹیا دیوے گیا بجھائے (اشلوک فرید ص ۱۳۸۰)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

جت دہاڑے دھن وری ساہے کڈھے آئے
ملک جے کنیں سنیدا منہ دکھالے آئے (اشلوک فرید ص ۱۳۷۷)

گورو گرنتھ صاحب کے ان دونوں اقوال میں "ملک" کا لفظ ملک الموت کے حق میں استعمال ہوا ہے اور اسے موت کا فرشتہ ہی بیان کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب مترجم ص ۴۵۴۷، ص ۴۵۵۶)۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ملک الموت جاں آوسی سب دروازے بھن
دیکھو بندہ چلیا چنہہ جنیاں دے کن (اشلوک فرید ص ۱۳۸۲)

ایک سکھ ودوان نے ملک الموت سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

"عزرائیل جو موت کا فرشتہ ہے جسے ملک الموت بھی کہتے ہیں"

(گورمت پربھاکر ص ۲۸۰)

الغرض گورونانک جی ملائکۃ اللہ کے وجود کے بھی قائل تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ ان فرشتوں کے ذریعہ ہر قسم کے انقلاب لاتا ہے۔ گویا کہ یہ اللہ تعالےٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔ اور یہ غیر مادی اور نوری وجود ہیں۔ جو لطیف ہیں۔

کراماً کاتبین

ہر انسان دنیا میں جو بھی اعمال بجا لاتا لائیے اسلام کے نزدیک وہ ضائع نہیں ہوتے بلکہ ساتھ ہی ساتھ محفوظ کئے جاتے ہیں اور اُن اعمال کو محفوظ کرنے پر جو فرشتے مامور ہیں انہیں قرآن شریف میں کراماً کاتبین کہا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

وان علیکم لحفظین کراماً کاتبین

یعلمون ما تفعلون ؛ (سورۃ الانفطار ع ۱)

یعنی : بے شک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تم پر نگران مقرر ہیں۔ جو کراماً کاتبین ہیں جو ہر بات ساتھ ہی ساتھ محفوظ کرتے جاتے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس کا انہیں علم ہے
گورونانک جی نے ان فرشتوں کے وجود کو تسلیم کیا ہے اور انہیں "چیترگپت" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :

لیکھا منگن چِترگپت جو چھپ کمائے دھوڑ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۹)

گوروجی نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

گاوہی چترگپت لکھ جانیہہ لکھ لکھ دھرم بچار [illegible]

یعنی :- "لکھنے والے فرشتے چتر اور گپت[1] جو لکھنا جانتے ہیں اور جن کی لکھی ہوئی تحریر کی بناء پر اللہ تعالےٰ انصاف کرتا ہے تیری حمد گا رہے ہیں"۔ (گورو گرنتھ صاحب سنترجم ص ۱۹)

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی چتر گپت یعنی کراماً کاتبین کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص ۷۹، ص ۳۷۹، ص ۶۱۸، ص ۶۶۹)

ایک سکھ ودوان پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی نے گورو گرنتھ صاحب کے شلوک "جا لن گوراں نال الامھے جیو سہے" کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ دو فرشتے منکر اور نکیر قبر میں آکر روح پر سوال کرتے ہیں۔ ان سوالوں کو طعنے کہا گیا ہے"۔ (گورو گرنتھ صاحب مترجم ۲۹۵)

شیطان

اسلام کے نزدیک فرشتے وہ نوری اور غیر مادی وجود ہیں جو لوگوں کے دلوں میں نیک تحریکات پیدا کرتے رہتے ہیں اور انسانوں اور اللہ تعالےٰ کے درمیان واسطہ ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان بھلائی بھی کرتا ہے اور بعض اوقات اس سے برائی بھی سرزد ہو جاتی ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق برائی کا منبع اور ماخذ شیطان ہے اور وہی لوگوں کو بری باتوں کی تحریک کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :-

الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشآء (بقرہ ع ۳۷ پ ۳)

---

[1] ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :-

"اسلام میں بھی چتر گپت کے مقابلہ میں فرشتے ہیں"۔ (مہان کوش ۱۴۰۰)

یعنی :-

"قرآن شریف میں دو اور فرشتوں کراماً کاتبین کا ذکر ہے ایک لوگوں کے دائیں ہاتھ نیک اعمال لکھنے کے لئے اور دوسرا بائیں ہاتھ برے اعمال لکھنے کے لئے حاضر رہتا ہے۔ دیکھیں چتر گپت"۔ (مہان کوش ص ۲۴۲۷)

لا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم
عدو مبین انما یامرکم بالسوء
والفحشا وان تقولوا علی اللہ مالا
تعلمون ۔ (البقرہ ع ۲۱ پ ۲)

یعنی اے لوگو! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں بدی بے حیائی اور اللہ تعالےٰ سے متعلق جھوٹ بولنے کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن شریف میں شیطان کو انسان کا دشمن اور اللہ تعالےٰ کا نافرمان قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ان الشیطٰن للانسان عدو مبین
(سورۃ یوسف ع ۱ پ ۱۲)

ان الشیطٰن کان للرحمٰن عصیا وکان
من الکٰفرین ۔ (سورہ بقرہ ع ۴ پ ۱)

یعنی ۔ بے شک انسان کا دشمن شیطان ہے اور وہ خدا تعالےٰ کا نافرمان بھی ہے۔ قرآن شریف میں شیطان سے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ
کان من الجن (سورۂ کہف ع ۷ پ ۱۵)

خلق الجان من مارج من النار (سورہ رحمٰن ع ۱ پ ۲۷)

لے بعض لوگوں نے غلطی سے شیطان کو بھی فرشتہ سمجھ لیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ فرشتہ نہیں بلکہ ناری وجود تھا چنانچہ بعض سکھ وِدوانوں نے بھی اس غلطی کی بنا پر یہ لکھ دیا کہ " شیطان پارسی یہودی عیسائی اور مسلمانوں کے مذہب میں لوگوں کو بُرے کاموں کی طرف تحریک کرنے والے فرشتہ کا نام ہے " (گورو گرنتھ کوش صفحہ ۱۲۹ و مہان کوش صفحہ ۶۸۶)

یعنی شیطان جنوں میں سے تھا اور جن آگ سے پیدا ہوئے ناری وجود ہیں۔

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان کو خود بھی اس امر کا اقرار تھا کہ وہ ناری وجود ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ
من طین۔ (سورۃ اعراف ع ۳ پ ۸)

یعنی شیطان نے آدم کی اطاعت کرنے سے انکار کرتے وقت کہا تھا کہ میں اس سے بہت بہتر ہوں کیونکہ میں ناری ہوں اور یہ خاکی ہے۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف کے مطابق شیطان صرف ناری تت سے بنا ہے"

(مہان کوش صفحہ ۶۸۶)

گورو نانک جی اور شیطان

گورو نانک جی بھی شیطان کو انسان کا دشمن ہی تصور کرتے تھے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

اوّل دشمن نفس ہے۔ دوجا ہے شیطان

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۷)

یعنی۔ انسان کا پہلا دشمن تو اس کا اپنا نفس ہے۔ اور دوسرا شیطان ہے۔

لہ ایک سکھ ودوان شیطان کے بارہ میں رقم طراز ہیں کہ:۔

"مسلمانوں کے مذہب میں انسانوں کو برائیوں کی تحریک کرنے والا ناری وجود تسلیم کیا گیا ہے" (گورو گرنتھ ارتھ کوش صفحہ ۲۴)

گوروجی نے شیطان کو ناری وجود تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

ناری حکم نہ منیا تہہ رکھیا ناؤں شیطان
لعنت سندا طوق گل پائے کھڑیا بے ایمان

(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۷۵، جنم ساکھی اردو ص ۲۰۶)

گورونانک جی نے اور بھی متعدد مقامات پر شیطان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ آپ کا گوروگرنتھ صاحب میں یہ ارشاد ہے کہ:۔

صفتی سار نہ جانی سدا دے شیطان (وار سوہی شلوک محلہ ۱ ص ۷۱)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

"تیہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جاتی" (سہی راگ محلہ ۱ ص ۲۴)

یعنی:۔ "نانک سر کھتے شیطانی اینہاں گل نہ بھاتی" (وار ماجھ شلوک محلہ ۱ ص ۱۵۰)

گوروجی نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ:۔

نانک آکھے راہ ایہہ گلاں ہور شیطان (وار سارنگ محلہ ۱ ص ۱۲۴۵)

گوروجی کے ان مندرجہ بالا اقوال سے ظاہر ہے کہ گوروجی شیطان کو بدی کا محرک تصور کرتے تھے اور اس سے ہمیشہ ہوشیار رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے گوروجی کا یہ قول بیان کیا ہے کہ:۔

صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب — بناں عبادت رب دی گلاں ہور شیطان (تواریخ گورو خالصہ ص ۲۶۸)

قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

یا یہا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (سورۃ مائدہ ع ۱۲ پ ۷)

یعنی۔ اے مسلمانو! شراب۔ جوا۔ بت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں تم ان سے ہمیشہ بچتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی بعض مقامات پر شیطان کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے بدی کی تحریک کرنے والا ظاہر کیا گیا ہے۔ (ص۷۰۸، ص۱۱۶۱، ص۱۳۷۸)

جنم ساکھی بھائی بالا کے متعدد مقامات پر گورو نانک جی کے ایسے اقوال موجود ہیں جن میں شیطان کے وجود کا اقرار کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۵، ص۱۴۸، ص۱۵۷، ص۱۵۹، ص۱۶۲، ص۱۶۹، ص۱۹۵، ص۱۹۷، ص۱۹۹، ص۱۸۱، ص۲۱۲، ص۲۲۱، ص۱۴۳ وغیرہ۔)

گورو نانک جی نے شیطان کو ابلیس کے نام سے بھی موسوم کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

کھاوے مال حرام دا نعمت گوناں گون
کھاوے پیتے حرام ہے دھرگ دیہی جون
غصہ ہوئے جت کھادیاں شہوت منی حرام
خودی تکبر شیطانگی کرے ابلیس کام

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۷۷)

قرآن شریف میں شیطان کو ابلیس کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ :۔

واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس

(سورۃ البقرۃ ع۴ پ۱)

گورو گرنتھ صاحب میں شیطان کو ملعون بھی کہا گیا ہے جیسا کہ :۔

سو ملاں ملعون نارے
سو درویش جس صفت دھرا (مارو محلہ ۵ ص۱۰۸۳)

اسلام کا تیسرا عقیدہ

کتب سماویہ پر ایمان

اسلام کا تیسرا عقیدہ تمام کتب سماویہ پر ایمان ہے اور اس کی بنیاد قرآن شریف کی اس مقدس تعلیم پر ہے کہ :-

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل
من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون

(سورۃ البقرہ ع ۱ پ ۱)

قرآن شریف کی اس آیت سے ہر مومن مرد اور عورت کا ضروری فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہونے والی تمام کتب سماویہ پر ایمان لائے اور کسی ایک کا بھی انکار نہ کرے۔

قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کتب سماویہ کا ظاہر ہونا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ :-

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین
مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب بالحق
لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ ط

(بقرہ ع ۲۶ پ ۲)

قرآن شریف کی اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ آسمانی کتابوں کا نازل ہونا

بیان کیا گیا ہے۔

قرآن شریف میں علاوہ قرآن شریف کے توریت، زبور، اور انجیل کا ذکر تو نام لے کر کیا گیا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کتاب کو اجمالی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

نزل علیك الكتاب بالحق مصدقالما بین
یدیه وانزل التورٰیة والانجیل من قبل
ھدی للناس وانزل الفرقان واتینا
داؤد زبورا ہ
ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابرٰھیم
وموسیٰ ہ

قرآن مجید کی ان آیات میں قرآن شریف کے علاوہ توریت۔ زبور۔ اور انجیل کو کتب سماویہ بیان کیا گیا ہے اور حضرت موسٰےؑ کے ساتھ ہی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفہ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

کتب سماویہ اور گورو نانک جی

سکھ کتب سے یہ واضح ہے کہ گورو نانک جی بھی اس بات کے قائل تھے کہ اس جہان کے خالق اور مالک نے تمام نسل انسان کی فلاح اور بہبودی کے لئے کتب سماویہ بھی نازل فرمائی ہیں تاکہ ان کی جسمانی ربوبیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کا بھی بندو بست ہو سکے۔ گورو نانک جی نے اپنے کلام میں چار کتابوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

چار کتیبیں اک ہے۔ چاروں قول خدائے
چاروں قدم ثواب دے قاضی دِل وِچ لائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۸)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

سنو سیّد کریم دین چاروں من کتاب
چاروں قول خدائے دے ردّیاں چڑھن عذاب (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۶۶)

ایک اور مقام پر گورو جی کی طرف یہ قول بھی منسوب کیا گیا ہے کہ :۔

م۔ مرشد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچائی دربار (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۴)

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے چار کتب سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

چار کتیب آکھیئن دین مسلمانے (وار ۱۳ پوڑی ۴)

گورو جی نے خود بھی ان چاروں کتب کے یہ نام بیان کئے ہیں کہ :۔

دیکھ توریت انجیل نوں زبورے فرقان
ایہو چار کتیب ہین پڑھ کے دیکھ قرآن (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۹)

گورو نانک جی نے اپنے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :۔

" اساں نوں حکم پاک خدائے دا ہویا ہے جو چاروں کتیباں اوپر عمل کرو۔ اب پڑھے گڑھے ثواب ناہیں عمل کرنا ثواب ہے۔

ہور پڑھنا گڑھنا درکار ناہیں۔ خاصہ مطلب عمل کرنا ہے۔ خداوند نے فرمایا ہے۔ اس آخری زمانہ میں بغیر بندگی اتے نیک عملاں باجھ خلاصی ناہیں۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۷)

قرآن شریف اور گورو نانک جی

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں قرآن شریف کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے موجودہ

زمانے کے لیئے خدا تعالےٰ کی طرف سے منظور شدہ کتاب تسلیم کیا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

کل پروان کتیب قرآن پوتھی پنڈت رہے پوران
نانک ناؤں بھیا رحمان کر کرتا تو ایکو جان

(رام کلی محلہ ا صـــ ۹۰۳)

گورو گرنتھ صاحب کی گرامر کی رُو سے اس شبد کے یہ معنے ہیں کہ کل جگ کے زمانہ کے لیئے صرف قرآن شریف ہی منظور شدہ کتاب ہے اور دوسری تمام پوتھیاں اور پوران منسوخ ہو گئے ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر ہے۔ یعنی قرآن شریف کا نزول اور ظہور الرحمٰن علم القرآن کے خداوندی ارشاد کے مطابق رحمان خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوا ہے اور یاد رکھو کہ رحمٰن اور کرتا پورکھ میں کوئی فرق نہیں ہے یہ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں جو مختلف زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ سوڈھی مہربان جی کے نزدیک گورو نانک جی نے اپنے اس شبد کی تشریح خود ہی مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی تھی کہ :-

" کل کے لیکھے کتیب قرآن پروان ہیں نہ پوتھی ہی چلتی ہے اور نہ پوران ہی چلتا ہے اور یہ سب رہے ان کا امر رہیا سب رہے۔ کل وچ امر ہوا کتیب کا قرآن کا۔ اے نانک جس کو تم رام کہتا ہے۔ تس کا نام رحمان بھیا۔ تو کاہے کو زور کرتا ہے۔ تُو رام کو اور رحیم کو ایکو جان۔ جے کرتا پورکھ ایکو ہے۔ دوئے ناہیں"[1] (جنم ساکھی گورو نانک جی صـــ ۲۲۵)

---

[1] گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گورو نانک جی یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

رام رحیم پوران قرآن مطلب ایکو دوئے زبان (تواریخ گورو خالصہ صـــ ۱۸۵)

ایک اور مقام پر گوروجی فرماتے ہیں کہ :-

ذال ذلیل نہ ہوئے توجے منن حق فرمان
سوئی سب پستک کہن سوئی کہے قرآن (جنم ساکھی ۱۶۷ اور دالی صـ۲۴)

ولائت والی جنم ساکھی میں گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

قرآن کتیب کمائیے
بھو وٹی ات تن لائیے
سچ بوجھن آن جلائیے
بن تیل دیوا ایویں بلے
کر چانن صاحب ایویں ملے

(ولائت والی جنم ساکھی ط۱۶۹ جنم ساکھی بھائی بالا صـ۲۶۳)

گورونانک جی نے اپنے اس ارشاد کی خود ہی یوں تشریح کی ہے کہ :-

"شیخ جی قرآن جو کہتا ہے اس پر عمل کرو اور خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ ڈرتے ڈرتے صراطِ مستقیم پر چلو۔ قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرو۔ اور یہ خوف اس میں بتی بناؤ۔ اور قرآن شریف پر جو عمل ہوگا وہ اس میں تیل ہوگا یہ دیا بتی ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کا سچا نام اسے آگ کی مانند ہوگا اور اس طرح جوت جگ اٹھے گی۔ اور چراغ روشن ہوجائے گا۔ پھر دلِ منوّر ہوجائے گا۔ اور اس طرح اس عالم کائنات کا مالک اس کے دل میں بس جائے گا اور اس کی نظر بہت وسیع ہوجائے گی اس طرح بغیر تیل کے چراغ روشن ہوجائے گا اور پھر اسے خدا تعالےٰ مل جائے گا۔" (جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی صـ۳۰۵)

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر گوروجی نے قرآن شریف سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

تریئے کونڈاں بھالیاں ترییٔے سو دھے بھید
توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرمان کیتبڑے کل جگ میں پروان

(جنم ساکھی بھائی بالا صہ ٢٧٤)

یعنی۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طرف ڈھونڈ کی اور بہت تحقیق سے کام لیا میں نے توریت انجیل اور زبور تینوں کتب کی چھان بین کی ہے اور ویدوں کو بھی خوب پڑھا سُنا اور دیکھا ہے۔ میری اس تمام تحقیق اور چھان بین کا نتیجہ یہی ہے کہ موجودہ زمانہ کے لئے قرآن شریف ہی منظور شدہ کتاب ہے

ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

"سری گورو صاحبان نے وید شاستر اچھی طرح پڑھ کر وچارے تھے اور ان کو فضول سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔" (نسخہ خبط دیانند یل صفحہ ١٠٧

ایک اور مقام پر گوروجی فرماتے ہیں کہ :-

تر یہہے حرف قرآن دے تر یہہے سپارے کین
تس وچ بہت نصیحتاں سن کر کرو یقین (جنم ساکھی بھائی بالا ۲۲۱)

گوروجی نے اس بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

صاحب دا فرمایا لکھیا وچ قرآن
بناں عبادت بندگی ہور عمل شیطان (تواریخ گوروخالصہ صہ ٢٠٦)

گورونانک جی نے قاضی کی تعریف میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا ادھارو

ہے بھی ہو سی جائے نہ جاسی سچا سرجن ہارو
پنج وقت نماز گزارے پڑھے کتیب قرآنا
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا (سری راگ محلہ ا ص ۲۴)

یعنی۔ حقیقی قاضی وہی ہے جو خودی، خود روی اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے ——

اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات کو ہی اپنا سچا آسرا بناتا ہے جو حی و قیوم ہے۔ اور موت و حیات سے بلند اور بالا ہے اور سچا خالق ہے۔ نیز وہ دن میں پانچ مرتبہ نمازیں ادا کرتا اور قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اے لوگو! قبر کو یاد رکھو وہ آوازیں دے کر تمہیں بلا رہی ہے اور تمہارا کھانا پینا یہاں ہی دھرا دھرایا رہ جائے گا۔ یعنی ساتھ نہیں جائے گا۔ ساتھ جانے والی چیز اللہ تعالےٰ کی عبادت نماز ہی ہے۔

بعض لوگ معمولی معمولی بات پر قرآن شریف کے حلف اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ گورو جی کے نزدیک قرآن شریف کی قسمیں کھانا اور حلف اٹھانا پسندیدہ طریق نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے بیان کیا ہے کہ:

کھاون قسم قرآن دی کارن دنی حرام
آتش اندر ساڑیئن آکھے نبی کلام (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۹)

گورو جی کے نزدیک قرآن شریف تو عمل کرنے کے لئے ہے۔ جھوٹی سچی قسمیں کھانے کے لئے نہیں۔

سِکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی اپنے پاس قرآن شریف رکھا کرتے تھے۔ اور اس کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو آپ کے پاس قرآن شریف بھی تھا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی اردو ص ۱۴۹) آپ کا یہ قرآن شریف گورو ہر سہائے ضلع فیروز پور (بھارت) میں موجود تھا۔ چنانچہ ایک سکھ اخبار کا بیان ہے کہ:

" گورو ہر سہائے (ضلع فیروز پور) میں ایک قرآن شریف رکھا ہُوا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یہ قرآن شریف ہے جسے گورو نانک جی مکّہ (معظمہ) اور مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔" (اخبار خالصہ سماچار امرت سر ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

اب معلوم ہوا ہے کہ یہ قرآن شریف ضائع کر دیا گیا ہے۔

گورو نانک جی کے چولے

گورو جی کا ایک چولہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور (بھارت) میں بیدیوں کے پاس ہے اس پر قرآن شریف کی آیات درج ہیں سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ یہ چولہ گورو جی کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور خلعت کے ملا تھا اور گورو جی اسے پہنا کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ کوش صـ۶۲۷۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صـ۱۵۰۔ جنم ساکھی بھائی بالا قلمی ورق ۲۵۹۔ جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر صـ۹۴۔ جنم ساکھی ولایت والی صـ۳۱۔ جنم ساکھی اردو صـ۴۹۳۔ جیون چرتر گورو نانک جی ہندی صـ۱۰۸۔ گورو نانک سورجودے جنم ساکھی صـ۱۴۶۔ رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۴ء

ہم نے خود بھی اس چولہ کے دو مرتبہ ڈیرہ بابا نانک جا کر (پاکستان بننے سے قبل) درشن کئے تھے اور ان دنوں ہی چوہدری کرتار سنگھ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے اپنے جغرافیہ ضلع گورداسپور کے صـ۱۰۶ پر اس کا ایک خاکہ بھی شائع کیا تھا۔ یہ جغرافیہ ان دنوں یعنی ۱۹۳۵ء میں ضلع گورداسپور کے پرائمری سکولوں میں نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹر شدہ تھا۔ اس کے پبلشر لالہ لکھ راج دگل کتب فروش بٹالہ ضلع گورداسپور تھے۔ اس کی ایک کاپی اس وقت بھی ہمارے سامنے ہے اس میں اس کا یہ خاکہ دیا گیا۔

چولہ بابانک صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الحمد للہ رب العلمین ہ الرحمن
الرحیم ہ ملک یوم
الدین ہ ایاک نعبد و
ایاک نستعین ہ اہدنا
الصراط المستقیم ہ صراط
الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا
الضالین ہ آمین ہ

یاحی یاقیوم یاقدوس
یاوارث یاولی یاواحد
یاصمد یاعلیم یاخبیر
یالطیف یاطٰہٰ یااحد یااللہ
یاواسع یاخالق یابدیع یارحمٰن
یارحیم - یارب العلمین

اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم

ان الدین عند اللہ الاسلام

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سنہ ١٩٦٩ء میں گورونانک جی کا پانصد سالہ یوم ولادت بڑی دھوم دھام اور آن شان سے منایا گیا تھا۔ اس وقت ننکانہ صاحب کافی تعداد میں بھارت سے بھی سکھ آئے تھے۔ ان میں مشہور و معروف سکھ لیڈر گیانی کرتار سنگھ جی بھی تھے اور

انہوں نے اس وقت گورونانک جی کے متعلق جو تقریر کی تھی اس میں یہ بات بھی بیان کی تھی کہ گورونانک جی کے قرآن شریف کی آیات والے دو چولے سکھوں کے پاس ہیں ایک چولہ تو ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں ہے اور دوسرا موضع چولہ ضلع امرت سر میں ہے۔ گیانی جی نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس گاؤں کا نام چولہ گورو جی کے اس قرآن شریف کی آیات والے چولہ صاحب کی وجہ سے ہی ہے۔ گیانی جی نے اس موقع پر چولہ ضلع امرت سر والے چولہ صاحب سے متعلق اپنی عینی شہادت پیش کی تھی اور بتایا تھا کہ انہوں نے اسے خود دیکھا ہے[1]

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ بعض سکھ اخباروں نے گورونانک جی کی ایسی تصاویر بھی شائع کی ہیں جن میں انہیں قرآن شریف کی مقدس آیات والا چولہ پہنے دکھایا گیا ہے۔ امرت سر سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ اخبار "سچا ڈھنڈورا" نے ۱۹۲۶ء کے گورونانک نمبر میں اس قسم کی ایک تصویر لیتھو گرافی کی شائع کی تھی اس کے بعد ۱۹۶۹ء میں جالندھر سے شائع ہونے والے مشہور و معروف روزانہ اخبار اجیت نے بھی گورونانک جی کی ایک تصویر شائع کی تھی جس میں آپ کو قرآن شریف کی آیات والا چولہ زیب تن کئے دکھایا گیا تھا۔ اور تصویر کے نیچے یہ الفاظ درج تھے کہ :-

---

[1] مشہور سکھ بزرگ پنڈت تاراسنگھ جی نروتم نے بیان کیا ہے کہ گورو جی کو دین میں شامل کرتے وقت قرآن شریف کی آیات والا چولہ پہنایا گیا تھا جیسے کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"چولہ ... بخش ولایت میں دین موں لیا نے

ہیت ایک پاتشاہ نے گورو جی کو پہنایا تھا" (گورو تیرتھ سنگرہ صفحہ ۲۴۳)

عین ممکن ہے کہ موضع چولہ ضلع امرتسر والا چولہ یہی چولہ ہو۔ کیونکہ ڈیرہ بابا نانک میں جو چولہ ہے اس سے متعلق تو پوراتن سکھ لٹریچر میں یہی مذکور ہے کہ وہ گورو جی کو خدا تعالے نے خلعت کے طور پر دیا تھا

"قرآن دیاں آئتاں انکت چولہ پائی"

(اجیت جالندھر نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

جنم ساکھیوں سے ثابت ہے کہ گوروجی مکہ معظمہ گئے تھے تو وہاں جاکر آپ نے مسجد الحرام میں قرآن مجید کی تلاوت کی تھی جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"مکے مسیت وچ بیٹھے لگے سورۃ کلام دی صفت کرن" (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۱)

یاد رہے کہ کلام اللہ قرآن شریف کا ہی دوسرا نام ہے (ملاحظہ ہو مہان کوش ص ۹۲۵۔ پنجابی شبد بھنڈار ص ۲۴۸۔ دسم گرنتھ ص ۷۷۔ دسم گرنتھ منترجم ص ۳۱ وغیرہ)

الغرض گوروجی کا اپنے ساتھ سفروں میں قرآن شریف رکھنا اور اسکی تلاوت کرنا اور قرآن شریف والی آیات والا چولہ پہننا اور اپنے کلام میں قرآن شریف کی آیات میں بیان کردہ مضامین اور نظریات جمع کرنا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ گوروجی کے دل میں قرآن شریف کے لئے پوری عزت اور عظمت تھی اور اسے خدا تعالیٰ کی مقبول اور منظور کتاب یقین کرتے تھے۔ اور دوسروں کو اس پہ عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں آپ کے لئے عزت اور احترام پایا جاتا ہے اور وہ گوروجی کو اپنا ایک خاص بزرگ تصوّر کرتے ہیں اور انہیں مردِ کامل اور مردِ خدا جانتے ہیں۔ نہ کہ کوئی ڈھبی یا پاکھنڈی جیسا کہ آریہ سماجی ہندو خیال کرتے ہیں (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱)

۵؎ ایک سکھ ودوان بیان کرتے ہیں کہ:۔

"سید محمد لطیف صاحب نے گورونانک جی سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن پہ یقین رکھتے تھے اور اس بات کے قائل تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔" (ملاحظہ ہو رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء)

اِسلام کا چوتھا عقیدہ

انبیاء علیہم السّلام پر ایمان

اِسلام نے چوتھا بنیادی عقیدہ جملہ انبیاء علیہم السّلام پر ایمان لانا بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے تمام دُنیا میں اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی اور رسول مبعوث کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ اور اپنے اپنے رنگ میں دنیا کی رشد و ہدایت کے سامان کئے ہیں۔ اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا
اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ع ۵ پ ۹)

یعنی اللہ تعالےٰ نے دُنیا کی ہر قوم میں نبی اور رسول مبعوث کئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے اور بدیوں سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

قرآن شریف میں سب انبیاء علیہم السّلام پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

قل اٰمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل
علیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق و
یعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ
وعیسیٰ والنبیون من ربھم لانفرق
بین احد منھم ونحن لہ مسلمون

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل
منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ○

(آل عمران رکوع ۹ پ ۳)

یعنی۔ اس بات کا اعلان کردو کہ ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر اور ہم سے پہلے اتارا گیا۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ پر حضرت اسمٰعیل پر حضرت اسحٰقؑ پر اور حضرت یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر جو کچھ کہ حضرت موسٰےؑ اور حضرت عیسٰی کو ملا۔ اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب العزت کی طرف سے دیا گیا اس پر بھی ایمان لائے ہیں اور ہم مسلمان ہیں اس لئے کسی میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ اور جو شخص اس اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کو اختیار کرے گا وہ ہرگز ہرگز قبول نہیں ہوگا۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ کا بیان ہے کہ :۔

"اسلامی کتابوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ہونا مذکور رہے جو سوا لاکھ ہی سمجھنے چاہئیں۔" (مہان کوش صہ ۵۱۸)

انبیاء علیہم السّلام اور گورونانک جی

گورونانک جی نے انبیاء علیہم السّلام سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :۔

"سوا لاکھ پیغمبر آئے دنیا ماہیں
آپو آپنی نوبتیں سبھو چلائے راہیے" (جنم ساکھی بھائی بالا ۱۴۳)

یعنی :۔ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سوا لاکھ پیغمبر اور رسول مبعوث ہوئے ہیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی انبیاء علیہم السّلام کی تعداد سوا لاکھ بیان کی گئی ہے۔

جیسا کہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ

سوا لاکھ پیغمبر تاں کے (راگ کبیر دل کبیر ۱۱۶۱)

گورونانک جی نے ایک اور مقام پر انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ اسی ہزار بھی بیان کی ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

پیغمبر اک لکھ اسی ہزار رب آپ اپائے

بہت جماعتیں جوڑیاں بہہ پنتھ چلائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۳۲)

انبیاء علیہم السلام سے متعلق گوروجی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

اکو نام خدائے دا کیتے نبی رسول

نانک نیت راس کرتاں درگاہ پویں قبول (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۱۱)

یعنی :-

"کُل نیت راس کر درگاہ پویں قبول

اکو اک خدائے ہے کیتے نبی رسُول (تواریخ گورو خالصہ ص ۲۰۴)

اس سلسلہ میں گوروجی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

"بابے کہیا رسول تاں اک قاصد دا ناؤں ہے۔ اتے اکال پورکھ دے دوارے کئی رسول تے اوتار ہین۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۴۶)

یعنی :-

"خدائے دے دروازے پر کیئی پیغمبر ہن۔ اَر کیئی سکدر ہین۔ اور کیئی شیخ ہین۔ اور کئی پیر ہین۔ ار جو خدائے تھیں بھُلّے ہین۔ سو اونہاں نوں راہ دکھالن واسطے ہین۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۱۱)

اس سلسلہ میں گوروجی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

"پیر پیکا مبر سالک صادق چھوڈی دنیا تھائے پئے" (آسا محلہ ۱ ص ۳۵۸)

یعنی :-

"پیر ہوئے پیغمبر ہوئے ایہہ تاں پیرار پیغمبر ہائے جاں دیئی دنیا
چھنڈر ہی خدائے پکڑیا تاں جائے درگاہ تھائیں پیئے "

(جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۰۸)

حضرت آدم علیہ السّلام اور گورو نانک جی

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ وغیرہ انبیاء علیہم السلام کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

۱۔ آدم نبی رسول ہوئے چار کتیباں سنگ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۹۳)

۲۔ پھر ساجیوس آدم شفیع نوں ہوا پوشیدہ آپ (ایضاً ص ۱۹۶)

۳۔ خاکی بت بنایا ناؤں دھرایا آدم پاک (ایضاً ص ۲۰۶)

۴۔ آدم حوّا اپجیا مدّت تھوڑی بھال (ایضاً ص ۲۱۰)

۵۔ رب جیونکر آدم سرجیا آکھی نانک شاہ (ایضاً ص ۲۲۷)

۶۔ آدم حوّا پیدا کیا سب جگت اپائے (ایضاً ص ۲۳۱)

۷۔ قدرت سرجے آدم حوّا (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۱۶)

گورو گرنتھ صاحب میں بھی حضرت آدم علیہ السّلام کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :

بابا آدم کو کچھ نذر دکھائی ان بھی بہشت گھنیری پائی (بھیرو کبیر ص ۱۱۶۱)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور گورو نانک جی

حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے متعلق گورو نانک جی نے فرمایا ہے کہ اس کا مقابلہ

قارون سے لوٹا تھا اور اس نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا جیسا کہ ان ارشاد ہے کہ :-

موسےٰ پیغمبر دی عنایت قبول نہ کیتی اوس

انے ساتھ ہی خدائے دا حکم نہ قبول کیتی اوس (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۰)

گوروجی نے حضرت موسیٰ کے دوسرے دشمن فرعون کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور اس کی مذمت بھی کی ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۳۲)

حضرت ہارون علیہ السّلام اور گورو نانک جی

حضرت ہارون علیہ السّلام کے متعلق گوروجی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

"دوسرا بھائی ہارون تھا اس نے خدائے دی عنایت منّی

موسیٰ پیغمبر دی امت ہوا۔ موسیٰ دے پچھے اس کو پیغمبری ملی" (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۰)

حضرت سلیمان علیہ السّلام اور گورو نانک جی

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا ذکر گوروجی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :-

یاد مشائخ بزرگ لائق مہتر سلیمان کو ہوئی عنایت

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور گورو نانک جی

ایک سکھ وددان سردار شیر سنگھ صاحب ایم ایس سی یہ بیان کرتے ہیں کہ گورونانک جی نے عیسائی مونکس سے بحث کرتے ہوئے یہ بیان کیا تھا کہ وہ جسمانی طور پر فوت ہو چکے ہیں مگر روحانی طور پر زندہ ہیں

(چھوٹی جنم ساکھی ص۱۰۷)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور گورونانک جی

گورونانک جی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور رسالت کی بھی شہادت دی ہے۔ چنانچہ آپ نے پیغمبر کی تعریف بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ :-

"پیغمبر اسے کہتے ہیں جو پیغام لانے والا ہو اور تمہارا
جو رسول ہے وہ خدا تعالےٰ کا پیغام لایا ہے۔ اگر تم لوگ
بندگی کرو گے تو جنت کے وارث بنو گے اور اگر دشمنی اور
عداوت کرو گے تو جہنم میں تمہارا ٹھکانا ہوگا۔" (جنم ساکھی بھائی جی سنگھ صہ ۱۱۴)

گورونانک جی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ عین اسلام ہے۔ گورو جی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے پر بھی زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

ص۔ صلاحت محمدی مکھ ہی آکھو نت
خاصہ بندہ سجیا سر متراں ہوں مت (جنم ساکھی ولایت والی صہ ۲۴۶)

گورو جی نے اپنے اس قول میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو "سر متراں ہوں مت" فرما کر اپنے رنگ میں یہی بات بیان کی ہے کہ حضور تمام نبیوں کے سردار تھے۔

گورونانک جی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم المرسلین اور خاتم النبیین ہونے کی شہادت بھی دی ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ سچے صاحب اس سے قبل
آپ نے خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ[1] کو دنیا میں بھیجا
ہے۔" (جنم ساکھی بھائی بالا اردو صہ ۱۵۱، جنم ساکھی بھائی بالا صہ ۱۳۴)

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

"پیچھے حکم [illegible] نبی [illegible] جو سب پیغمبراں دا
ختم محمد مصطفےٰ دنیا وچ بھیجا جائے گیا ہے"۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صہ ۱۳۶)

گورو نانک جی کے ان ارشادات سے یہ واضح ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم المرسلین اور خاتم النبیّین بھی تسلیم کرتے تھے۔ گورو جی نے یہ بات بھی بالصراحت بیان کی ہے کہ دُنیا کی نجات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی وابستہ ہے جو لوگ حضور کی پیروی اختیار کریں گے۔ وہی نجات کے وارث ہوں گے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ:-

سیٹی چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ

(جنم ساکھی ولائت والی ص۲۵۰)

گورو نانک جی کے اس ارشاد کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب میں مذکور ہے کہ:-

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسولؐ

(گوڑی کی وار سلوک محلہ ۵ ص۳۲۰)

یعنی۔ جن لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عقیدت اور محبت نہیں ہوگی وہ اس دنیا میں بھی بھٹکتے رہیں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ دنیا کی نجات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی وابستہ ہے:

گورو نانک جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور رسالت کی تصدیق میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:-

اول آدم بشن ہوئے دوجا برھما ہوئے
تیجا آدم مہاندیو محمد کہیں سب کوئے (جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۰۶)

گورو جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:-

لے پیغمبری آیا اس دُنیا دے ماہے
ناؤں محمد مصطفےؐ ہوا بے پرواہے (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۱)

یعنی :-

اوّل ناؤں خدائے دا درِ دروان رسولؐ
شیخا نیّت راس کرتاں درگاہ پویں قبول (جنم ساکھی ولایت والی ص ۱۶۸)

گورو نانک جی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی بھی تصدیق کی ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۲۵ و جنم ساکھی بھائی بالا ص ۵۶۱)

گورو نانک جی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر میں یہ بیان کیا ہے کہ:

عملاں اتے نبیڑی درگاہ پئے قبول
تحت حاجت نہ کیتے کم آکھے پاک رسولؐ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۰۱)

گورو جی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی شبیہہ بھی تسلیم کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"خدائے دا فرمان ہویا کہ میں تیری شبیہہ نہیں توں میری شبیہہ ہیں۔ جیسے اپنے سروپ دی خاص صورت ہر جگہ ہے۔ پر صاف شیشے وچ صاف صورت نظر آوندی ہے تیسے ہی میں سبھناں وچ ہاں۔ پر تیرا صاف آئینہ ہے۔ سو تیرے وچ میری شبیہہ نظر آوندی ہے"۔

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۷۵ و جنم ساکھی بھائی بالا ص ۵۶۱ و جنم ساکھی اردو ص ۶۳)

گورو جی نے دربار رسالت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے مرشد کا اختیار کرنا بھی ضروری بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

ی یقیناں پیر تے کرے تاں پوے قبول
نانک آکھے قطب دین پہنچے جائے رسولؐ

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۹۹ و جنم ساکھی [illegible] ص ۲۵)

گورو نانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو دین دُنیا
میں ظاہر ہوا وہ عالمگیر ہے اور اس میں تمام مذاہب کی سچائیاں شامل ہیں نیز وہ خدا تعالےٰ کا
مقبول بھی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

" بابے کیہا تسا ڈے پیغمبر نے مکے وچ تپ کیتا سی،
سو اوتھوں اکاش بانی ہوئی۔ جو کچھ ورمنگ تاں اوس کیہا کہ میرا
ایسا پنتھ چلے جو سب مذہب اوس وچ رل جاون تاں اوسدی
عرضا قبول پئی " جنم ساکھی منی سنگھ ص۵۲

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :۔
فیھا کتب قیمۃ (البینۃ ع۱ پ) ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران ع پ۳) ومن یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ۰ (آل عمران ع پ۳)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور حضور کی بعثت کی غرض

سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں
تشریف لائے تو وہ زمانہ ضلالت اور گمراہی کا تھا اور اللہ تعالےٰ نے حضور کو توحید
کے قیام کے لئے مبعوث کیا تھا اور جو لوگ جہالت کا شکار تھے وہ حضور کے دین میں
شامل نہ ہوئے جیسا کہ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ کے ابتدائی اوراق میں مرقوم ہے کہ :۔

" کل جگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا تاں مہاراج نے اپنی شکتی
کو محمد میں پائے کر عرب دیش کا پیغمبر استھپت کیا ...
جاں بہتے پنتھ کل جگ میں درت گئے۔ تاں محمد پیغمبر کو پاپ کے مٹاون
واسطے ار نام کے جپاون واسطے ار اپاسنا کے درڑھ کرنے کے واسطے
استھپت کیا۔ پر اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش نہ منیا "
(جنم ساکھی منی سنگھ چھاپہ پتھر ص۳۵-۳۶)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دُنیا میں تشریف لائے تو لوگ اپنے خالق اور مالک اللہ تعالےٰ سے بہت دور جا چکے تھے۔ قرآن شریف میں حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ کے بارہ میں یہ بیان گیا ہے کہ:-

ظہر الفساد فی البر و البحر (روم رکوع ۵ پ ۲۱)

جسے جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں:-

"کل جگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا"

کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضور کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں نئے سرے سے توحید کو قائم کیا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی۔ اور لوگوں نے حضورؐ کی تعلیم پر عمل کر کے گمراہی سے نجات حاصل کی۔ جو لوگ جاہل تھے اور جنہیں روحانی بینائی حاصل نہ تھی وہ حضور کی غلامی میں نہ آسکے۔

شفاعتِ رسول اور گورو نانک جی

سکھ کتب سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ گورونانک جیؒ شفاعت رسولؐ کے قائل تھے۔ لیکن ان کے نزدیک جو لوگ حجّت بازی کا طریق اختیار کر لیتے ہیں اور دوسرے لوگوں کا حق مارنا اپنا نصب العین بنا لیتے ہیں۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیں گے کیونکہ آپ ایسے لوگوں کی شفاعت نہیں کریں گے۔ چنانچہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ:-

حجّت راہ شیطان دا کیتا جنہاں قبول

سو درگاہ ڈھوئی نہ لہن بھرے نہ شفاعت رسولؐ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۹۵)

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ خالصہ کالج امرت سر والوں نے گورو رام داس جی کے پوتے سوڈھی مہربان جی کی تصنیف جنم ساکھی گورو نانک جی شائع کی ہے اس کے ایک

مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے کہ

حق پرایا نانکا اس سوٗر اس گائے
محمدؐ حامی تاں بھرے جاں مُردار نہ کھائے

(جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۴۱)

سوڈھی مہربان جی کے بقول گورو جی نے خود ہی اس کی تشریح بھی بیان فرمائی ہے جو یوں ہے کہ :-

"تب گورو بابے نانک جی کہیا جے سنڑ ہو قاضی مناہی کس داناؤں ہے جے خدا دی کلام ہے۔ جے حضرت رسول کہی ہے جے خدائے دے لکھے وِچ مناہی ہے جے حضرت رسول منع کیا ہے کیا کیا منع کیا ہے۔ ایہہ جے پرایا حق ہے سو بھی خدائے اور حضرت منع کیا ہے۔ بندیاں دے باب جے پرایا حق حرام ہے ناہیں کھانا ہندواں نوں گائے منع ہے کھانیاں وِچ۔ اور مسلماناں نوں سوٗر منع ہے۔ کھانیاں وِچ۔ سو سوٗر جو ہے سو ایہہ پرایا حق ہے ....

قاضی محمدؐ اسی کی حامی بھرے گا جے ایہہ مُردار نہ کھائے یا حق پرایا تس ہی کو کہے گا جو ایہہ میرا ہے۔ اور میرے دین وچ آیا ہے اس کو بخشئے۔ ایہہ پرائے حق نہ یکی ناہیں آیا اس کو بخشئے۔ پر جے اینی پرایا حق کھایا ہے سو ایہہ مردار ہے۔ تاں کی حامی محمدؐ نہ بھرے گا۔"

(جنم ساکھی سوڈھی مہربان والی ص ۹۱)

گورو نانک جی نے شفاعت کے مسئلہ کو جس رنگ میں بیان کیا ہے وہ اسلامی روح کے عین مطابق ہے کیونکہ جو لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار

کریں گے اور حضور کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہوں گے ان کی شفاعت کر کے حضور ان کی بشری کمزوریوں اور غلطیوں کو معاف کروا دیں گے۔ اور جن لوگوں نے شریعت کی خلاف ورزی ہی اپنا شعار بنا رکھا ہے وہ شفاعت کے مستحق نہ ہوں گے ایسے لوگ اپنے کئے کا پھل ضرور پائیں گے اگر کوئی شفاعت کو سہارا بنا کر اعمال صالحہ بجالانا ترک کر دے گا تو اسے شفاعت سے محرومی ہی نصیب ہوگی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور الہام کی تصدیق

گورو نانک جی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی اور الہام کی بھی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ سکھ مورخین کے بقول گورو جی نے مکہ معظمہ جا کر یہ فرمایا تھا کہ:-

بھیئو پیغمبر جوئے تمہارا ۔۔۔ نام محمد جا ہیں اچارا
جس کی تم سب امت چینا ۔۔۔ تنے بڈو تپ ہے کینا
کین اللہ کی بندگی جوں اہار کرتا ہیں ۔۔۔ لہیو فرشتے کو درس بھی شکست بڈا ہیں
پورن پیغمبر بھیئو سوئی : ۔۔۔ پرگٹ نال جال کو جگ جوئی
سن کر بچن سبے انورا گے ۔۔۔ دھن دھن مکھ بھاکھن لاگے

(گورو نانک سورج دے جنم ساکھی ص ۲۲۶)

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں مرقوم ہے کہ:-

" تساڈا پیغمبر محمد جو جس دی تسیں امت ہو سو اس نے ایتھے بزرگاں دا مکان جان کے خدا دی بندگی کیتی۔ اتنے جوں کھا دے ار ایتھے ہی اس نوں فرشتہ پیغمبری دیاں آیتاں لیا یا سی سو اک آیت ایہہ ہے کہ:-

لولاک لما خلقت الافلاک

ہے پیغمبر جے تینوں پیدا نہ کراہاں تاں زمین آسمان بھی نہ کراہاں ،،

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۳۶)

ان ہر دوں حوالوں سے عیاں ہے کہ گورونانک جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور الہام کے بھی مصدق تھے اور حضور کو "کامل نبی" تسلیم کرتے تھے کیونکہ "پورن پیغمبر" کے معنے "کامل نبی" کے ہی ہیں۔

گورونانک جی اور درود شریف

گورونانک جی جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ذریعہ نجات تسلیم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر بھی یقین رکھتے تھے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھی بہت بڑی برکات حاصل کرنے کا ذریعہ مانتے تھے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

پیر۔ پیغمبر سالک۔ صادق شہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں در در دلیش رشید
برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود (سری راگ محلہ ۱ ص۵۳)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں 'درود' کے بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

"نماز کے بعد جو دعا کرتے ہیں"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۵۳)

یہ تو درست ہے کہ درود شریف کا نماز سے گہرا تعلق ہے لیکن اسے نماز کے بعد نہیں بلکہ نماز کے اندر ہی پڑھا جاتا ہے[1]۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب کے فاضل

---

[1] ایک مشہور اداسی ودوان دھیانا کلیان داس جی نے تسلیم کیا ہے کہ یہ درود شریف نماز کے اندر التحیات میں پڑھا جاتا ہے (ملاحظہ ہو سچی کھوج حصہ اول ص۱۹)

مصنف کو اس بارہ میں غلطی لگ گئی ہے کہ اسے نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ ویسے درود شریف تو ہر وقت بھی پڑھا جا سکتا ہے اور نماز کے بغیر اس کا پڑھا جانا ممنوع نہیں بلکہ کار ثواب اور باعث برکت ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے نیک بندے درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں کیونکہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :۔

اِنَّ اللّٰہَ وَملٰئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین امنوا

صلو علیہ وسلموا تسلیما ہ (احزاب ع ۷ پ ۲۲)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ پس اے مومنو تم بھی اس پاک نبیؐ پر ہمیشہ درود بھیجتے رہا کرو اور ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

اس سلسلہ میں گورونانک جی کا یہ ارشاد بھی سکھ کتب میں موجود ہے کہ :۔

ص۔ صلاحت محمدی مکھ ہی آکھو نت

خاصہ بندہ سجیا سر متراں ہو مت (جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۱۳۴)

ایک سکھ وِدوان نے صلاحت کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ :۔

"صلاحت۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل کیلئے خدا سے برکت طلب کرنا" (پنج دریا فروری ۱۹۴۲ء)

یہ حقیقت ہے کہ درود شریف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کی تمام آل کے لئے برکتیں اور رحمتیں ہی طلب کی جاتی ہیں۔ اور درود شریف یہ ہے کہ :۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اسلامی کتب میں درود شریف پڑھنے کے بہت فائدے بیان کئے گئے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ گورونانک جی بھی اس بارہ میں یہی نظریہ رکھتے تھے

گورو نانک جی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابہ رضؓ

گورو نانک جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر خیر بھی کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

سن پیغمبر مصطفےٰ تس دے چاروں یار
عمر خطابؓ ابوبکرؓ عثمانؓ علیؓ وچار
چاروں یار مسلمیں چار مصلے کین
پنجواں نبی رسولؐ ہے جن ثابت کیتا دین

(جنم ساکھی بھائی بالا ۱۹۶)

یعنی گورو جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چار خاص اور جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدح بیان کرتے ہوئے یہ بات خاص طور پر بیان کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین کی تکمیل ہوگئی ہے اور ایک اکمل دین دنیا میں ظاہر ہوا ہے۔ اور گویا کہ یہ پنج تن پاک ہیں۔

قرآن شریف میں اس بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (مائدہ ع پ)

ایک اور مقام پر گورو جی نے حضور کے چاروں جلیل القدر صحابہ سے متعلق یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ :-

"خدا تعالےٰ کا نور چاروں یاروں میں بھی ہے اور حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی یکساں ہے۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ قلمی ورق ۱۷۸)

گورو جی نے حضرت علی کو خدا تعالےٰ کا شیر بھی بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۸۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے متعلق گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

مرتضےٰ علی شیر خدائی   خالق تاں کو دئی عطائی

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۶)

ایک اور مقام پر آپ کا ارشاد ہے کہ:۔

بیٹھا تخت پیغمبری شیر علیؓ سردار
بھائی کہے رسولؐ دا ساتھ جوائی یار
علیؓ کیتا سفر جب رہے حسنؓ حسینؓ
دعویٰ کر کے تخت دا لگے یزیدی لین
حسنؓ حسینؓ مار کے یزید ہوا پاتشاہ
مروان ہویا وزیر پاس جو خاصہ یار کہائے

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۰۳)

گورو جی نے اپنے کلام میں پنج تن پاک کا ذکر خیر بھی کیا ہے۔

دل میں طالب تیرتھ کیا دل میں محمدؐ جانا
دل میں حسنؓ حسینؓ فاطمہؓ دل میں ہے مولیٰنا
دل میں مہر محبت کعبہ دل میں گورستانی
حق حلال ودے دل بھیتر کھاہ پچھان پچھانی
دل میں گیان کتھا اور پوجا دل میں رب رسولؐ
نانک کھوجی دل میں کھوجے تاں درگاہ پوے قبول (جنم ساکھی بھائی بالا ص۵۳۶)

گویا کہ گورو جی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسنؓ حسینؓ اور فاطمۃ الزھرؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بس رہے ہیں۔ اور میرے دل میں کعبہ کی محبت بھی بس رہی ہے اور میرے دل میں رب اور رسول بھی بس رہا ہے۔ جو ایسے دل کو ٹٹولے وہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں قبول ہو جاتا ہے۔

اِسُلام کا پانچواں عقیدہ!

یوم آخرت یا قیامت پر ایمان

اِسلام کا پانچواں بُنیادی عقیدہ یوم آخرت یا قیامت پر ایمان ہے۔ اِسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ایک دن ایسا آئیگا جب کہ زمین اور آسمان اور چاند سورج اور لاکھوں ستارے سب فنا ہو جائیں گے۔ اور صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی باقی رہے گی چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام ٥ (سورۃ رحمٰن ع ۳ پ ۲۷)

کل شیء ھالک الا وجھہ (سورۃ قصص ع ۹ پ ۲۰)

یعنی:۔ اس عالم کائنات کی ہر ایک چھوٹی بڑی چیز فانی ہے۔ صرف اور صرف خدائے واحد اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہی غیر فانی اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔

ایک سِکھ وِدوان نے اس اسلامی عقیدہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

" اسلام میں بھی ایک بنیادی خیال ہے کہ دنیا کا ایک یوم آخر ہے۔ جسے وہ روز قیامت یا حشر کہتے ہیں۔ تمام دنیا فنا ہونے کے بعد ایک میدان میں اللہ تعالےٰ کے حضور تمام بنی نوعِ انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اور اپنے اعمال کے مطابق سزا و جزا کو بھگتنا ہوگا۔" (جیون کرنال ص ۲۲)

گورونانک جی اور قیامت

گورونانک جی کے کلام سے یہ واضح ہے کہ آپ اس اسلامی نظریہ کے بھی قائل تھے اور قیامت کو تسلیم کرتے تھے گوروجی کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ یہ عالم کائنات فانی ہے اور ایک وقت ایسا بھی مقدر ہے جبکہ دُنیا اور دنیا کی ہر ایک چیز خواہ وہ چھوٹی ہے یا بڑی فنا ہو جائے گا۔ یہ چاند۔ سورج اور لاکھوں ٹمٹماتے ستارے بھی مٹ جائیں گے اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات باقی رہے گی اور وہ وحدت کا دور ہوگا۔ جبکہ اللّٰہ احد حقیقی معنوں اور حقیقی رنگ میں جلوہ گر ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

اللّٰہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم
سب دنی آون جاونی مقام ایک رحیم
مقام تس نوں آکھیئے جس سس نہ ہووی لیکھ

اسمان دھرتی چلسی مقام اوہی ایک
دن رو چلے نس سس چلے تار کا لکھ پلوئے
مقام اوہی ایک ہے نالکا سچ بگوئے (سری راگ محلا ۱)

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس شبد سے متعلق یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ :۔

"دن اور سورج فنا ہو جائیں گے۔ رات اور چاند بھی ختم ہو جائیں گے اور لاکھوں ستارے بھی مٹ جائیں گے، بس صرف خدائے واحد ہی باقی رہے گا۔" (شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ۶۳)

ایک اور مقام پہ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

ان پون تھر نہ کوئی ‏ ‏ ایک تو ہی ایک تو ہی

(وار ماجھ سلوک محلہ ا ص ۱۴۲)

گوروجی کے اس شبد میں بھی یہی مذکور ہے کہ سورج اور چاند اور ساتوں دیپ بلکہ ہوا وغیرہ کوئی چیز بھی غیرفانی نہیں ہے سب کے ساتھ فنا لگی ہوئی ہے۔ صرف خدائے واحد ہی غیرفانی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں قیامت سے متعلق گوروجی کا یہ ارشاد درج ہے کہ:۔

اسرافیل۔ فرشتہ جد پھوکسی قرنائے

زمین آسمان ایوں اڈسن پلیچا پنجے کپا ہے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۹)

یعنی جب قیامت ہوگی تو اسرافیل فرشتہ صور پھونکے گا اور اس کی آواز سے تمام زمین اور آسمان تباہ ہو جائیں گے۔

ایک اور مقام پہ گوروجی نے قیامت کے ذکر میں فرمایا ہے کہ:۔

چھڈو سب نعمتیں قیامت نوں کر یاد

جبہ اڈسی نہ ہوئی جیوں جہ پلیلئے صداد

کھاد ابیتیا نکلے جیوں تل گھانی تیل

ذرس کس کھادھے بہہ گھنٹے سنگ کونسگے میل (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۲)

یعنی:۔

جس دے مرگ نصیب ہے۔ قیامت تس دے بھائے

اسرائیل فرشتہ جد پھوکےسی قرنائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶۲)

گوروجی نے قیامت سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

روز قیامت ڈیہڑے تخت بہے گا الحق

حقو ہی گھر رب دے سرگ نہیں ان حق

آخر وقت جہان نول رب لیگ اٹھائے
کرگ پتا دس حق دا حضوری بلائے۔
دیکھنگ دفتر کھول کے جیوں عمل کمائے
جنہاں مرشد سنگ ایمان راس جوں نہیں پائے
بہشت تنہاں دے بھائیے ہے درگاہ پہنائے۔
جنہاں امر نہ منیا خصم دا سو دوزخ پائے
اوہ ٹلاون مہاں دکھی بہہ لین سزائے
دالی کوئے نہ تنہاں جو لے چھڈلئے
(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۲۴)

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:

واذ نفخ فی الصور نفخة واحدة وحملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدة
فیومئذ وقعت الواقعة وانشقت السماء فھی یومئذٍ واھیة۔ (سورہ الحاقہ ع۱ پ۲۹)

یعنی۔ جب ایک بار صور زور سے پھونکا جائے گا۔ زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے
یعنی اس دن مقررہ واقعہ ظاہر ہو جائے گا۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور بالکل بودا نظر آئے گا۔

حساب کتاب

قیامت کے ساتھ ہی اسلام کا یہ بھی نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا اور اس کے مطابق ہی اس سے معاملہ کرے گا۔ جیسا کہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:

ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم (سورۃ الغاشیۃ ع۱ پ۳۰)

مالک یوم الدین (فاتحہ)

یعنی ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اپنے رب العزت کے حضور پیش ہو گا اور وہ رب العزت جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔

گورو نانک جی نے اس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ:-

نانک آکھے رے مناں سینئے سکھ سہی
لیکھا رب منگیسیا بیٹھا کڈھ وہی
طلباں پوسن عاقیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل فریشتہ ہوسی آئے تہی
آون جان نہ سوجھئی بھیڑی گلی پھہی
کوڑ نکھٹے نانکا اوڑک سچ رہی

(وار رام کلی سلوک محلہ ا صـ۹۵۳)

گورو نانک جی نے اپنے اس شبد میں یہ بات بالصراحت بیان کی ہے کہ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ اور ہر ایک کو اس کے مطابق سزا جزا دی جائے گی۔ جن کے نیک اعمال کم ہوں گے اور بد اعمال زیادہ انہیں سزا دی جائے گی۔ آخر جیت حق کی ہوگی اور باطل شکست کھائے گا۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ:-

باقی والا طلبیئے سر مارے جندار جیو
لیکھا منگے دیوتا پچھے کر بیچار جیو
سچے کی ہو اُبرے بخشے بخشنہار جیو (سوہی محلہ ا صـ۷۵۱)

گورو جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:-

سبھناں کا در لیکھا ہوئے کرنی باجھوں ترے نہ کوئی

(وار رام کلی سلوک محلہ ا صـ۹۵۲)

گوروجی نے اپنے بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

مے ہیبت تت دن کی جس دن عدل کرے

باب اساڈے رکن دین کیہا حکم کرے[۱] (دہم ساکھی ولایت والی ص۲۴۹)

یعنی:۔ ہمیں اس دن کا بہت ہی خوف ہے۔ جس دن کہ اللہ تعالےٰ لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ اور عدل کا معاملہ کرے گا۔ اے رکن دین پتہ نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ اس دن ہمارے حق میں کیا فیصلہ دے۔

گوروجی نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

روز قیامت دنس کو پوسی ہول کلوان

تت دن پربت اڈسن پنبے جویں کپاہ

قاضی، ہور نہ بہسی او بہسی آپ اللہ

حقو ہی سب نبھسی لو ہے بالی درگاہ

طلیاں پوسن عاقباں کیتے جنہاں گناہ

دوزخ بندھ چلائیے گل طبق منہ سیاہ

عملاں والے تت دن ہوسن بے پرواہ

سیئی چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ (ولایت والی جنم ساکھی ص۲۵۰)

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر تو حساب کتاب سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

لیکھے کتہوں نہ چھوٹیے کھن کھن بھولن ہار

بخشنہار بخش لے نانک پار اتار (گوڑی محلہ ۵ ص۲۶۱)

یعنی:۔ اے خدا تو نے اگر ہم سے حساب لیا تو ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ ہم سے تو قدم قدم پر غلطیاں ہوتی ہیں اس لئے اپنے فضل سے ہمیں بغیر حساب کے ہی بخش دیجیو

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۰۰ پر)

یعنی :- قیامت کے دن بہت شور وغل ہوگا۔ اس دن پہاڑ روئی کی مانند اڑائے جائیں گے۔ اس دن میزان عدل اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا۔ اور حق فیصلے دے گا۔ جن لوگوں نے گناہوں میں زندگیاں گزاری ہوں گی انہیں بہت سزا دی جائے گی۔ ان کا مونہہ سیاہ کر کے انہیں دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔ اس دن نیک اعمال بجالانے والے بے پرواہ ہوں گے اور نجات ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں ہوں گے۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس دن انسان کے اپنے اعضاء بھی اس کے خلاف شہادت دیں گے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

لیکھا منگن چترگپت جو چھپ کمائے دھوڑ
ناساں لوئن مکرے توبہ کرن پکار

دیون کن اگاہیاں اندھ روح بکار
آلت جبھوا مکرے چکھ چکھ ساد بکار
ہتھاں پیراں چاکری حکم کماون کار
پنج حواس بخیل سنگ توبہ کرن پکار
اسیں بندے حکم دے حکم کماون کار

(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۴)

اسباره میں قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ :-

الیوم نختم علیٰ افواھھم وتکلمنا ایدیھم
وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون (یٰس ع ۴)

یعنی - اس دن لوگوں کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے خلاف شہادت دیں گے۔

گورو جی نے حساب کتاب کے سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھا سکے گا اور ایک انسان نے جس عضو سے کوئی گناہ کیا ہوگا اس کی سزا دوسرے عضو کو نہیں دی جائے گی۔ بلکہ وہی عضو پائے گا۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

کل جگ سچ نیاؤں ہے جو دگاڑے پاوے سوئے
ہو رس کسے نہ ماریئے بھاویں کوئی ہوئے
جیہڑا انگ گناہ کرے تس انگ ملے سزائے
وچ کتاباں لکھیا آکھیا پاک خدائے

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۰۸)

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

اپکھ کرے سو اپکھ پائے
کوئی نہ پکڑیئے کسے تھائے[1] (آسا محلہ ۵ ص۴۰۶)

یعنی " جو کوئی اس ہاتھ سے کرتا ہے وہ اسی ہاتھ سے سزا پا لیتا ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کی جگہ پکڑا نہیں جاتا۔ ہر شخص اپنے کئے کی سزا پاتا ہے یہ نہیں کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ " (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۴۰۶)

---

[1] بھائی ویر سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب کے اس قول کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے :-

" جو ہاتھ کرے وہی ہاتھ بھرے یہ اخلاقی نصب العین کتنا اعلیٰ ہے۔ بڑے ست گورو نے سچا عدل بیان کیا ہے ... گورو نانک نے عقیدے کو مانا ہے لیکن ... کسی کے گناہ کا بدلہ اس کی بے گناہ اولاد سے نہیں مانا اسی طرح کسی کے گناہوں کی بجائے دوسرے کا سزا پا کر کسی کا کنارے لگنا بھی تسلیم نہیں کیا۔ " (گورو نانک چمتکار ص۳۷۸)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورونانک جی کسی کفارہ وغیرہ کے قائل نہ تھے اور نہ یہ تسلیم کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ اٹھا سکے گا۔ بلکہ ہر شخص نے اپنا بوجھ خود اٹھانا ہو گا۔ اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے بدلہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔ جس نے جو ظلم یا زیادتی کی ہو گی اس کی سزا اسی کو ملے گی۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :۔

والوزن یومئذ ن الحق فمن ثقلت موازینه

فاوالئك هـم المفلحون ۰ ومن خفت

موازینه فاوالئك الـذین خسروانفسهم

بما کانوا بآیتنا یظلمون۔ (اعراف ع ۱ پ ۸)

یعنی۔ اس دن جن کے اعمال کا وزن ٹھیک ہو گا۔ وہی کامیاب ہوں گے۔ اور جن کا وزن ہلکا ہو گا وہ خسارے میں رہیں گے۔ کیونکہ وہ اس کی آیات پر ظلم کرتے تھے

گورونانک جی نے ایک انسان کا اپنے کئے کی سزا پانا بالکل واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ

جو بیجے سو اگوے کھاندا جانے جیؤ (وار سارنگ سلوک محلہ ا صفحہ ۱۲۴۳)

یعنی :۔

جو میں کیا سو میں پایا دوس نہ دیجے اور جنا (آسا محلہ ا صفحہ ۴۳۳)

گوروجی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دنیا کی رشتہ داریاں انسان کے کسی بھی کام نہیں آ سکتیں جو لوگ خدا تعالے کی پناہ میں آجاتے ہیں وہ کبھی بھی تنگ نہیں ہوتے جیسا کہ گوروجی نے فرمایا ہے کہ :۔

جیتے یار مجلتی کھاڻ پیڻ دے مِت

موآ دیکھین روح نوں پھیر نہ لائن چیت

ملدے آئے محبتی دام کام کے یار

بھائی سکے پر سیتی دھائے بھتیج ہزار

ماں پیو نانے نانیاں چاچے تائے مت

مامے تنے مامانیاں پھوپھی پھوپھڑ نت

دادی دادے دیورے جٹھان دانیاں چار

انت نہ ساتھی کو اینہاں بھجن ہوئے بیچار

کڑم دھڑم بہہ بھائیاں بہہ بہہ کرن بیچار
کچے ساک کو سنگڑی پل لہن نہ سار

دنیا دیکھ کو سنگ سب بھیٹو بہا ول بیر
جنہاں پناہ خدائے دی کدے نہ ہوئے ظہیر

(جنم ساکھی بھائی بالا ۱۹۶)

گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-
ایہہ جگ میت نہ دیکھیو کوئی
سگل جگت اپنے سکھ لاگیو دکھ میں سنگ نہ ہوئی

دارا میت پوت سمبندھی سگرے دھن سیو لاگے
جب ہی نر دھن دیکھیو نر کو سنگ چھاڈ سب بھاگے

(سورٹھ محلہ ۹ صہ ۶۳۳)

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-
"گلیں تاں نینہہ ناہیں ہوندا ۔ اتے خدائے بھی ریجھدا ناہیں ۔
جچر خدائے دی بندگی وچ مقید نہ ہوئیے تچر چھٹنا مشکل ہے اتے
خلقت کی دوستی کم ناہیں ۔ آنودی خلقت پیارلے تو اسے دی پار ہے ۔ جچر

کھاوے تجر متر اتے جے ناں کھاوے تاں دشمن ایسا ردیا خلق کا
ہے کی اپنے کی پرائے سب سکھ دے یار ہین دکھ دا متر کوئی نہیں
سنسار دی دوستی ات کر نہیں آنودی سنسار نالوں خدائے
دی دوستی بھلی ہے۔"
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۲)

یعنی :-

" بابا بولیا جو خدائے ول لگے ہین اتے خدائے دی بندگی کرن
لگے ہین تن کا سب کم خدائے راس کردا ہے ۔ ار خدائے دی مہر
ادس پر ہوندی ہے ۔" (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۳)

پل صراط

گورونانک جی نے اپنے کلام میں پل صراط کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

سنو کتیں پر صلات دا لوں نکی کہائے
کھنڈے نالوں تر کھڑی اگ لوہے جیوں تپتائے

تلے ندی خوں رت دی او تھے لیت ترائے
سر پ اٹھو ہیں وچ پھریں جو کٹ کٹ پاپیاں کھائے

کٹ اتارے پر صلات (پل صراط) بہہ گوکے کرے کہائے
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۸)

یعنی :-

نیکی بدی ویچاریے ملک الموت حضور
کٹ اتارے پر صلات جل بل ہوون دھور

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۸)

گورو گرنتھ صاحب میں بھی پل صراط کا ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ

پر صلات کا پلنتھ دوہیلا سنگ نہ ساتھی گون اکیلا (رسوہی ویداس ص۱۲۳)

یعنی :- والوں نکی پر صلات کنّی نہ سنیائے (سلوک فرید ص۱۳۷۷)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں پل صراط سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

" پل صراط دوزخ کی آگ پر بنا ہوُا بالوں سے باریک پل
جس پر سے ہر شخص کا گزر ہوگا۔"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۹۳)

ایک سکھ وِدوان پروفیسر شری ایم ایس سی بیان کرتے ہیں کہ :-

" موت کے بعد اسلامی خیالات گوربانی میں موجود ہیں ... خواہ کچھ
ہی ہو گوربانی میں ان خیالات کا ہمدردانہ اشتراک پایا جاتا ہے۔" (گورمت درشن ص۱۲۳)

گوروجی نے خدا تعالےٰ کی راہ پر چلنا اور اس کے احکامات بجالانا بھی روحانی
پل صراط سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

آکھے نانک شاہ سچ سنو بہاود پیر
راہ خدا کی حق ہے کردا بہت بھیر

والوں نکی آکھیئے کھنیوں تکھی دھار
اِن کولوں باریک ہے کیونکر جائیے پار
ایہہ من ہاتھی ہوئے رہیا خودی تکبر نال
کیونکر لنگھا ئیٹے پیر جی اوٹھ بھرے سنگ مال
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۹)

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں مرقوم ہے کہ:۔

واٹ ہماری کھری اڈینی کھنیوں تکھی بہت پٹینی
اوس اوپر ہے مارگ میرا شیخ فریدا پنتھ سمادسویرا
(سوہی فرید ص۷۹۴)

یعنی:۔" ہماری سڑک بہت اداس کرنے والی ہے تلوار سے تیز اور تنگ ہے ۔اس پر میرا راستہ ہے۔ پل صراط کا ذکر کر رہے ہیں ۔اے فرید علی الصبح ہی راستہ کی تیاری کرو۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۷۹۴)

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر خدا کے نیک بندوں کے راستہ کے بارہ میں یہ بیان گیا گیا ہے کہ:۔

"کھنیوں تکھی والوں نکی ایت مارگ جانا" (رام کلی محلہ ۳ ص۹۱۸)

بہشت اور دوزخ

گورو نانک جی نے قیامت اور حساب کتاب اور پل صراط وغیرہ کا بیان کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نیک لوگوں کو بہشت میں داخل کرے گا اور بدکار اور بدکردار لوگوں کو دوزخ میں دھکیل دے گا۔ جہاں وہ بہت

ہی خوفناک دُکھ اٹھائیں گے اور ان کی کوئی چیخ اور پکار سُنی نہیں جائے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

راہ دسائے او تھے کو جائے۔ کرنی باجھوں بہشت نہ پائے

(وار رام کلی سلوک محلہ ۱ ص ۹۵۲)

یعنی:-

گلّیں بہشت نہ جائیے چھوٹے سچ کمائے

(وار ماجھ سلوک محلہ ۱ ص ۹۵۲)

حوریں

گورو نانک جی نے بہشت کے ذکر میں یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہاں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بہشتیوں کو حوریں بھی ملیں گی۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

گاویہہ موہنیاں من موہن سرگاں مچھ پیالے (جپ جی ص۵)

گاون تدھ نوں موہنیاں من موہن سرگاں مچھ پیالے

(آسا محلہ ۱ ص ۹ (نسخہ ۳۴۷))

مشہور سکھ بزرگ بھائی منی سنگھ جی نے اس کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"موہنیاں والیاں ہن۔ سو سورگ اتے پتال دے مات لوک وچ اس نوں گاوڑ ندیاں ہن۔ (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۷۶)

گورو گرنتھ صاحب کے ترجمہ میں گورو جی کے اس ارشاد کے یہ معنے درج ہیں کہ

"حوران بہشتی بھی تیری ہی حمد کرتی ہیں"۔ (دستور المعاد ص۱۱)

بھائی گنھا سنگھ کپور تھلوی نے گورو نانک جی کے اس قول پر یہ نوٹ دیا ہے کہ:-

"جن لوگوں کا اعتراض قرآن شریف کی حور و غلمان پر ہے۔ وہ گورو صاحب کے اس شمار سے سبق حاصل کریں کیونکہ

وہ فرماتے ہیں کہ بہشت کی حوروں کے علاوہ اس دنیا میں اور پتال میں بھی حوریں ہیں جو رمعبنی موٹی آنکھ والی کے ہیں۔

(دریائے وحدت ص ۷)

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرت سر کی طرف سے شائع شدہ ترجمہ گورو گرنتھ صاحب میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

"موہ لین والیاں پریاں جو بہشت باس لوک اتے پاتال اندر دل نوں چھل لیندیاں ہن۔ تینوں گاؤندیاں ہن" (گورو گرنتھ صاحب مترجم ص)

گورو گرنتھ صاحب میں بہشت کے ذکر میں حوروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

بہشت پیر لفظ کمائے اندازہ حور نور مسک خدایا بندگی اللہ اعلیٰ حجرا

(مارو محلہ ۵ ص ۱۰۸۴)

یعنی۔ مرشد کامل کی پیروی اور فرمانبرداری کرنے سے انسان کو وہ بہشت ملتا ہے جہاں پر کہ حوریں خدا تعالےٰ کا نور اور مشک حاصل ہوتی ہے اور وہاں بہشتی لوگ اعلےٰ حجروں میں اپنے رب العزت کی حمد اور ذکر الٰہی کرتے ہیں۔

قرآن شریف میں بہشتیوں کے ذکر میں یہ کہا گیا ہے کہ:-

حور مقصورات فی الخیام۔ نورہم یسعیٰ بین ایدیھم...

ختمہ مسک۔ ... ان الحمد للہ رب العلمین

گوروجی کا یہ ارشاد سکھ کتب میں موجود ہے کہ:-

امر حیاتی بہشت وچ پاس سچ اللہ

سیئ چھٹے نانک مرشد جہناں پناہ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۹)

اس تعلق میں گوروجی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ:-

یعنی :-

عملاں پچھے ملے ہے دوزخ بہشت وچار
(تواریخ گورو خالصہ صـ۳۰۷)

ایک اور مقام پر گورو جی کا ارشاد ہے کہ :-
جنہاں ایمان سلامتی بلسی بہشت تناں
عملاں پچھے دیوسی دوزخ بہشت خدائے (تواریخ گورو خالصہ صـ۲۹۸)

قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :-

اِنَّ الذین امنوا وعملوا الصلحت واخبتوا الی ربہم
اولٰئك اصحب الجنة ھم فیھا خالدون۔ (ھود ع ۲ پ ۱۲)

یعنی بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیکیاں کیں اور انکساری اختیار کی ان لوگوں کو جنت کا وارث بنایا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

گورو جی نے دوزخ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ یہ گناہ گناروں اور بدکرداروں کا ٹھکانہ ہے۔ یعنی جن لوگوں نے اپنی زندگی بدکاریوں اور بدچلنیوں میں بسر کی ہوگی۔ خدا تعالےٰ انہیں دوزخ میں گرائے گا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

کپڑ روپ سوہاونا چھڈ دنیا اندر جاونا
مندا چنگا آپنا آپے ہی کیتا پاونا
حکم کئے من بھانودے راہ بھیڑے اگے جاونا
ننگا دوزخ چالیا تاں دسے کھرا ڈراونا
کر اوگن پچھوتاونا (وار آسا محلہ ا صـ۲۷)

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

اونھے سچو ہی سچ نبڑے چن وکھ کڈھے جمالیا
تھاوں نہ پائن کوڑ یار منہ کالے دوزخ چالیا

(وار آسا سلوک محلہ ۱ صـ۴۶۳)

گورو جی نے خونِ ناحق کی سزا بھی دوزخ ہی بیان کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

مارت ہیں جو آدمی بناں گناہ کرال
پینیدے دوزخ ہا ویئے جیبتے دیہی دال

(تواریخ گورو خالصہ صـ۴۴۲)

گورو جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

دوئی دل پر خلق خدائی
کھس کھس لیندا دست پرائی
عزرائیل تنے پھٹر مارے دوزخ دے وچ پائے ہو

(تواریخ گورو خالصہ صـ۲۴ دبر تکھہ درشن صـ۱۳۷)

گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ

آتش دوزخ ہاویئے پایا تنہاں نصیب
بہشت حلالی کھا دنا کیتا جنہاں پلیت

(جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۴۳)

گورو جی نے دوزخ سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

دائم سچ سلامتی جھوٹھ نہ رہسی مول !
جو کرن عبادت رب دی پر درگاہ پوے قبول
اگے ناؤں نہ ذات ہے عملاں او پر نبیڑ
عملاں باجھوں مومنوں پوسی دوزخ جھیر !

(جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۲۰)

گورو جی کے اس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ بغیر اعمال صالحہ کے کوئی بھی شخص دوزخ جانے سے بچ نہیں سکتا۔

اس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :۔

" جنہوں نے عمل نا ہیں کیتا تنہوں کے ھڈ دوزخ ماویئے اندر پیئے سڑدے ہن اور توبہ توبہ کردے ہن اور قبول کائی نہیں پوندی " (جنم ساکھی بھائی بالا صـ ۱۳۸)

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :۔

والذین کفروا وکذبوا بایٰتنا اولٰئک اصحاب النار هم فیها خالدون ٥ ... والذین امنوا و عملوا الصلحت اولٰئک اصحب الجنة هم فیها خالدون ٥ ... وماهم منها بمخرجین ٥

دوزخیوں کو حیوانوں کی شکلیں

گورو جی نانک جی نے دوزخیوں کے ذکر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ انہیں مختلف جانوروں کی شکلوں میں دوزخ میں گرایا جائے گا۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :۔

سنو امام کریم دین نانک کہے فقیر
حق بے گانہ جو رکھن سو ہوسن بہت ظہیر

ادے پڑسن جون چوپایاں نک تناں دے ڈور
لینا دینا نہ چھوٹے لدلد لیسن بور!

دینڈے بہت سزائے کو لینڈ گے سبھے حساب
جنہاں ظلم کمایا دنی وچ تنہاں قیامت ایہہ عذاب

باندر رچھ اوتار دھر قلندر دین سزائے
گھر گھر پھر سن نچدے کیتا پاسن آئے

در در دیسن منگتے جو کھاں بےگانہ مال
نانک کہے کریم دین برا تنہاں دا حال

پھٹ ادیہا کھایا دینا پوے جو پھیر
دینا لینا نہ چھوٹے سبھے سزائیں ڈھیر

ہاتھی گھوڑے اوٹھ خر بھینسے بیل اوتار
جنہاں دے سر ظلم ہے پھر پھریسن مار

ہر پرندے جانور بھاسن پھاہی آئے
اپنے ہارے چھڈ ہی لیسن ماس دکائے

جیسا کوئی بیجئے لونے سو تیا سوئے
قیامت ہی کہ دوس ہی سبھے نبیڑا ہوئے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶۸)

اس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :۔

جیہے عمل کمائین پھر قیامت پاوے دیہہ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶۹)

یعنی

سنو امام کریم دین نانک کہے فقیر
حق بگانڑا جو کھسن مرسن ہوئے ظہیر
نندک چور لوادھے منتر دھوہی جوئے
بندر رچھ قلندری بیل گدھائے ہوئے

جیوندے دکھ سہار دے مَر دوزخ میں جائے
لینا دینا رُوح نے روح نہ مرے کدا ئے[1]

(تواریخ گورو خالصہ ص۲۷۶)

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :۔

اگے جات روپ نہ جائے ۔ تیہا ہووے جیہے کرم کمائے

(آسا محلہ ۳ ص۳۶۳)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

دیہی جات اگے نہ جائے ۔ جتھے لیکھا منگیئے تتھے چھوٹے سچ کمائے

(ماجھ محلہ ۲ ص۱۲)

یعنی :۔

جسم (سریر) اور ذات آگے نہیں جائے گی۔ جسم اور ذات کے گھمنڈ کی آگے کوئی وقعت نہیں ہے یہ تو مرنے کے بعد یہاں ہی رہ جائیں گے۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۱۲)

گورو نانک جی کا اپنا ہی ارشاد ہے کہ :۔

اگے ذات نہ زور ہے اگے جیو نویں
جن کی لیکھے پت پوے چنگے سیئی کے

(وار آسا سلوک محلہ ا ص۴۶۹)

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ گناہ گاروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مختلف جانوروں کی شکلوں میں دوزخ میں گرائے گا۔ اور وہاں وہ بہت دکھ اٹھائیں گے اسپارہ میں گورو گرنتھ صاحب کا ارشاد ہے کہ :۔

---

[1] "نرکاں وچ تے کیول روحاں ہوندیاں ہن"
(رسالہ سنت سپاہی امرتسر جولائی ۱۹۵۵ء)

جو نندہ کرے ست گور پورے کی سوادکھا جگ میں ہویا
نرک گھور دُکھ کھوہ ہے اوتھے پکڑ اوہ ڈھویا
کوک پکار کو نہ سنے اوہ ادکھا ہوئے ہوئے رویا
اون ہلت پلت سب گوا یا لاہا مول سب کھویا
اوہ تیلی سندا بلد کرنت بھلکے اٹھ پربھ جویا
(وار گوڑی سلوک محلہ ۴ صفحہ ۳۰۷)

گورو گرنتھ صاحب میں دوزخ بہشت کا ذکر

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر دوزخ اور بہشت کا ذکر کیا گیا ہے اور بد کرداروں کا دوزخ میں اور نیکوکاروں کا بہشت میں جانا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

۱- اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول !
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول[۴] (وار گوڑی سلوک محلہ ۵ صفحہ ۳۲۰)

۲ جے کر گھہے پیارڑے تدھ نہ چھوڈاں مول
ہر چھوڈن سے دُر جناں پڑیں دوزخ کے سول (وار گوڑی سلوک محلہ ۵ صفحہ ۳۲۲)

۳- آپ جانئے اور کو جانے تب ہوئے بہشت نزیکی (آسا کبیر صفحہ ۴۸)

۴- پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھرا (مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴)

۵- مال لیوں تو دوزخ جاؤں
دین چھوڑ دنیا کو بھروں (بھیروں نام دیو صفحہ ۱۱۶۶)

۶- داس کبیر تیری پناہ سمانا
بہشت نزیک راکھ رحمانا (بھیروں کبیر صفحہ ۱۱۶۱)

۱۲- ہرسوں مہیرا چھاڈکے گرے آن کی آس
تے نر دوزخ جائیں گے پچ بھاکھے روداس (سلوک کبیر ۱۳۵)

سکھ کتب میں سود خوروں کا ٹھکانا بھی دوزخ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"گوروجی نے کتھن کیتا کہ بیاج لینے والے جو ہیں[1] ان کی قبریں جلتی ہیں۔" (بچہ مکت ص۶۴)

---

[1] یاد رہے کہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سود خوری سکھ مذہب کی رُد سے جائز نہیں ہے۔ چنانچہ ایک سکھ رسالے نے ایک مرتبہ یہ شائع کیا تھا کہ :-

سوال :- سود جائز ہے کہ ناجائز ؟ اگر جائز ہے تو کتنا ؟

جواب :- سود کسی بھی شکل میں جائز نہیں۔ جب گھال کھائے کچھ ہتھوں دے نانک راہ پچھانے سے کا حکم ہے تو سود کہیں بھی جگہ حاصل نہیں کر سکتا۔"

(گورسندیش بیانگر جولائی ۱۹۶۶ء)

گورو گرنتھ صاحب نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

نت سودا سود کیجے بہہ بھانت کریا پا کے تائیں
جاں لاہا دے تاں سکھ من توٹے مر جائیں (گوڑی محلہ ۴ ص۱۶۶)

گورو گرنتھ کوش میں اس شبد کے یہ معنے بیان کئے گئے ہیں کہ :-

"کئی طرح سے بیوپار اور سود کا کام کیا جاتا ہے یعنی (۲) سودا۔ سود۔ سودا وغیرہ کئی معنے کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں سودا سود ہی محاورہ تھا۔ روپیہ کمانے کے دو ڈھنگ ہیں۔ سودا خرید و فروخت کرنے سے یا روپے کو سود پر دینے سے۔" (گورو گرنتھ کوش ص۱۹۳)

پریم سمارگ کے ص۳۸ پر بھی سود نہ لینے کی تلقین کی گئی ہے۔

۳

ارکانِ اسلام

اور

گورونانک جی

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان

اسلام نے ہر مومن مسلمان عورت مرد کے لئے پانچ بنیادی ارکان مقرر کئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ کیونکہ اُس کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ وہ پانچ بنیادی ارکان حسب ذیل ہیں :۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ

وان محمد عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء

الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان ۔ (بخاری)

یعنی۔ اسلام کی بنا۔ پانچ ارکان پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا اللہ تعالیٰ ایک ہے ہے ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان شریف میں روزے رکھنا۔ ایک اور حدیث میں مرقوم ہے کہ :۔

الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد

رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم

رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاہ (مشکوٰۃ)

یعنی :۔ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے۔

اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تجھ میں اس کی طاقت ہے۔

الغرض ان دونوں حدیثوں میں اسلام کے پانچ ارکان بیان کئے گئے ہیں۔

اسلام کا پہلا رُکن

کلمہ طیّبہ

اِسلام کا پہلا رکن کلمہ طیّبہ[1] ہے۔ اسے پڑھے بغیر کوئی شخص اسلام میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور وہ کلمہ طیبہ یہ ہے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔

چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

یقول من شھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار (مسلم)

یعنی۔

من مات وھو یعلم ان لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (مسلم)

یعنی جس شخص نے صدق دل سے کلمہ شریف پڑھ لیا ہے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

---

[1] سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے کلمہ طیبہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"کلمہ: مسلمانوں کا مول منتر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں" (مہان کوش ص ۳۲۲)

گورو نانک جی اور کلمہ طیبہ

گورونانک جی کے نزدیک کلمہ طیبہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نفع مند نہیں۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ک۔ کلمہ یاد کر نفع اور کت بات
نفس ہوائی رکن دین تس سبھوں ہونہ مات

(ولایت والی جنم ساکھی ص۲۴۶۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۲۱)

یعنی۔ اے رکن دین کلمہ طیبہ کو ہمیشہ یاد کرتے رہو۔ اس سے بڑھ کر نفع مند کوئی بات نہیں حرص و ہوا کے پیچھے پڑنے سے انسان ماند ہو جاتا ہے۔

گوروجی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ طیبہ کے ذریعہ توحید کا پرچار کیا ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ:۔

پیغمبر کلمہ آکھیا اکو اک خدائے
سبھناں اندر اک ہے گھٹ ودھ کہی نہ جائے

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۷)

گوروجی نے ایک اور مقام پر کلمہ طیبہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

پاک پڑھیوس کلمہ ہکس دا محمد نال ملائے
ہویا معشوق خدائے دا ہویا تل الہ

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۱)

گورونانک جی نے کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا نتیجہ انسان کے پچھلے گناہوں کی معافی بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اگر کوئی انسان کلمہ پڑھنے کے بعد پھر گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو ایسا شخص بہشت کا وارث نہ ہو سکے گا۔ جیسا کہ گوروجی فرماتے کہ:۔

منہ تے کلمہ آکھ کے دوئی دردرغ کمائے

اگے محمدؐ مصطفیٰ سکے نہ تنہاں چھڑائے
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۵۳)

یعنی۔ جو لوگ کلمہ پڑھنے کے بعد بھی دروغ گوئی میں مبتلا رہیں گے۔ وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے رسول کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

اس سلسلہ میں گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

دنیا دوزخ جو سڑن سو کیونکر کلمے پاک
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۳)

گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

کلمہ آکھیاں ایہہ گن ہوئے گناہوں پاک
اگے کرے گناہ پھیر بہشتوں ملے طلاق
(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۸)

گورو جی نے کلمہ طیبہ سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

کرنی کلمہ آکھ کے تاں مسلمان سدائے

(وار ماجھ سلوک محلہ ا ص۱۴۱)

گورو نانک جی کے اس ارشاد سے مسلمان کہلانے کے لئے کلمہ ضروری ثابت ہے۔ گورو جی نے کلمہ کے ساتھ ہی اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی تلقین کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بغیر اعمال کے کلمہ یا ایمان کی وہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ جو کہ ایک باغ یا باغیچہ کی پانی کے بغیر ہوتی ہے جس طرح کسی باغ یا باغیچہ کو سرسبز رکھنے کے لئے پانی کی اشد ضرورت ہے اسیطرح ایمان کی تازگی اعمال صالح سے ہی وابستہ ہے اور کلمہ پڑھنا بھی اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے کہ انسان اعمال اس کے مطابق بجا لانے کی کوشش کرے۔ بغیر اعمال صالحہ ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ مکہ معظمہ جانے والے لوگوں سے راستہ میں ایک پڑاؤ پر کلمہ پڑھایا جاتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"مکے دے راہ وچ اک جگہ آکو دی ہے۔ ار اوتھوں آسیں

جہازاں تے چڑھدے ہاں ۔ سو اوتھے جس نوں کلمہ پڑھاوندے
ہن اوس نوں جہاز چاڑھدے ہن۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۰۴)

اور بھی بعض ودوانوں نے اس طرح کلمہ پڑھا جانا بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو نانک پرکاش پورباردھ ادھیائے ۵۷ و گورونانک سودھ جودے جنم ساکھی صفحہ ۲۱۸)

الغرض سکھ کتب سے عیاں ہے کہ گوروجی کے نزدیک کلمہ طیبہ سے بڑھ کر اور کوئی بھی چیز نفع مند نہیں ہے اور جو لوگ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ ان کے سابقہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں اور جو لوگ کلمہ پڑھنے کے بعد پھر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اور ایسے لوگوں پر جنت بھی حرام ہو جائے گی۔ وہ دوزخ میں گرائے جائیں گے۔

"گورو گرنتھ کوش" میں کلمہ سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

"کلمہ مسلمانوں کا مول منتر جو اس طرح ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی کوئی نہیں ہے قابل پرستش سوائے اللہ
کے اور محمد اس کے رسول ہیں" (گورو گرنتھ کوش صفحہ ۳۶۴)

جنم ساکھی کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

"سوئی کلمے پاک جو۔ منّے رب کلام" (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۸۲)

یعنی کلمہ اسی شخص کو پاک کر سکتا ہے جو خدا تعالےٰ کے کلام پر ایمان لانے والا ہو۔

اسلام کا دوسرا رکن

نماز

اسلام کا دوسرا رکن نماز[1] ہے۔ اور یہ ہر مومن مسلمان عورت مرد کے لئے فرض ہے۔ اسلام نے دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں نماز کی ادائیگی کے بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ :۔

اقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین (روم ع پ)

یعنی۔ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو ورنہ مشرک بن جاؤ گے

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنہا عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر۔ (عنکبوت ع پ)

یعنی۔ نماز قائم کرو۔ اس سے تم ہر قسم کی برائیوں اور بدیوں سے رک جاؤ گے۔ ذکرِ الٰہی سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر نمازیوں کے اجر سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

---

[1] قرآن شریف میں عام طور پر نماز اور زکوٰۃ کا دونوں کا اکٹھا ہی ذکر کیا گیا ہے نماز کا مطلب نام جپنا اور زکوٰۃ کا مطلب دان دینا ہے۔ اور گورونانک جی نے اپنے کلام نام دان کا اکٹھا ہی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

" دسمی نام دان اشنان ۔ الہ دن مجن سچا گن گیان "
بلاول محلہ ا صفحہ ۸۲۰)

اِنَّ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت و اقاموا الصلوٰۃ

واتوا الزکوٰۃ لھم اجرھم عند ربھم ولاخوف

علیھم ولاھم یحزنون۔ (بقرہ ع ۲۸ ۔ پ ۳)

یعنی۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور نمازیں ادا کیں۔ زکوٰۃ بھی دی ان کے لئے ان کے رب العزت کی طرف سے بڑا اجر ہے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور نہ غم۔

قرآن شریف میں نماز بروقت ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے

فاقیموا الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابًا

مرقومًا (نساء ع ۱۵ پ ۵)

یعنی۔ نماز ادا کرتے رہو۔ یہ نماز مومنوں کے لئے بروقت ادا کرنا ضروری ہے

نماز سے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

الصلوٰۃ معراج المومن ۔ من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر

یعنی نماز مسلمانوں کا معراج ہے اس کے بغیر وہ کوئی روحانی ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ جو شخص عمدًا ایک نماز بھی ترک کرتا ہے وہ کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے

حضور نے ایک اور حدیث میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

ان بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ (مسلم)

یعنی ایک مومن مرد اور کافر کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی چیز نماز ہے۔ جو اسے اختیار کرلے وہ مومن جو ترک کردے کافر۔

ایک مشہور سکھ ودوان سر بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ کا بیان ہے کہ:۔

"صلوٰۃ۔ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ سنت اور احادیث کے مطابق ہر مسلمان کے لئے پانچ نمازیں روزانہ ادا کرنا ضروری ہیں"۔

(مہان کوش صفحہ ۲۰۴۳)

گورو نانک جی اور نماز

سکھ کتب اور گورو نانک جی کے کلام سے یہ بات واضح ہے کہ گورو نانک جی نماز کے پابند تھے اور اسے خدا تعالےٰ تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ جانتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

آکھن سننا پون کی باٹی ایہہ من رتا مایا
خصم کی ندو لیہہ پسند ہے جنہی کر ایک دھیایا
تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پہ چلنا مال دھن کت کو سنجیائی

(سری راگ محلہ ا ص۲۴)

گورو جی نے اپنے اس شبد میں تیہہ (تیس) اور پنج (پانچ) کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور سبھی سکھ وردان اس پر متفق ہیں کہ ان میں رمضان شریف کے روزے اور پانچ نمازیں مذکور ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش ص۲۳۶۹۔ شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۲۴۔ گورو گرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ ص۱۷ مترجم گیانی بشن سنگھ ص۱۴۷۔ سری راگ مترجم پنڈت تارا سنگھ نروتم ص۴۹ بانی پرکاش ص۲۵۔ گورو نانک درشن ص۲۴۔ گورو گرنتھ کوش ص۵۶۸ وغیرہ)

گورو نانک جی کے اس شبد کے معنے گورو گرنتھ صاحب کے اردو ترجمہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں کہ :-

"وہی لوگ سچے صاحب کے منظور نظر ہیں اور وہی اس کے مقبول ہیں جو اس وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں۔ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس نسبت سے شیطانی وساوس سے اللہ محفوظ رکھے۔ نانک صاحب فرماتے ہیں کہ ہم راہ چلتے مسافر ہیں۔ ہم ایک کام کے لئے یہاں

ٹھہر سکتے ہیں۔ ہم کو کب فرصت ہے کہ اپنے اعمال یا مال کا حساب سمجھ سکیں"۔ (گورو گرنتھ صاحب اردو ترجمہ دستور المعاد ص۲۳۰)

سوڑھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ :-

"گورونانک صاحب نے فرمایا کہ پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے سو یہ اس کے گواہ ہیں۔ یہ تیس روزے اس کے محافظ ہیں۔ پانچ وقت نماز کے ساتھ اگر ثابت قدم رہے اور تیس روزے رکھے تو اس کا مول ثابت رہے۔ تو اس کی جڑھ شیطان کاٹ نہ سکے گا۔ اگر ان پر یہ شاکر رہے گا۔ خدا تعالے کے راہ کی یہ ابتدا ہے"۔ (جنم ساکھی سری گورونانک جی ص۱۰۱)

یعنی۔ "نماز پڑھے۔ روزے رکھے اور جھوٹ پر قدم نہ مارے۔ دوسروں کا حق نہ کھائے تو یہ نماز روزہ ہیں مصالحے ہیں۔ اگر حلال میں یہ مصالحے ڈالے جائیں تو کھانا سنور جائے گا اور لذّت بھی ہوگی۔ اگر نماز روزہ کے بعد دوسروں کا حق کھائے گا تو لونگ۔ الائچیاں۔ مرچاں۔ سونڈھ۔ جاپھل۔ کیسر حرام میں ڈالا گیا۔ یہ مصالحے بڑے مسالحے بھی گئے۔ حرام کے کھانے میں اور حرام ہو گئے۔ اور کھانا بھی ضائع ہو گیا"۔ (جنم ساکھی سری گورونانک جی ص۹۵)

نماز باجماعت اور گورونانک جی

اسلام نے ہر فرض نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اسلام کے اس حکم کے پیش نظر ہر مسلمان شروع سے ہی مساجد میں نمازیں ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ گورونانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

ج۔ جماعت جمع کر پنج نماز گزار
باجھوں یاد خدائے دے ہوسیں بہت خوار

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۹۷ و جنم ساکھی چھاپہ پتھر ۱۸۷۱ روالی ص۲۴)

یعنی: ج۔ جمع کر نام دی پنج نماز گزار
باجھوں یاد خدائے دے ہوسیں بہت خوار

(تواریخ گورو خالصہ ص۹۸)

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں سچے قاضی کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:۔

سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا آدھارو
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجن ہارو

پنج وقت نماز گزارے پڑھے کتیب قرآنا
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا

(سری راگ محلہ ا ص۲۴)

گورو نانک جی نے تارک الصّلوٰۃ لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ:۔

ل۔ لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کریں
کچھ تھوڑا بہتا کھٹیا آپنا آپ ونجیں

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۳۷۔ جنم ساکھی ولائت والی ص۲۴۸)

گورو جی نماز کو ترک کر دینے والوں سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

حضرت جو فرمایا فتویٰ منجھ کتاب!
بے نمازاں تے سگ بھلے جو راتیں رہن سجاگ
دتی بانگ نہ جاگنی ستے رہن نبھاگ
سنت فرض نہ منّنی نہ منّنی امر کتاب

دوزخ اندر ساڑئین جبوں سینجیں چاڑھ کتاب

(رحنم ساکھی ولایت والی سنہ ۲۵)

یعنی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فتوے ہے کہ بے نمازی لوگوں سے کُتے بھی اچھے ہیں جو رات بھر جاگتے ہیں وہ بانگ سننے کے بعد بھی نہیں جاگتے۔ یعنی نماز سے نیند کو بہتر تصور کرتے ہیں۔ وہ نہ سنّت مانتے ہیں نہ فرض۔ نام کتاب یعنی زندہ کتاب پر ہی ان کا ایمان ہے ایسے لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں بے نمازیوں سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

فریدا بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت

کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت

اٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گزار

جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار

(سلوک فرید ۱۲-۱۳)

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"ان مندرجہ بالا شلوکوں میں فرید جی اسلامی نمازیں پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں[۱]۔ بے نمازیوں کو کُتے کہتے ہیں اور پانچ

---

[۱] اسلامی نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے لازمی ہیں اور دونوں مرتبہ پیشانی کو زمین پر رکھا جاتا ہے۔ ایک سکھ ودوان سوڈھی برج بلبھ سنگھ جی نے سکھوں کی عبادت کا طریق بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ "یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ بندنا ں دو مرتبہ بار بار زمین پر سر رکھنے کو کہتے ہیں اور یہ بندناں سوائے خدائے واحد کے کسی اور کے حضور سراسر نامناسب ہے اور خدا تعالےٰ کے حضور بندناں اسی طریق سے کرنی چاہیئے۔" (پرتکھ درشن صہ ۲ دیباچہ)

نمازیں ادا کرنا لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور نہ پڑھنے والوں کا
سر ہنڈیا کے نیچے جلانے کی سزا تجویز کرتے ہیں۔"

(ست گور بناں ہور کچی ہے بانی ۱۱۵۵)

سکھ کتب سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی خود بھی نماز کے پابند تھے اور وضو
کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں جنم ساکھی بھائی بالا میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

"بابا اُٹھ کھڑا ہویا اور اٹھ کر وضو کرنے لگا اتے قبلے ول کھڑا ہویا"

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۳۲)

ایک سکھ ودوان نے گورو نانک صاحب کا نماز پڑھنا مندرجہ ذیل الفاظ
میں ایبان کیا ہے کہ :۔

"ست گورو نانک دیو جی نے ل بھرموں سے نکالنے کے لئے
جنم لیا ... ... آپ مکہ۔ مدینہ۔ مصر۔ چین اور کابل بھی
گئے۔ اور مسلمانوں سے مل کر نمازیں پڑھ کر صرف سچائی" کا پرچار
کیا "

(اکالی ۲۹ دسمبر ۱۹۳۸ء)

تاریخ میں مرقوم ہے کہ جب گورو نانک جی نے کرتارپور میں اپنے رہنے کے
لئے مکان تعمیر کروایا۔ تو اہل اسلام کے طریق پر اس کے ساتھ ملحقہ مسجد بھی بنوائی
اور اس مسجد میں امام الصلوٰۃ بھی مقرر کیا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

"سبب کشیدگی و باعث مخاصمہ اہل اسلام ایں بود کہ
بابا مشار الیہ متصل مکان مسکونہ مسجد بنا کردہ و امام برائے
مسجد مقرر نمود۔ و چوں مسلمانان برائے نماز مشغول می
شود۔"

(عبرت نامہ ص۱۴۱)

سلطان پور کا واقعہ

بعض لوگ سلطان پور میں پیش آمدہ واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گوروجی اسلامی نماز کے قائل نہ تھے۔ اگر سلطان پور کے واقعہ کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ گوروجی کو ریاکاری پسند نہ تھی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ریاکاری کا نت نیم اور اکھنڈ پاٹھ بھی رد کیا جائے گا[۱]

[۵] ایک سکھ ودوان بیان کرتے ہیں کہ:

"جو غلطی گوروجی نے نواب کی دور کی وہ یہ تھی کہ وہ دونوں (نواب دولت خان اور قاضی) نماز پڑھتے تھے لیکن ان کا دل خدا تعالےٰ کی حضوری میں حاضر نہ تھا۔ نماز پڑھنا یا ارداس کرنا پاٹھ کرنے یا نام اچارنا دھیان جوڑنے یا مراقبہ میں جانا۔ پرستش کرنا یا پوجا کرنا کیرتن کرنا یا صفت صلاح (ذکر الٰہی) میں مشغول ہونا یہ تمام کام گویا کہ خدا تعالےٰ کے قرب اور محبت کی کوشش ہے … جب اللہ تعالےٰ کا کام گورو بابے نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے شروع کیا تو پہلی تلقین یہ کی کہ:۔

بھجن دا ہگورو کی حضوری میں کیا جائے'

کتنے سکھ ہیں جو بانی پڑھتے ہی نہیں اور کتنے جو پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ دل نہیں لگتا مزہ نہیں آتا نت نیم کرتے ہیں سکھمنی کا پاٹھ کرتے ہیں کبھی کبھی جب جی کے زائد پاٹھ بھی کر لیتے ہیں لیکن سرور نہیں آتا … گوروجی نے آج جو کچھ قاضی اور نواب کو بتایا وہ تمام دنیا کو بتایا ہے۔ ہاں ہمیں بھی بتایا ہے جبکہ ہم نے یہ ساکھی پڑھی ہے … ہم یہ بات بھول جاتے ہیں کہ گورو بابے کی ساکھی آج ہمارے ساتھ ہوتی ہے۔ ہم قاضی اور نواب ایسے بن گئے ہیں" (گوربت … ۱۷۳

نیز ریاکاری کے رد سے حقیقت کا رد مراد نہیں لیا جا سکتا کیونکہ سلطان پور کی روایت یوں بیان کی جاتی ہے کہ گوروجی وہاں نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے اور نماز میں شامل ہوئے جب نصف نماز ادا ہو گئی تو گوروجی کو کشفی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ یہ نماز ریاکاری کی ہے جیسا کہ گیانی گیان سنگھ جی نے لکھا ہے کہ:-

ستادہ ہوئے جبکہ نصف نماز کیا قلب نواب کا کشف راز[1]

(تواریخ گورو خالصہ اردو ص۲)

اور گوروجی نماز چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ پس اگر گوروجی نماز کے سرے سے ہی منکر ہوتے تو انہیں مسجد میں جانے اور نماز میں شامل ہونے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ ریا کار نمازیوں سے متعلق تو قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:

"فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون"

(ماعون ع ۳۰پ)

---

[1] ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ گوروجی نے سلطان پور میں نماز ادا کی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:- "کیا یہ حیرانی کی بات نہیں کہ لودھی سلطان دولت خان اور اس کے قاضی کو گورونانک منہ پر کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اور جو کچھ کرتے ہو وہ اسلام کے خلاف ہے اور خود یہ دعوے کرے کہ میں اصل اور سچے اسلام کا پابند ہوں۔ اور ان کے یہ کہنے پر اگر تم مسلمان ہو تو ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ گورونانک نے نماز پڑھی اور ان سے اقبال کرائے کہ در اصل وہ نماز نہیں پڑھ رہے تھے بلکہ اپنی خود غرضیوں میں مبتلا تھے اور اسلام کی ہدایت پر عمل پیرا نہ تھے۔" (اخبار شیر پنجاب ۷ نومبر ۱۹۳۸ء)

گویا کہ سلطان پور کے واقعہ میں گوروجی نے نماز کا رد نہیں کیا تھا۔ بلکہ نواب اور اس کے قاضی کو اسلام کی ہدایت پر عمل کرنے کی تلقین کی تھی۔

گورونانک جی اور رُوحانی نمازیں

گورونانک جی نے اپنے کلام میں روحانی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے یا یوں کہیئے کہ
کہ ایک ایک نماز سے روحانی سبق بھی دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :-

پنج نمازاں وقت پنج پنجاں پنجے ناؤں
پہلا سچ حلال دوئے۔ تیجا خیر خدائے
چوتھی نیت راس من پنجویں صفت ثنائے
کرنی کلمہ آکھ کے تاں مسلمان سدائے
نانک جیتے کوڑیار کوڑے کوڑی پائے

(وار ماجھ سلوک محلہ ا ص ۱۴۱)

گوروجی نے اپنے اس شبد میں پانچ جسمانی نمازوں کے ساتھ پانچ روحانی نمازیں بھی بیان کی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کا جسم اور روح دونوں جب تک خدا تعالےٰ کے حضور جھک کر نمازیں ادا نہ کریں۔ تو نماز کی تکمیل نہیں ہو سکتی

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورونانک جی کے اس ارشاد پر یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ :- "آپ نے نماز کے پانچ نام رکھے ہیں۔ یعنی نماز صبح، نمازِ پیشی، نمازِ دیگر۔ نمازِ شام۔ نمازِ خفتن۔ ہم بھی آپ کو پانچ نام بتاتے ہیں۔
سچ کی۔ حلال کی۔ خیر کی۔ نیت راس کی۔ اور صفت ثنا کی"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۴۱)

اگر کسی صاحب کے نزدیک گوروجی کے اس ارشاد کے معنے یہ ہیں کہ سچ بولنے والے اور حلال کھانے والے خیر چاہنے والے اور نیت راس رکھنے والے اور صفت

ثناء کرنے والے کو پانچ نمازیں ادا کرنے کی ضرورت نہیں تو یہ اس کی سخت غلطی ہوگی۔ پھر تو اسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اسے نت نیم کی مقررہ پانچ بانیاں جن کے پانچ ہی اوقات مقرر ہیں پڑھنے کی بھی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

ایک سکھ وودوان رستم طراز ہیں کہ:۔

"گوربانی میں ہم .... مسلمانوں کے ۔ ... پیغمبروں نمازوں .... روزوں وغیرہ کی مخالفت کم ہی دیکھتے ہیں۔ اکثر جگہ تو ان کی تعریف ہی کی گئی ہے۔ اور عزت سے یاد کیا گیا ہے۔"

(رسالہ سنت سپاہی امرت سر جنوری ۱۹۶۲ء)

گورو گرنتھ صاحب میں ریاکاری کی نماز اور حقیقی نماز کا موازنہ کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ہم مسکین خدائی بندے تمرا جس من بھاوے
اللہ اوّل دین کو صاحب زور نہیں فرماوے
قاضی بولیا بن نہیں آوے
روزہ دھرے نماز گزارے کلمہ بہشت نہ ہوئی
ستر کعبہ گھٹ ہی بھیتر جے کر جانے کوئی
نماز سوئی جو نیا ہیں بیچارے کلمہ اکلہ جانے
پانچوں مُس مصلے بچھاوے تب تو دین پچھانے
خصم پچھان ترس کر جیاں میں مار منی کر پھیکی!
آپ جنائے ادر کو جانے تب ہوئے بہشت شریکی
ماٹی ایک بھیکھ دھرنا نا تا میں برہم پچھانا
کہے کبیر بہشت چھوڑ کر دوزخ سیوں من مانا

(آسا کبیر ص ۴۸۰)

نماز جنازہ

ہم مسلمانوں میں ہر مومن عورت اور مرد کے مرنے پر اسے سپرد خاک کیا جاتا ہے۔ اور اسے قبر میں اتارنے سے قبل اس کے لئے ایک نماز پڑھی جاتی ہے جسے نماز جنازہ کہتے ہیں

نماز جنازہ اور گورو نانک جی

گورو گرنتھ صاحب میں نماز جنازہ کا بھی ذکر ہے جیسا کہ گورو نانک جی نے فرمایا ہے کہ:-

یک عرض گفتم پیش تو در گوش کن کرتار
حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار
دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
زن پسر پدر برادران کس نیست دستگیر
آخر بفیتم کس نہ دارد چوں شود تکبیر
(زنگ محلہ ا صفحہ ۷۲۱)

یعنی۔ میری ایک عرض اپنے مالک اور خالق کے حضور ہے۔ اے خداوند کریم تو حق اور بے عیب ہے۔ میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر لی ہے کہ یہ دنیا مقام فانی ہے۔ زن پسر۔ پدر اور برادر کوئی بھی دستگیری نہیں کر سکیں گے۔ اور جب ہمارا آخری وقت ہوگا تو اس وقت ہماری نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

یاد رہے کہ اس شبد میں مذکورہ لفظ تکبیر کے معنے شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کئے ہیں کہ:-

"تکبیر جنازہ۔ وہ نماز جو مردہ دفن کرتے وقت پڑھتے ہیں"
(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ)

ایک سکھ وِدوان نے اس شبد کی یہ تشریح بیان کی ہے کہ:۔

"یہ دنیا فانی ہے۔ یہ بات دل میں سچ سمجھو۔ میرے سر کے بال موت کے فرشتہ عزرائیل نے پکڑے ہوئے ہیں۔ موت کا کوئی پتہ نہیں اے دل تو کیوں کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ یہ قول قرآن شریف کی سورۃ رحمٰن کی آیت چالیس کے مطابق ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس دن گناہ گاروں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچا جائے گا۔ بیوی۔ بچے۔ باپ اور بھائی کوئی بھی مدد نہیں دے سکے گا۔ جب آخر میں گر پڑا تو تو اس وقت کوئی بھی نہیں بچا سکے گا کہ جب جنازہ کی نماز (تکبیر) پڑھی جائے گی۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب، ص ۲۷)

اذان (بانگ)

ہم مسلمانوں میں نماز کے ساتھ ہی اذان یا بانگ دینے کا بھی دستور ہے۔ اور اسی دستور کے مطابق ہر مسجد میں دن میں پانچ بار اللہ اکبر کی اذانیں بلند کی جاتی ہیں بلکہ اذان کے بغیر نماز فرض باجماعت ادا ہی نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"اذان نماز کے لئے پکار۔ جو مسجد کے مینار پر یا مسجد میں کھڑے ہو کر اونچی آواز سے بلند کی جاتی ہے جسے سن کر نمازی جمع ہو جائیں اس کا نام بانگ بھی ہے۔ اذان دینے والے کا نام مؤذن ہے۔۔۔ ۔۔۔

اذان کا رواج حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ سے شروع ہوا۔ اذان مکے کی طرف مونہہ کر کے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر دینے کا حکم ہے۔

گندے۔ شرابی اور عورت کو اذان دینے کا حق نہیں ہے۔ (مہان کوش ۱۴۰)

ہم مسلمان اذان میں جو کچھ پڑھتے ہیں وہ یہ ہے کہ :۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اشہدان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ

حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح[1]

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

گورو نانک جی کے سوانحی حالات سے واضح ہے کہ آپ اذانیں (بانگیں) بھی دیا کرتے تھے بھائی گوربداس جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی مکہ معظمہ جب تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے یہ سفر اذانیں دیتے ہوئے طے کیا تھا۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بن واری
عطے ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلیٰ دھاری (وار یکم پوڑی ۳۲)

مسٹر میکالف نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"جب کبھی موقعہ آیا گورو نانک جی نے عرب کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے والے مسلمانوں کی طرح بانگ بھی دی" (میکالف اتہاس حصہ اول ص ۱۴۷)

جنم ساکھی بھائی بالا میں ایک مقام پر گورو نانک جی کا کانوں میں انگلیاں ڈال کر بانگ دینا بھی مرقوم ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ :۔

کن انگلیاں پائے تب نانک دتی بانگ
جتنی امت جمع سی سن ہوئی سن کر چانگ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۰۳)

---

[1] صبح کی اذان میں اس سے آگے دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے۔) پڑھا جاتا ہے۔

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے گوروجی کا بغداد شریف میں اذان دینا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ :-

بابا گیا بغداد نوں باہر جائیے کیا استھانا !

اک بابا اکالی روپ دوجا ربابی مردانہ !

دتی بانگ نماز کرسن سمان بھیا جہانا ! (وار یکم پوڑی ۳۵)

گوروجی نے بغداد شریف میں ایسے مؤثر انداز سے اذان دی کہ لوگ اسے سن کر دنگ رہ گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ بانگ گوروجی کے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی اور دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ بعض ودوانوں نے لوگوں کی اس حیرانی کو اس بات پر محمول کرنے کی کوشش کی ہے کہ گوروجی نے کوئی غیر اسلامی اذان کہی تھی۔ حالانکہ دنیا کے کسی خطہ میں بھی کسی غیر اسلامی اذان کا کوئی وجود نہیں۔ اور نہ ہی خود سکھوں کے ہاں کسی غیر اسلامی اذان کا رواج ہے۔ جسے وہ اذان یا بانگ کہتے ہوں۔ چنانچہ بعض سکھ ودوانوں نے بیان کیا ہے کہ

"گوروجی ان لوگوں کے دلوں کی سیاہی کو جانتے تھے اور انہیں سمجھانے کی پوری طاقت رکھتے تھے۔ اٹھ کھڑے ہوئے۔ کانوں پہ ہاتھ رکھ لئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر بالکل اسیطرح اور اسی سُر میں آپ نے بانگ دینا شروع کیا جس میں کہ مسلمان بانگ دیتے ہیں۔ آپ نے اللہ اکبر (خدا تعالے بڑا ہے) بھی کہا۔ لا الہ الا اللہ (خدا کے سوا کوئی معبود نہیں) حی علی الفلاح (نیکی کے لئے کھڑے ہو جاؤ) بھی کہا۔ لیکن محمد رسول اللہ نہ کہا اور بانگ کے آخر میں پنجابی کے یہ جملے بول کر اذان ختم کر دی

گورو بہ اکال ست سری اکال

پت چرن نام گھر گھر پر نام

پربھو کرپال جہ سرشٹ جیال

خدا تعالیٰ کو بڑا کہنا۔ اسے یہ کہنا کہ کوئی اور اللہ نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ نیکی کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ خدا کے آگے جھکنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ کہنا گورو جی کے اپنے عقیدہ کے خلاف نہ تھا۔" (گورونانک چمتکار صفحہ ۲۱۵)

ایک اور صاحب نے یہی کچھ بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جیون کتھا گورونانک جی صفحہ ۳۱۴)

خدا کا شکر ہے کہ بانگ کا اکثر حصہ تو سکھ ودوانوں نے گورونانک جی کے عقیدہ کے مطابق تسلیم کر لیا ہے اور بقیہ حصہ جو ان کے نزدیک گورونانک جی نے پڑھا تھا وہ گورو جی سے تقریباً پونے دو صدیاں بعد گورو گوبند سنگھ جی کے ذریعہ وجود میں آیا تھا۔ (ملاحظہ ہو دسم گرنتھ صفحہ ۸) افسوس کہ بعض سکھوں نے ہماری اذان کو بگاڑنے سے بھی دریغ نہیں کیا حالانکہ کوئی مہذب انسان کسی مذہب کی تعلیم کو اس طرح بگاڑنا پسند نہیں کرتا اور خود سکھ بھی اس بات کو ناپسند کریں گے کہ ان کی کسی بانی میں اس طرح ردّ و بدل کیا جائے۔

گورو جی نے ریاکاری کی اذانوں کو پسند نہیں کیا اس بارہ میں آپ کا ارشاد ہے کہ:-

ملاں بانگ نماز کر اہ نس کریں پکار

خلقت کوک سنائندے لہے نہ اپنی سار (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۲۵)

گورو گرنتھ صاحب میں اذان دینے کا حکم مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا گیا ہے:-

بدعمل چھوڑ کرو ہتھ کوزہ

خدائے اک بوجھ دیہو بانگاں

برگو برخوردار کھرا ! (مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴)

یعنی بدعملیاں چھوڑ کر ہاتھ میں کوزہ لو اور وضو کر کے اور خدائے واحد کی شناخت کر کے نیز دو تب اجابت وقت ... پاؤگے

اِسلام کا تیسرا رکن !

زکوٰۃ

اِسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے اور یہ بھی ہر مومن عورت اور مرد پر فرض ہے اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ :-

اِنّ الذین امنوا و عملوا الصّٰلحٰت و اقاموا

الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ لھم اجرھم عند ربّھم

ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ (البقرہ ع ۳۸ پ ۳)

یعنی جو لوگ ایمان لانے کے بعد ایمان صالح بجا لائیں گے، نمازیں پڑھتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیتے رہیں گے انہیں ان کے رب العزت کی طرف سے اجر ملے گا۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

قرآن شریف میں غریبوں اور مسکینوں وغیرہ پر اپنے اموال خرچ کرنے کی تلقین مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے کہ :-

واٰتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمسٰکین

وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ

واٰتی الزکوٰۃ (البقرہ ع ۲۲ پ ۲)

قرآن شریف میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ مال کی پاکیزگی کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی اشد ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے کہ :-

خذ من اموالھم صدقة تطھرھم وتزکیھم بھا

وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم واللہ سمیع علیم

(سورہ توبہ ع ۱۳ پ ۱۱)

یعنی۔ (اے نبیؐ) ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو۔ تاکہ ان کے مال کو پاکیزگی حاصل ہو اور وہ خود بھی مزکی بن سکیں اور تیری دعائیں لے سکیں۔ اللہ تعالےٰ سننے اور جاننے والا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ان اللہ افترض علیھم صدقة فی اموالھم

توخذ من اغنیائھم فترد فی فقرائھم

(ابن ماجہ)

یعنی۔ اللہ تعالےٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے کہ امراء سے ان کے اموال کی زکوٰۃ وصول کرو اور پھر اسے غرباء میں تقسیم کردو۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھ فرماتے ہیں کہ :۔

" اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کے نام پر جو حصّہ نکالا جائے اسے زکوٰۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حصّہ دینے سے بقیہ مال و دولت پاک ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں زکوٰۃ کا ادا کرنا دینی اصول ہے۔

جو مال ایک سال قبضے میں رہے اس پر زکوٰۃ دینا ضروری ہے اس سے کم عرصہ کے لئے نہیں۔"

(مہان کوش صہ ۱۴۹۵)

زکوٰۃ اور گورونانک جی

گورونانک جی نے زکوٰۃ سے متعلق بھی بہت کچھ فرمایا ہے۔ گوروجی کے نزدیک ہر شخص کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی کمائی میں سے غریبوں اور ناداروں

کا حق ادا کرتا رہے جو لوگ ایسا نہیں کرتے گورو جی کے نزدیک وہ سخت غلطی خوردہ ہیں اور اپنے لئے نجات کے دروازے بند کرنے والے ہیں۔

گورو جی نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ:۔

گھال کھائے کچھ ہتھوں دے

نانک راہ پچھانے سے (وار سارنگ سلوک محلہ ۱ ص ۱۲۴۵)

یعنی۔ وہی لوگ خدا تعالےٰ کی راہ کو شناخت کر سکتے ہیں جو اپنی محنت کی کمائی میں سے دوسرے لوگوں کا حصہ اور حق ادا کرتے رہیں۔ اور سب کچھ خود ہی ہضم نہ کرتے ہیں

اسبارہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی سکھ کتب میں موجود ہے کہ:۔

دیوے دلاوے رضائے خدائے

ہوتا نہ راکھے اکیلا نہ کھائے

تحقیق دل والی وہی بہشت جائے (جنم ساکھی بھائی ص ۱۸۵)

گورو جی کا یہ ارشاد دوسری کتب میں بھی موجود ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۴۲ تواریخ گورو خالصہ ص ۳۵ ۱۴۸ - سورج دے جنم ساکھی ص ۳۹۵، گورمت انہاس گورو خالصہ جلد ۵ ص ۱۴۸ انہاس گورو خالصہ ص ۱۴۹، نانک پرکاش اترارد ھ ادھیائے ۱۶ گور پید پرکاش ص ۱۶۳)

گورو جی نے اپنی بانی میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:۔

پئے قبول زکوٰۃ سو دیوے آپ کمائے (تواریخ گورو خالصہ ص ۲۲۵)

ایک اور مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد ہے:۔

ل۔ لعنت بر سے تنہاں جو زکوٰۃ نہ کڈھدے مال

دھکا پوندا غیب دا ہوندا سب زوال

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۹۹، جنم ساکھی بھائی پنجر ۱۸۸۱ ولی ص ۲۵)

گوروجی نے اسپارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

دے نہ مال زکوٰۃ جو تس دا سنو بیان!
اکے تاں لیون چور لٹ اکے آفت پوے اجان
نہ وتا راہ خدا دے نہ وتا فرض جہان
وانگوں صاحب دے دے سب لٹ لئی شیطان (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۹۹)

گوروجی نے زکوٰۃ کی ادائیگی کو ایمان کی شرائط میں شامل کیا ہے گویا کہ گوروجی کے نزدیک ایمان کی تکمیل کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی اشد ضروری ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے ان کا ایمان مکمل نہیں ہو سکے گا۔ اسپارہ میں گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"بابا بولیا ایمان دیاں چار شرطاں ہن۔ اوّل بزرگاں دی صحبت دوم مال دی زکوٰۃ، سوم گناہاں تھیں پاک چہارم خدائے دی یاد۔ سو ایہہ ایمان دیاں شرطاں ہن۔ (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۱۱)

گویا کہ گوروجی کے نزدیک اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ واتوا الزکوٰۃ پر عمل کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ مال کی زکوٰۃ اور خدا تعالےٰ کی یاد کے بغیر کسی بھی انسان کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور گوروجی نے یہی بات نام دان کے الفاظ میں بیان کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"نام دان اشنان درڑھ ہر بھگت سو جاگے" (آسا محلہ ۱ ص ۴۱۹)

یعنی:۔ "نام دان اشنان نہ من مکھ تن تن دھوڑ دھمائی" (سورٹھ محلہ ۱ ص ۵۹۶)

جنم ساکھی میں مرقوم ہے کہ مدینہ شریف میں گورو نانک جی پر زکوٰۃ سے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ:۔

مال زکاتی جو دیوے ایہہ بھی دس حساب
کتنا مال زکوٰۃ ہے ایہہ آکھ سمجھا [illegible]

گورونانک جی نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ :-

مال زکاتی جو پچھیا تس دا سنو بیان

سب گھر دا مال شمار کر دہویکی علا حد آن

دہویکی بھی نہ دے سکے تاں بسیویکی دے

اس پر قائم نہ تھیئے تاں چاہلی کیوں گھٹ دے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۹۸)

سکھ لٹریچر میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ :-

" بچن ہویا کہ جو مایا اپنی جان کے گھر رکھی دی ہے۔ سو مردے سمان ہے ارجو ونڈ کھاندے ہن سو کرڑاہ سمان ہن "

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۴۷۲)

سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے یہ بھی فرمایا تھا کہ :-

" اے قاضی خدائے رسول دا فرمایا ایوجے قاضی مال نال پیار ناہیں کرنا۔ مال خدائے دے راہ دیتاں خدا نال واصل ہووے پر خدائے نوں دل دی محبت نال یاد کرنا ایہہ خدائے دا راہ ہے" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۰۲)

دسواں حصّہ ادا کرنے والے

گورو جی کے نزدیک اپنے مال کا دسواں حصّہ دینے والے لوگ بغیر کسی روک ٹوک کے جنّت کے وارث ہوں گے آپ کا ارشاد ہے کہ :-

سنو قاضی رکن دین پنج نصیحتاں ایہہ

اللہ دی کر بندگی سچ بولیں نس ڈیہہ

کھاؤ کھواؤ کھٹ کے کر و مشقت کار

نکھ سکھ پوے پسینڑا ایہو کھانا سار

دسواں حصہ اوس تھیں راہ رب دے دیہہ
اڈ ٹھچے پاوے بہشت سو سچ حقیقت ایہہ (تواریخ گورو خالصہ ص ۲۱۰)

جنم ساکھی بھائی بالا میں آپ کا یہ ارشاد درج ہے کہ :-

سنو قاضی رکن دین پنج نصیحتاں لیہ
چھڈو راہ شیطان دا سچ حقیقت ایہہ
باجھوں اللہ دی بندگی چھڈو عمل بکار
درگاہ کیا جانیئے نانک ایہا سار
کرو مشقت زہد دی سیس اٹھاوہو بھار
نکھ سکھ پوے پسینڑا سوئی کرو اہار
دسواں حصہ اوس تھیں راہ رب دی دیہہ
پاوے راج بہشت دا راہ حقیقت ایہہ (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۲)

ان ہر دو حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورو نانک جی کے نزدیک اپنی محنت کی کمائی سے ۱/۱۰ حصہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا انسان بغیر کسی روک ٹوک کے جنت کا وارث ہوگا۔

اِسلام کا چوتھا رُکن!

رمضان شریف کے روزے

اسلام نے چوتھا رکن رمضان شریف کے تیس روزے مقرر کئے ہیں اور یہ ہر تندرست اور مقیم مسلمان پر فرض ہیں اگر کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو اس صورت میں اسے یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ بعد کو روزے رکھکر ان کی تعداد پوری کرسکتا ہے۔

اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ:

کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من
قبلکم لعلکم تتقون o ایاماً معدودات فمن
کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخرط ...
یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسرط
(سورہ بقرہ ع ۳ پ ۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

اتاکم رمضان شھر مبارک فرض الله علیکم صیامه (مشکوٰۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان شریف کے مبارک مہینے کے روزے فرض کئے ہیں۔

رمضان شریف کے روزے اور گورو نانک جی

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں تیس روزوں کا رکھنا بھی ضروری قرار دیا ہے

اس بارہ میں آپ کا یہ ارشاد ہے کہ :-

تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ۔ ناؤں شیطان مت کٹ جائی (سری راگ محلہ ۱ ص۲۴)

گورو نانک جی کے اس ارشاد میں مستعمل لفظ "تیہہ" کے معنے تمام سکھ ودوانوں نے رمضان شریف کے تیس روزے ہی بیان کئے ہیں۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :-

"یہاں تیس روزے اور پانچ نمازوں کا ذکر ہے" (مہان کوش ص۲۳۶۹)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ مذکور ہے کہ :-

"تو نے تیس روزے رکھے اور پانچ نمازیں ساتھی بنا کر پڑھیں لیکن دیکھنا جس کا نام شیطان ہے وہ کہیں سارے اعمال کو ہی ضائع نہ کر دے یعنی اس امر کا خیال رکھا جائے کہ صرف شرع ہی پوری نہ کی جائے۔ اور دل سے شیطانیاں نہ چھوڑی جائیں تم نے تو موت کے رستہ پر پڑ کر یہاں سے چلے جانا ہے۔ پھر دولت کس لئے جمع کی ہے؟" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۲۴)

گویا کہ کسی انسان کا دولت جمع کرتے جانا اور اس میں سے غریبوں اور مسکینوں کا حق ادا نہ کرنا گورو نانک جی کے نزدیک صحیح طریق نہیں ہے

گورو نانک جی نے روزوں سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

روزہ بندگی قبول

دس دوارے چین مردا ہوئے رہو رنجول

مار منوا درشٹ کر بادھو دوڑ طلب دلیل

تیس دن سبوں رنگ راکھو پاک مرد اصیل

سرت کانوں راکھ روزہ نرت تجھے چاؤ

آ تم کو نگاہ راکھو سنو تو علماؤ

تج سواد، سہج بکار رسنا اندیش من دلگیر
مہر لے من ماہیں رکھو کفر تج تکبیر
نام الہٰ نجھائے من تے ہے رہو ٹھر ور!
کہے نانک راکھ روزہ صدق رہی معمور

(جنم ساکھی ولایت والی صہ ۱۵۱)

گورونانک جی کے اس شبد کے پیش نظر ایک سکھ وِدوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"تکبیر کا مطلب اللہ اکبر کا نعرہ لگانا ہے اس سے گوروجی کو بیر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ روزہ رکھنے سے۔ وہ خود برت (روزے) رکھتے تھے۔"

(رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء)

گوروجی نے روزوں سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

سنو پیر بہاو دیں آکھی نانک شاہ
چاروں راہ خدائے دے سن کر من میں لاہ
اوّل راہ شریعتے غسل خیرات ناہ
بھلا مناون سبھس دا برا نہ سنہی کان
روزہ نمازاں بندگی اور ریاضت سار
ترک عمل وکار سب راہ طریقت دھار

(جنم ساکھی بھائی بالا صہ ۲۵)

گوروجی نے ایک اور مقام پر طریقت کی تشریح میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

" طریقت کہتے ہیں کہ نماز روزہ بھی شریعت والوں کی طرح ادا کرنا اور بزرگوں کی خدمت کرنا اور ان سے محبت کرنا" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صہ ۲۱۶)

گوروجی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:۔

دنیا دوزخ جو سڑن سو کبو نکر کلمے پاک

مکہ دہ تہ بیھے روز رڑے پنج نمازاں طلاق

لقمہ کھاہیں حرام دا سر تے چڑھے عذاب (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۳)

گورو گرنتھ صاحب میں روزوں سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :-

مکہ مہر روزہ پے خاکہ بہشت پر لفظ کمائے اندازہ

حور۔ نور۔ مشک خدایا بندگی اللہ اعلیٰ حجرہ (مارمحلہ ۵ ص۱۰۸۴)

یاد رہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کو بعض سکھ ودوانوں نے گوروجی کا بیان کردہ تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو نانک پربودھ ص۲۰۷ و گورونانک جی تے کیس ص۳ وغیرہ)

سکھ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ گوروجی نے جب مکہ معظمہ اور مدینہ شریف کا سفر کیا تھا تو روزے بھی رکھے تھے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

" ایہہ کوئی اس زمانے دا ولی پیدا ہویا ہے۔ مکے وچ اک ورہ دن اس نال مباحثہ ہوندا رہا ہے اتے نہ کچھ تساڈا کھادھوس نہ پیتوس ....

ایہہ روزے نال ہی برس دن رہیا اتے ہن بھی روزے نال ہی ہے سو"

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۴)

سوڈھی مہربان جی نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ گوروجی نے خود بھی اس امر کا اقرار کیا تھا کہ وہ روزہ میں ہیں جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

" بابے نانک جی کہا جے بھائی جی صاحب تساڈا بھلا کرے گا۔

اسانوں کتنیاں دناں دا روزہ ہے۔ (جنم ساکھی گورونانک جی ص۵۲)

گورونانک جی کا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران سال بھر روزے رکھنا اور دینی امور پر تبادلہ خیالات کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے گوروجی بہت بڑے زاہد اور عابد تھے۔ اور اسلامی مسائل میں پوری دلچسپی رکھتے تھے۔

روحانی روزہ

اسلام نے جتنے بھی ارکان مقرر کئے ہیں۔اور جتنے بھی احکام دیئے ہیں۔ان کے بجالانے میں جسم اور روح دونوں کو شامل کیا ہے۔چنانچہ قربانی کے ضمن میں اللہ تعالے کا یہ ارشاد ہے کہ:-

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم

(سورۃ الحج ع۵ پ۱۷)

یعنی - یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالے تک نہیں پہنچتے۔لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالے تک ضرور پہنچتا ہے۔

اسیطرح روزوں سے متعلق بھی اسلام کی تعلیم اسی قسم کی ہے۔یعنی اسلام نے روزوں کے ساتھ بعض ضروری روحانی پابندیاں بھی عاید کی ہیں اگر ان پابندیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو وہ روزہ حقیقی روزہ نہ ہوگا۔بلکہ محض ایک فاقہ کشی ہوگی۔چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ:-

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من لم یدع قال الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری)

یعنی۔رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ترک نہیں کیا۔اگر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے تو اس کے اس روزہ کی اللہ تعالے کو کوئی پرواہ نہیں۔

ایک اور حدیث میں حضور نے روزے کا فلسفہ یہ بیان فرمایا ہے کہ:-

والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب (بخاری مسلم)

یعنی روزہ ایک ڈھال ہے۔ اگر تم میں سے کوئی روزہ میں ہو تو اس کے لئے گالی گلوچ کرنا اور فساد مچانا مناسب نہیں۔

سکھ رہت مریادہ کی مشہور و معروف کتاب پریم سمارگ ہے اس میں روحانی روزہ سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

"برت (روزہ) بھی رکھنا ہے۔ حکم ہے۔ کیا برت رکھئے؟ اکھیاں کا ارجہبا کا، سرونوں کا ہتھوں کا، پیروں کا، اندری کا، ناسکا کا۔ ابہہ برت رکھے۔

اکھیاں کر پر تریا پر درب نہ دیکھے۔ جہبا کر متھیا نہ بولے۔ نندہ نہ کرے۔ ارسواد نہ چکھے بہتا۔ سہج میں آوے۔ سوانگیکار کرے۔ سرونوں کر پر نندہ نہ سنے ہتھوں کر پر درب نہ ہرے۔ پر تریا نہ لاوے۔ پیراں کر بُرے کرم نوں نہ دھائے۔ اندری کو سوائے اپنی استری سواد نہ دے۔ انگیکار نہ کرے۔ ناسکا کر جو باسنا میں لیتا ہے سو نہ لے۔ باس سواس لے"

(پریم سمارگ صہ ۱۸ - گورمت سدھاکر صہ ۴۲۸)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ سکھ مذہب کی رو سے محض فاقہ کشی روزہ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی دوسری باتوں کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے ممکن ہے کہ کوئی صاحب یہ سوال اٹھادے کہ روحانی روزہ کی پابندی کرنے والے شخص کو جسمانی روزہ رکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ روزہ کی تکمیل جسم اور روح دونوں سے مل کر ہی ہوگی۔ ان دونوں میں کسی کو ترک کر دینے سے روزہ نامکمل رہے گا کیونکہ شریعت کی رو سے ظاہری حدود کی پابندی بھی اشد ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتا۔

[illegible] ہر ایک سکھ کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان

میں سے ایک لوہے کی تلوار یا کرپان ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار خالصہ سماچار امرت سر ۸ مئی ۱۹۴۷ء و اکالی پتر کا ۲ مئی ۱۹۴۷ء)

گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ :۔

کام۔ کرودھ اہنکار نوارے   تس کر پنچ شبد سنگھارے

گیان گھڑگ لے من سیوں لوجھے   منسا منے سمائی ہے

(ماردو محلہ ۱ صـ ۱۰۲۲)

گورو نانک جی نے اپنے اس شبد میں گیان کی تلوار اختیار کرنے اور اس سے اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین کی ہے۔ بعض اور سکھ گورو صاحبان نے بھی گیان کی تلوار اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صـ ۳۱۲، صـ ۱۰۷۲، صـ ۱۰۸۷، صـ ۱۳۲۴، صـ ۱۴۱۴ وغیرہ۔)

اسیطرح کپڑے کا کچھہرا بھی سکھوں کے پانچ ککار میں شامل ہے۔ اور ہر ایک سکھ کے لئے اس کا پہننا بھی بہت ضروری ہے اگر کوئی سکھ اسے ترک کر دے تو وہ بھی پورن سکھ کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔ بھائی گورداس جی (دوسرے[1]) نے کچھہرے سے متعلق گورو جی کی یہ تعلیم پیش کی ہے کہ :۔

"در سیل جت کی کچھ پہر کچھڑ و ہتھیارا[2]" (وار ۴۱۔ پوڑی ۱۵)

اب اگر کوئی صاحب یہ سوال اٹھاوے کہ گیان کی تلوار اختیار کرنے والے اور اس سے اپنے

---

[1] "یہ بھائی گورداس جی گورو گوبند سنگھ جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔"

(واراں بھائی گورداس صـ ۵۳۰)

[2] گورو نانک جی کا ارشاد ہے کہ :۔

"شرم سنت سیل روزہ ہو ہو مسلمان" (وار ماجھ سلوک محلہ ۱ صـ ۱۴۰)

من کے خلاف جہاد میں مصروف انسان کو لوہے کی تلوار پہننے کی اور سیل اور جت ایسی نیکیاں بجالانے والے نیکوکار سکھ کو کچھہرا اختیار کرنے ضرورت نہیں تو اسے اس بارہ میں حق بجانب نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ ایسے شخص سے متعلق یہی کہا جائے گا کہ اس نے عمدًا یا اپنی سادگی کی وجہ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ ایک سکھ کہلانے والے شخص کو گیان کی تلوار دھارن کرنے کی کے ساتھ ہی لوہے کی تلوار پہننے کی اور سیل اور جت کے کچھہرے کے ساتھ کپڑے کا کچھہرا اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگر وہ ان میں سے کسی کو ترک کر دے گا تو وہ سکھی مسلمات کی رو سے پورن سکھ کہلانے کا حق دار نہ ہوگا۔ خواہ وہ اپنی جگہ کتنے ہی تقدس کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ اور سکھ معاشرے میں اسکی پوزیشن وہی ہوگی جو ایک جاہل اور اگیانی کی تلوار اختیار کرنے سے اور سیل اور جت ایسی نیکیاں ترک کر کے محض کپڑے کا کچھہرا دھارن کرنے والے کی ہو سکتی ہے کیونکہ محض خشک فلسفہ کے ماتحت کسی کسکّار کا دھارن کرنا مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی گیانی کا سیل اور جت کو آڑ بنا کر کسی کسکار کو ترک کر دینا ہی ٹھیک سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ ضروری اور لازمی ہیں۔ بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہی حال روحانی اور جسمانی روزوں کا ہے اور یہ دونوں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا ترک کر دینا ٹھیک نہیں ہے۔ پس اگر ایک سکھ "سیل جت کی کچھہر" پہننے کے ساتھ ساتھ کپڑے کا بنا ہوا کچھہرا بھی ضروری سمجھتا ہے تو اسے "سیل روزہ" پہننے کے ساتھ ساتھ جسمانی روزہ بھی ضروری سمجھنا ہوگا۔

اِسلام کا پانچواں رُکن

حج بیت اللہ شریف

اِسلام کا ایک ضروری رکن حج بیت اللہ شریف بھی ہے۔ یہ ہر اس بالغ مومن عورت اور مرد پر فرض ہے جو حج کے سفر کے جملہ اخراجات آسانی سے ادا کر سکے۔ یہ اپنی زندگی میں ایک مرتبہ ضروری اور واجبی ہے۔ اور جو شخص حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرے اسے عام طور پر مسلمانوں میں حاجی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حج بیت اللہ سے متعلق قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن

کفر فان اللہ غنی عن العٰلمین ٥ (آل عمران ع پ)

یعنی۔ لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو اس کی استطاعت ہو یعنی خرچ وغیرہ سہولت سے ادا کر سکتا ہو۔ اور اس کی صحت بھی اجازت دیتی ہے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت یہ فریضہ ادا کرنے سے انکار کرتا ہے۔ تو وہ جان لے کہ اللہ تعالےٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔ وُہ اپنے ہی نقصان کا موجب بنے گا۔

رسول خُدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے فرض ہونے سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :۔

فقال یاایّہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجّوا (مشکوٰۃ)

اے لوگو! اللہ تعالےٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس حج کیا کرو۔

مشہور سکھ سردار کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :۔

حج ۔ کعبے دی یاترا جو مسلمان کے لئے دھرم کا اصول ہے۔ اور ضروری ہے

یہ ہجری سال کے بارہویں مہینے ذوالحج میں ادا کیا جاتا ہے۔ (مہان کوش صفحہ ۲۰۰)

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :۔

"مسلمان لوگ مکہ کعبہ اور مدینے کی زیارت کرتے ہیں"۔ (واراں بھائی گورداس مترجم صفحہ ۴۱۲)

حج بیت اللہ اور گورونانک جی

گورونانک جی نے حج بیت اللہ اور مکہ شریف سے متعلق بھی اپنی گہری عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے، حج کے بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ :۔

"جو صدق دل سے آکر حج کرے اس کے پچھلے تمام گناہ دُور ہوجاتے ہیں۔ اور وہ ایسا ہوجاتا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ بے گناہ پیدا ہوتا ہے"۔

(جنم ساکھی اُردو مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵۰)

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :۔

من حج للہ فلم یرفث یفسق رجع لیوم ولدتہ اُمہ (بخاری)

یعنی۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حج کا فریضہ ادا کیا اور نہ زبان سے اور نہ ہاتھ سے کوئی برائی کی وہ ایسا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اسے بے گناہ حالت میں جنا۔

الغرض جو شخص صرف خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر حج کرے اور پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔ تو وہ ایسا ہی بے گناہ ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا تھا گویا کہ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

گوروجی نے بیت اللہ شریف اور مکہ معظمہ سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :۔

" ایہہ مکان وڈیاں بزرگاں دا ہے۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۱۵)

ایک اور مقام پر آپ کا ارشاد ہے کہ :۔

"گوروجی نے کہا مردانہ .... جو کراہت سے آکر زیارت کرے وہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُول کا چور ہے۔ مردانہ خوب یاد رکھ جو مکّہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کون ہو۔" (جنم ساکھی اُردو مطبوعہ ۱۹۰۲ء صـ۱۷۷)

گورو نانک جی نے مکّہ معظمہ کے قدیمی تیرتھ ہونے سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ ہے۔

"مکّہ کی حقیقت کو خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ یا کچھ چاروں کتابوں میں پائی جاتی ہے یہ کعبہ آدجگاد سے چلا آرہا ہے اور بہت پُرانا تیرتھ ہے۔ (جنم ساکھی بھائی بالا اردو صـ۱۵۰)

ایک اور مقام پر گوروجی نے مکہ معظمہ سے اپنی عقیدت کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار کیا ہے کہ :۔

"مکّے دا دیدار اساں کو رزق ہے رتاں صاحب دلیسی .... بابا نانک بارہ مہینے مکّے میں رہیا۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی صـ۴۵۳)

قرآن شریف میں مکّہ معظمہ اور بیت اللہ شریف کی حرمت سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :۔

"ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ[1] مبارکا وھدًی للعٰلمین ○ (آل عمران غ ۱ پ ۴)

---

[1] قرآن شریف کی اس آیت میں مکہ معظمہ کو بکہ کہا گیا ہے۔ یہ اس کا پہلا نام ہے۔ جس طرح کہ امرت سر کو گورو گرنتھ صاحب میں امبرت سر بھی کہا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

بکھیا مل جائے امبرت سر ناوہو گور سر سنتو کھ پایا (مارو محلہ ا صـ۱۰۴۲)

ایک اور سکھ ددوان بیان کرتے ہیں کہ امرت سر کو پہلے امر سر کہا جاتا تھا جو کہ گورو رام داس جی نے گورو امر داس کے نام پر تجویز کیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

"گورو انگد نے گورو امر داس جی کو گدی دے کر گوئندوال بھیج دیا تھا۔ اس بات کے پیش نظر رام داس جی نے امرت سر کا نام امر سر رکھا جو بعد کو آہستہ آہستہ بدل کر امرت سر بن گیا۔" (سودھی مہربان جیون تے ساہت صـ۱۶)

یعنی ۔ بے شک بیت اللہ شریف قدیمی اور پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے مقدس ٹھہرایا گیا ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے اور بہت ہی برکتوں والا ہے اور اس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہے ۔ جنم ساکھیوں میں مرقوم ہے کہ گوروجی اپنے رب العزت کے حکم کی تعمیل میں خود بھی حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے ۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

" ہن حکم پائیکر خدائے دا درویش نانک کو آیا ہے ۔ جو آگے شیخاں کو ہوں حکم دیا سا ... ... عمل درویش نانک تمہارا چلیا ہے ۔ توں آپس کو سمال دنیا اندر جاہ سب تھاں مقام جیتے نوں کھنڈ پرتھوی اوپر ہیں تناں دی زیارت کر کے حضرت مکے مدینے حج کر " (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۶)

باوا سروپ چند بھلے نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے ۔ (ملاحظہ ہو مہا پرکاش قلمی ورق ۹۵)
مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے گورونانک جی کا مکہ معظمہ جانا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بن واری
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلیٰ دھاری
بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گزاری
(واراں بھائی گورداس وار پہلی پوڑی ۳۲)

بھائی گورداس جی نے کتاب کچھ لکھا ہے جس کی تشریح سردار جی بی سنگھ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے :-

" بھائی گورداس نے کتیب کچھ لکھا ہے ۔ جس کے معنے حمائل شریف کئے جا سکتے ہیں ۔ حمائل چھوٹی تقطیع کے قرآن شریف کو کہتے ہیں جو ہلکا ہونے کی وجہ سے مسلمان ایک بستے میں رکھ کر بغل میں لٹکا لیا کرتے

مہما پرکاش قلمی میں مرقوم ہے کہ گوروجی نے اپنے مسلمان ساتھی بھائی مردانہ سے یہ کہا تھا کہ :-

" بابے جی مردانے کہیا چل اسیں بھی دیدار حج مکے کا کراں " (مہما پرکاش قلمی ورق ۹۳)

جنم ساکھی بھائی بالا میں گوروجی کا حج کے لئے جانا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

" اک دن باباجی تے مردانہ مکے کی حج کر اُٹھ چلے " (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۲۴)

ایک بھارتی ودوان نے گوروجی کے مکے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

" گورونانک جی کی چوتھی اداسی ۱۵۲۷ - ۱۵۱۷ تک مغرب کی طرف اسلامی ملکوں میں تھی اس مرتبہ مردانہ گوروجی کے ساتھ تھا۔ گوروصاحب کا پہراوہ اس بار حج کرنے جانے والے حاجیوں کا سا تھا۔ انہوں نے نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں کتاب۔ دوسرے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا اور نماز پڑھنے کے لئے ایک مصلے بغل میں تھا۔" (گورونانک جیون یگ اتے اپدیش ص۵۴)

اور بھی متعدد سکھ مؤرخین نے گوروجی کا ایک مسلمان فقیر کے لباس میں مکہ معظمہ حج کے لئے جانا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جیون کتھا گورونانک جی ص۳۰۲ - تواریخ گوروخالصہ پنتھ ص۱۵۳ - نانک پرلبودھ ص۲۲۱ - سورج دے جنم ساکھی ص۲۱۶ - رسالہ سنت سپاہی امرت سر نومبر ۱۹۵۹ء نانک پرکاش لپر بادھ ادھیائے ۵۷ - اخبار قومی ایکتا دہلی گورونانک ایڈیشن ۱۹۶۷ء اخبار نوائے ہندوستان دہلی ۸ مئی ۱۹۶۲ء وغیرہ)

سکھ گوروصاحبان کے زمانہ میں گورونانک جی کی بعض ایسی تصاویر بھی تیار کی گئی تھیں جن میں آپ کو حاجیوں کے لباس میں دکھایا گیا تھا۔ جیسا کہ گوروگوبند سنگھ جی نے بعض تصاویر اپنے سکھوں کو دی تھیں۔

" ایک تصویر میری گورونانک جی کی مکے کے حاجی بن کر جانے والی بھی ان تصویروں میں ہے۔" (راگ مالا منڈن ص۱۱۲)

سِکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گوروجی نے مکّہ معظمہ کے قریب جاکر احرام بھی باندھا تھا۔ جیسے سکھ کتب میں گوروجی کا حاجیوں والا باناٹا اختیار کرنا بیان کیا ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ :۔

"گوروجی نے مکّہ کے نزدیک پہنچ کر حاجیوں کی صورت بنائی۔ نیلے کپڑے پہنے ایک ہاتھ میں تسبیح پکڑی۔ سر پر مصلیٰ اٹھایا بغل میں قرآن دبایا۔ فقیر حاجی بن کر مکّہ کی مسجد میں جا بیٹھے اور کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد الٰہی گانے لگے"

(جنم ساکھی بھائی بالا اردو صہ ۱۴۹)

گوروجی کے نزدیک بیت اللہ کا طواف بھی حج کی رسومات میں داخل ہے اور اس کے بغیر حج کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

"مسلمان بھی جب تک کعبہ کے گرد طواف نہیں کرتے حج کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے"

(جنم ساکھی اردو صہ ۱۵۰)

گورونانک جی کے دل میں مکّہ معظمہ اور حج کعبہ کا بہت احترام تھا۔ اس سلسلہ میں ایک ہندو مؤرخ لالہ سوہن لال جی کا بیان ہے کہ :۔

"در مکہ معظمہ تشریف آوردند۔ زیارت آں مکان تلطف نشاں۔ و انواع انواع انبساط و اصناف اصناف نشاط و گوناں گون فرحت و الاف الاف مسرت حاصل ساختند۔ باساکنان آنجا مباحثہ و مناظرہ درباب معرفت و وحدانیت بدلائل و براہین ایں متصدہ موافق قانون ایں فیہ عالیہ علمایان بظہور آمدند"

(عمدۃ التواریخ دفتر اوّل ۱۲)

یعنی۔ گورونانک جی مکّہ معظمہ تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے اس مقدس مقام کی زیارت کی جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا نشان ہے اور اس طرح مختلف قسم کی خوشیاں اور قسم قسم کا سرور درنگا رنگ کی فرحتیں اور ہزارہا مسرتیں حاصل کیں۔ اور علمائے اسلام کے

بلند پایہ گروہ کے طریق پر وہاں کے لوگوں سے معرفت الہیٰ اور توحید باری تعالےٰ کے اہم مسائل پر دقیق دلائل اور مشکل براہین کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔

جنم ساکھیوں سے یہ واضح ہے کہ گورو نانک جی مکہ معظمہ کو قابل احترام سمجھتے تھے۔ اور ان کے نزدیک حج کا سفر بھی بابرکت ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کردی ہے کہ اس بابرکت سفر سے وہی لوگ فیض یاب ہوسکتے ہیں جو اس سفر میں ہر قسم کی لغویات سے پرہیز کریں۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

"ان حاجیوں کو جانے دو اگر کعبہ کا حج ہمارے نصیب میں ہے تو ہم بھی پہنچ جائیں گے۔ اس راہ میں مہر۔ محبت اور خدمت کرتے جائیں تو فیض پاسکتے ہیں۔ اور صحبت ہنسی مذاق اور رنج کرتے جائیں تو حاجی نہیں ہوسکتے۔ اور نہ حج کا ثواب مل سکتا ہے" (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۳۰، جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۱۴۷ و تواریخ گورو خالصہ ص۱۶۴)

قرآن شریف میں حج سے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں بیان کیا گیا ہے کہ پھر جس نے اپنے پر حج فرض کرلیا اور حج کے لئے روانگی اختیار کرلی تو اسے اس امر کا خیال رہے کہ اس کے لئے اس سفر کے دوران کوئی گناہ یا لڑائی جھگڑا وغیرہ کرنا مناسب نہیں۔ وہ اس قسم کی لغویات سے بچتا رہے اور تم جو بھی نیکی کروگے اللہ تعالےٰ کو اس کا علم ہے اور زاد راہ بھی بہتر ہی لو اور بہتر زاد راہ تقویٰ اور نیکی ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو۔ (سورہ بقرہ ع۲۵ پ۲)

بعض لوگوں نے گورو جی کے حج پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ایک فرضی اور جعلی قصہ وضع کرلیا ہے کہ گورو جی وہاں کعبہ یا مکہ کی طرف پاؤں کرکے سو گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے پاؤں کے ساتھ کعبہ یا مکہ معظمہ ہی گھما دیا تھا۔ سکھ محققین اس قصہ کو بالکل فرضی اور گورو نانک جی کی شان کے سراسر خلاف سمجھتے ہیں (ملاحظہ اخبار ریاست دہلی ۲۳ جولائی ۱۹۴۵ء) رسالہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۳ء دمارچ ۱۹۵۲ء۔ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ جولائی ۱۹۵۲ء

گورمت لیکچر صہ۸۳، رسالہ پنجابی ساہت مارچ ۱۹۴۴ء و اپریل ۱۹۴۴ء نسخہ خبط دیانند یالی صہ۱۸۶، نانک پربودھ صہ۲۲۲، نانک پرکاش صہ۵۷ رسالہ امرت امرت سر نومبر ۱۹۳۵ء و نومبر ۱۹۳۹ء

ایک جنم ساکھی میں یہ مرقوم ہے کہ :-

"یہ ساکھی مکّے والی جھوٹی ہے   یہ کوئی تاریخی بات نہیں۔"

(جنم ساکھی اردو صہ۱۲۴ حاشیہ)

گورو نانک جی نے مکّہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ایک سال قیام کیا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صہ۲۱۳ و جنم ساکھی بھائی بالا صہ۱۹۲، جنم ساکھی گورو نانک جی سوڈھی مہربان والی صہ۵۲۴)

ایک سکھ وِدوان سردار من جیت سنگھ بی اے ایل ایل بی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :- "مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کعبہ (مکّہ) بیت اللہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مغرب کی طرف مسلمانوں کا قابل احترام مکہ اور کعبہ ہے۔ اس لئے اس رُخ کا عام ادب کرنا ان کے لئے بری بات نہیں۔ گورو جی کا مقصد کسی اسلامی طریق کو توڑنا نہیں تھا اور نہ کسی کا دل دکھانا مقصد تھا ۔ ۔ ۔ گورو جی نے پورے ادب اور احترام کے ساتھ مکّہ معظمہ کا حج کیا ۔ ۔ ۔ ۔ حج شروع کرنے سے لے کر ہی آپ نے حاجیوں کا سا طریق اختیار کیا جس کا ذکر بھائی گورداس جی نے اپنی واروں میں کیا ہے۔

(رسالہ سنت سپاہی امرت سر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

سکھ کتب سے اس امر پہ بھی روشنی پڑتی ہے کہ مسلمانوں میں گورو جی کو حاجی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا رہا اور ان مسلمانوں میں حضرت اورنگ زیب ایسے جلیل القدر بادشاہ بھی شامل تھے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ صہ۶۳۷۔ مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو صہ۶۳۔ و ہندی چادر صہ۲۳ و رسالہ سنت سپاہی امرت سر۔ دسمبر ۱۹۴۸ء

گورو جی مکّہ معظمہ کے بعد مدینے تشریف بھی گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صہ۱۹۳) جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صہ۴۳۰۔ گورو جی نے خود ہی فرمایا ہے کہ :-

"ہن تال اسیں مدینے کی حج کو آئے ہیں" (جنم ساکھی بھائی بالا ۱۹۳)

حاضر نامہ

سِکھ کتب میں مرقوم ہے کہ گورو جی نے اپنے سفر مکہ کے دوران ایک حاضر نامہ بھی بیان کیا تھا اور وہ حاضر نامہ کچھ تھوڑے بہت فرق کے ساتھ متعدد سکھ کتب میں موجود ہے جو اس طرح ہے :۔

"حاضراں کو مہر ہے۔ غیر حاضراں کو قہر ہے۔ ایمان دولت ہے۔ بے ایمان کافر ہے۔
گمان لعنت ہے۔ پس غیبت کا مونہہ کالا ہے۔ دیانت دار سرخرو ہے۔ بددیانت سیاہ رُو ہے
دروغ دوزخ ہے۔ سچ بہشت ہے۔ حرص فرعون ہے۔ بے حرص اولیاء ہے۔
علم حلیمی ہے۔ توجہ بلندی ہے۔ فقر صبوری ہے۔ نہ صبوری مکروہ ہے۔
زور ظلم ہے۔ بے زور پاک ہے۔ دعا دولت ہے۔ بد دعا قہر ہے۔
انصاف صاف ہے۔ چوہد لالچ ہے۔ کرامت قدرت ہے۔ راہ پیراں ہے۔
بے راہ بے پیراں ہے۔ درد وند درویش، بے درد قصائی ہے۔ روزی بخش رحیم ہے۔ دیگ تیغ مراں ہے،
عدل پاشاہاں ہے۔ اینتیاں ٹولاں جو جاوے تو دانشمند کہاوے۔ (بھائی بالا جنم ساکھی صہ ۱۳۰)

ایک سکھ ودوان نے اس حاضر نامہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"حاضر نامہ سے متعلق ڈاکٹر کوہلی صاحب کا خیال ہے کہ صرف حاضر نامہ ہی ایک ایسی تصنیف ہے جسے بغیر کسی رشک کے گورو نانک جی کی تصنیف کہا جا سکتا ہے۔" (گورو نانک بانی صہ ۵۵ دیباچہ)

حجر اسود اور گورو نانک جی

جنم ساکھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورو جی نے حجر اسود سے متعلق اپنی اس عقیدت کا اظہار کیا ہے جو مسلمانوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ چنانچہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ :۔ "مردانہ یہ مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ سیاہ اس واسطے ہوا ہے کہ مسلمانوں کے گناہ اس پر لگ جاتے ہیں۔" (جنم ساکھا اردو صہ ۱۷۶ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

حدیث شریف میں ہے کہ :-

نزل الحجر الاسود من الجنۃ وھو اشد بیاضاً من اللبن

فسوّدتہ خطایا بنی آدم (ترمذی)

سر سیّد احمد صاحب نے اس حدیث شریف کی تشریح میں بیان کیا ہے کہ :

" اگر کوئی ان روایتوں کو صحیح تسلیم کرے تو ان کے الفاظ کے لغوی معنے نہیں لئے جائیں گے بلکہ ان کو بطور استعارہ قرار دیا جائے گا۔" (خطبات احمد ص۵۲۱)

بعض سکھ وِدوانوں نے حجر اسود کو شولنگ قرار دینے کی جسارت بھی کی ہے (ملاحظہ ہو ظفر نامہ مترجم ص۱۱۸ - نانک پرکاش پور بارودھ ادھیائے ۵۹ - گورونانک سوربھوڈے جنم ساکھی ۲۲۹ - جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۴۱ - گورمت پرکاش دسمبر ۱۹۶۲ وغیرہ -)

ایک سکھ وِدوان رقمطراز ہیں :

" دراصل مکہ میں کوئی شولنگ نہیں - سنگِ اسود جسے بوسہ دیئے بغیر حج کی تکمیل نہیں ہوتی اب بھی کعبہ کی دیوار میں موجود ہے - اس پتھر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ دیتے رہے ہیں لیکن یہ شولنگ نہیں ہے۔"

(گرمت سدھاکر ص۱۹ دیباچہ)

ایک اور سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ :-

" ایک ٹوٹے ہوئے ستارہ کا ایک ٹکڑا سیاہ رنگ کا پتھر سنگ اسود "

(سنسار کا دھارمک اتہاس ص۳۸۵)

ایک اور سکھ وِدوان رقمطراز ہیں کہ :-

" سنگ اسود ابراہیم (علیہ السلام) کا پوتر نشان جو کالا پتھر ہے " (جیون کرنال ص۴۹)

سنگِ اسود طواف شروع کرنے کا نشان بھی ہے جیسا کہ ایک سکھ وِدوان کو بھی مسلم ہے کہ !" کعبہ ایک چورس مندر ہے جس کی ایک دیوار میں سیاہ پتھر سنگ اسود نام کا ہے اس سے طواف شروع کیا جاتا ہے۔" (حقیقت پر دیپ بھاگ ۲ ص۵۴)

۴
متفرقات

مُسلمان

اِسلام نے پانچ بنیادی عقاید اختیار کرنے والوں اور پانچ بنیادی ارکان ادا کرنے والوں کا نام مسلمان تجویز کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

هو سمّٰكم المسلمين (الحج غ ۱۰ پ ۱۷)

یعنی تم سب کا نام مسلمان ہے۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک مقدس حدیث میں مسلمان کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ

المسلم من سلم الناس من لسانه ويده

ایک اور حدیث میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

احبب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلماً

یعنی مسلمان وہ ہے جو کسی بھی شخص کو اپنی زبان سے یا ہاتھوں سے تکلیف نہ دے بلکہ سب کو امن دے اور دوسرے لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

مشہور سکھ سکالر سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے مسلمان کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:۔

"مسلمان۔ اسلام کے ماننے والا مسلم۔ مسلم کی جمع ہے مسلمین۔ اسی کی دوسری شکل مسلمان ہے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اختیار کرنے والا۔ (مہان کوش صہ ۲۹۲۲)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"مسلمان۔ ماننے والا۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چلائے ہوئے دین کو مانے۔ محمدی ... [illegible]

گورو نانک جی اور مسلمان

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پر مسلمان کا ذکر خیر کیا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

"مسلمان کہاون مشکل جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے
اوّل اول دین کر میٹھا مشکل ماناں مال مسا دے
ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضا منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جیاں مہر مت ہوئے تاں مسلمان کہاوے

(وار ماجھ سلوک محلہ ا ۱۴۱)

یعنی مسلمان کہلانا آسان نہیں بلکہ یہ بہت کٹھن منزل ہے۔ اگر ہو سکے تو مسلمان ہی کہلاؤ۔ ایک سچّا مسلمان سب سے پہلے اولیاء اللہ کے دین اور طریق کو میٹھا سمجھتا ہے۔ اور اختیار کرتا ہے۔ اسے دین کے راستہ میں جو بھی دکھ یا تکلیف آتی ہے اسے خوشی خوشی برداشت کرتا ہے اور اس میں لذت محسوس کرتا ہے اور اپنا سب مال و متاع اپنے رب العزّت کے لئے لٹا دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ مسلمان دین کا ملاح ہے اور موت و حیات کے بھرم کو دور کر دیتا ہے اسے نہ تو مرنے کا کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ جینے کا لالچ۔ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا میں ہی دن رات راضی رہتا ہے اور کسی قسم کا کوئی شکوہ یا شکایت نہیں کرتا اور خدا تعالےٰ کو ہی اپنا خالق اور مالک تصور کر کے اپنی خودی، غرور اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جس شخص کے یہ خصائل ہیں وہی مسلمان کہلانے کا حقدار ہے

گورو جی نے مسلمان کی تعریف میں یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہ شریعت کا پابند ہوتا ہے جیسا کہ اُن کا بیان ہے کہ :-

" مسامانان صفت شرعیت پڑھ پڑھ کریں ویچار

بندے سے جے پویں وچ بندی وکھین کو دیدار (ادا آسا سلوک محلہ ۱ صد ۴۶۵)

یعنی۔ مسلمان کی صفت شریعت ہے۔ یعنی وہ سراپا شریعت ہوتا ہے اور کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہیں کرتا۔ اور جو کچھ بھی پڑھتا ہے۔ اس پر غور اور فکر کرتا ہے اور وہ محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر شریعت کی تمام حدود قبول کرتا ہے اور کسی بھی حد کو توڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔

گورونانک جی نے مسلمان کی تعریف میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

مہر مسیت۔ صدق مصلّے۔ حق حلال قرآن

شرم سنت۔ سیل روزہ۔ ہو ہو مسلمان

کرنی کعبہ پسچ پیر کلمہ کرم نماز

تسبیح ساتس بھاوسی نانک رکھے لاج (دوار ماجھ شلوک محلہ ا ص ۱۴۰)

یعنی۔ مسجد مہر کا سبق دیتی ہے۔ اور مصلّے صدق کا۔ قرآن شریف سے حق و حلال کا پتہ چلتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرنے سے انسان کو شرم و حیا حاصل ہوتی ہے۔ روزہ صبر کی تلقین کرتا ہے۔ ان باتوں کو سمجھ کر مسلمان ہو جاؤ۔ کعبہ کے ذریعہ انسان کو نیک اعمال بجالانے کی تلقین ہوتی ہے اور پیر یا مرشد سچائی پر قائم ہونے کا سبق دیتے ہیں۔ کلمہ اور نماز کے ذریعہ انسان کے دل میں نیک اعمال کی تحریک ہوتی ہے اکثر سکھ ودوان اس شبد سے یہ مراد لیتے ہیں، جس کے دل میں مہر ہے اسے مسجد میں جانے کی ضرورت نہیں اور حق حلال کھانے والے کو قرآن شریف پر عمل کرنے کی حاجت نہیں، اور جو سچ بولنے والا ہے اسے کسی مرشد کی ضرورت نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ معنے جہاں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں وہاں ان کے پیش نظر خود سکھی مسلمات کا بھی صفایا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر دل میں مہر رکھنے والے کو مسجد میں جانے کی اور

حق حلال کھانے والے کو قرآن کی اور سچ بولنے والے کو مرشد کی ضرورت نہیں تو اس سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ ایسے لوگوں کو گوردوارے اور گورو گرنتھ صاحب اور خود سکھ گورو صاحبان کو بھی ماننے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے اگر حق حلال کھانے والے کو قرآن شریف پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں تو پھر اس کے پاس حرام حلال کا معیار کیا ہوگا؟ اور وہ کس بناء پر ایک چیز کو حرام اور دوسری کو حلال کہہ سکے گا؟ نیز سکھ لٹریچر سے گورو نانک جی کا خود مساجد میں جانا۔ قرآن شریف پڑھنا اور مصلّےٰ اختیار کرنا ثابت ہے۔ بلکہ ایک سوال کے جواب میں تو گورو جی نے یہاں تک بھی فرما دیا ہے کہ :-

"مصلّےٰ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے خاک کی طرف رُخ کیا ہے اور تمہارا بوجھ اٹھایا ہے اسیطرح تم بھی قبر کو یاد رکھو اور خدا تعالےٰ کا حکم بجا لاؤ۔"

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۶۹)

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان تزکیہ نفس بھی کرتا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"مسلمان سوئی مل کھووے" (دھناسری محلہ ۱ ص ۶۶۲)

گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی سکھ کتب میں موجود ہے کہ :-

"ایہہ نشانی مسلماناں دی کہندے ہن کہ مکھ نال جھوٹھ نہیں بولنا ار ہتھاں نال چوری نہیں کرنی۔ اور پیراں نال کُسنگ ول نہیں جانا۔ ار اندری نال پرائی استری ساتھ سنگ نہیں کرنا اور سر جو مُنڈے ہن سو آپ نوں سر مُنیا غلام جاننا۔

"جو مسلمان سنت کرکے بدفعلیاں کردے ہن اور جو گور پیر راہ دسدے ہن سو اوس راہ اُپر نہیں چلدے سو اوہ بہشت نوں پراپت نہیں ہوندے۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۸۳)

گوروجی نے ایک اور مقام پر مسلمان سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :-

مسلمان مساوے آپ صدق صبوری کلمے پاک

کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ چاہے سو مسلمان بہشت کو جائے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۰)

گورونانک جی نے ایک مقام پر ہندؤں اور مسلمانوں کے کردار کا موازنہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-

عمل ہندوآں داگھٹ گیا ودھ گئے مسلمان (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۸)

گورونانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

"مسلمان سو ہوندا ہے۔ جو گیان کی اگن کر پختہ ہووے" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۲۹)

گوروجی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی آمد سے ہندو منسوخ ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"ہندو ہوئے منسوخ سب۔ جب آئے مسلمان (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰۳)

"گورو گرنتھ صاحب میں مسلمان کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ :-

مسلمان کا ایک خدائے۔ (بھیرو ں کبیر صفحہ ۱۱۶۰)

یعنی مسلمان توحید کا پرستار ہے۔ وہ خدائے واحد کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتا

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

مسلمان موم دل ہووے انتر کی مل دل تے دھووے

دنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

(مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴)

یعنی مسلمان رحم دل ہوتا ہے اور وہ اپنے دل کی تمام میل کچیل اور کدورت دُور کر دیتا ہے۔ اس کے نزدیک بھی دنیا کی ملونی نہیں آتی۔ اور وہ پھول اور ریشم کی مانند

ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :۔

"گورو نانک جی کے دل میں مسلمانوں کی بہت قدر تھی" (رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مئی ۱۹۵۳ء)

گورو نانک جی اور قاضی

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں سچے قاضی کی بہت تعریف کی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ :

سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا آدھارو
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجن ہارو
پنج وقت نماز گزارے پڑھے کتیب قرآنا
نانک آکھے گور سد یہی رہیو پینا کھانا
(سری راگ محلہ ۱ ص ۲۴)

یعنی۔ سچا قاضی وہی کہلانے کا مستحق ہے جو اپنی خودی اور خود روی کو ترک کر دے اور خدائے واحد کو ہی اپنا آسرا بنائے جو زندہ ہے اور ہمیشہ سلامت رہے گا جو حقیقی خالق ہے اور وہ پانچ وقت نمازیں ادا کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے گورو نانک جی کہتے ہیں کہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قبر تمہیں آوازیں دے دیکر بلا رہی ہے۔ اور ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جب کہ تمہارا کھانا پینا دھرا دھرا یارہ جائیگا

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں :-

قاضی سو جو الٹی کرے گور پرساوی جیوت مرے (دھناسری محلہ ۱ ص ۶۶۲)

یعنی۔ قاضی وہ ہے جو دنیاوی لغزشوں سے خود کو روک لے۔ اور اپنے اوپر ایک موت وارد کرلے۔

گورو جی کے نزدیک اگر کوئی شخص قاضی کہلا کر جھوٹ بولتا ہے تو وہ مردار خوری کا مرتکب ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

"قادی کوڑ بول مل کھائے" (دھنا سری محلہ اد ۶۶۲)

یعنی :-

"قاضی جھوٹ بول کر گندگی۔ حرام کی کمائی کھاتا ہے" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۶۶۲)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پہ ملاں کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ :-

سو ملاں جو من سیوں لڑے ۔ گور اپدیش کال سیوں جرے
کال پورکھ کا کر دے مان ۔ تس ملاں کو سدا سلام

قاضی سو جو کایاں بچارے ۔ کایاں کی اگن برہم پر جارے
سپنے بند نہ دیئی جھرنا ۔ تس قاضی کو جرا نہ مرنا (پربھاتی کبیر ۱۱۶)

یعنی اصل قاضی وہی ہے جو صداقت شعاری کو اپنا شیوہ بناتا ہے۔ اور جو اپنے دل کو پاک وصاف کرتا ہے وہی حاجی ہے۔ ملّاں وہ ہے جو ناپاک کام ترک کر دے۔ اور جس کا سارا دارومدار حمد الٰہی پہ ہے وہی حقیقی درویش ہے۔

ایمان کی سلامتی

گورونانک جی نے ایمان کی سلامتی پر بھی بہت زور دیا ہے اور اس کے لئے نیک اعمال کا بجالانا ضروری قرار دیا ہے۔ گوروجی کے نزدیک وہ ایمان جس کے ساتھ اعمال صالح نہ ہوں انسان کے کسی کام بھی نہیں آسکتا۔ بلکہ ضائع ہوجاتا ہے اس بارہ میں آپ کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

عمل کر دھرتی بیج سبدو کر سچ کی آب نت دیھہ پانی

ہوئے کرسان ایمان جمائے لے بہشت دوزخ موڑے ایوجانی (سری راگ محلاہ ۲۴)

گوروجی نے اس شبد میں ایمان کی سلامتی پر زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی سلامتی باتوں سے نہیں بلکہ ایمان صالح سے وابستہ ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف باتوں سے ہی سلامت رہ سکتا ہے اور اس کے لئے کسی کردار کی ضرورت نہیں وہ گوروجی کے نزدیک سخت غلطی خوردہ ہیں۔

اس سلسلہ میں گوروجی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :۔

سنیئے قاضی رکن دین۔ پڑھ کے دیکھ قرآن

اکو روح امانتی جے ثابت رکھے ایمان

جیہا بیجے سو لنئے جو کھٹے سو کھائے

عملی آپو آپنی لیکھے ملے سزائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۷)

گوروجی نے ایمان کی سلامتی کے دشمنوں کا بھی ذکر کیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :۔

اوّل دشمن نفس ہے دوجا ہے شیطان

تیجا دشمن دنی ہے کروی گرب گمان

چوتھا دشمن خواب ہے جیہن نہ دیندی نام

پنجواں دشمن کوڑ ماں جس سیتی غلطان

چھیواں دشمن طعام ہے جس باجھو حیران

نانک ایتے ویری ہوندے سو کیونکر ہے ایمان

ثابت رکھن روح نوں تو ثابت ایمان

اوئے ہون مسلم قیامتیں تو ہی مسلمان (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۷)

گوروجی نے سادہ زندگی کو بھی ایمان کی سلامتی کا ذریعہ بیان کیا ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :- باجھوں روٹی پانیئے ہور نہ کھانے کھان

کرن اللہ دی بندگی ثابت رکھ ایمان (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۵۷)

گوروجی نے ایک اور مقام پر ایمان کی سلامتی کی چار شرائط بھی بیان کی ہیں چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

" بابا بولیا ایمان دیاں چار شرطاں ہن ۔ اوّل بزرگاں دی صحبت ، دوم مال دی زکوٰۃ ، سوم گناہاں تھیں پاک ، چہارم خدائے دی یاد ، سو ایہہ چار شرطاں ایمان دیاں ہن " (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۱۹)

گوروجی نے اس بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

" نانک رکھ ایمان درڑھ تاں مسلمان سدائے (تواریخ گورو خالصہ ص۲۵۷)

یعنی :- سنو قاضی رکن دین آکھے نانک شاہ

جنہاں ایمان سلامتی ملسی بہشت تناہ (تواریخ گورو خالصہ ص۲۰۴)

گوروجی نے ایمان کی سلامتی سے متعلق اور بھی بہت کچھ بیان کیا ہے ۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۸ ، ص۱۲۸)

العرض گورو نانک جی کے نزدیک سب ایماندار عورتوں اور مردوں کے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ وہ اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کرتے رہیں ۔ اور اس کے لئے اعمال صالح بجالاتے رہیں ۔

بت پرستی یا مورتی پوجا

اسلام کی مقدس تعلیم میں بت پرستی یا مورتی پوجا کو شرک قرار دیا گیا ہے اور جو لوگ اس فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں مشرک کہا گیا ہے اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ واضح ارشاد ہے کہ:-

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور‌ ه حنفاء للّٰہ غیر مشرکین
بہ ومن یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء (سورہ زمر ع۴ پ۱۷)

یعنی۔ اے مسلمانو! تم بت پرستی کے شرک سے ہمیشہ بچتے رہو۔ اور اسیطرح اپنی عبادت اور اطاعت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہی مخصوص کرتے رہو۔ اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔ اور تم خدا تعالےٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ جو کسی کو اللہ تعالےٰ کا شریک بناتا ہے تو گویا کہ وہ آسمان سے گر جاتا ہے۔[لہ]

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر واضح الفاظ میں شرک سے روکا گیا ہے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے جیسا کہ

واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا بہ شیئاً (سورہ نساء ع۶ پ۵)

یعنی تم ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے رہو۔ اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ (نہ کسی انسان کو اور نہ کسی بت وغیرہ کو۔)

لہ اودھرت راجہ رام کی شرنی۔
سرب لوک مایا کے منڈل گر گر پرتے دھرنی۔ (گوڑی محلہ ۵ ص۲۱۵)

یعنی۔ جو جو کرتے اہنبو جھڑ جھڑ دھرتی پڑتے (وار گوڑی محلہ ۵ ص۳۱۷)

گورو گرنتھ صاحب کے ان ہر دو اقوال میں خدا تعالےٰ سے منکر ہو جانے والے لوگوں کا بلندی سے زمین پر گرنا بیان کیا گیا ہے۔

بت پرستی یا مورتی پوجا اور گورو نانک جی

اس میں کوئی شک نہیں کہ گورو نانک جی پنجاب کے ایک ہندو گھرانہ میں پیدا ہوئے تھے اور ان دنوں ساری کی ساری ہندو قوم عموماً بت پرستی میں مبتلا تھی اور سب کے الگ الگ ٹھاکر اور بت تھے اور وہ اپنے گھروں اور مندروں میں ان کی پوجا کرتے تھے گورو نانک جی چونکہ بچپن سے ہی اپنے مسلمان بزرگوں کے زیر تربیت رہے اس لیئے ان کے دل میں بت پرستی کے خلاف سخت نفرت پیدا ہو گئی اور انھوں نے اپنے کلام میں کھلے بندوں شرک کا رد کیا۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ہندو مولے بھولے اکھوڑی جاہیں — نارد کہا سے پوج کراہیں

اندھے گونگے اندھ اندھار — پاتھر لے پوجیں مگدھ گنوار

اوئے جے آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار (وار بہاگڑہ محلہ ا ص ۵۵۶)

گورو جی نے اپنے اس شبد میں ہندوؤں کو بت پرستی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے گمراہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ لوگ نارد (شیطان) کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور بے وقوف اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو پتھر خود ڈوب جاتے ہیں وہ انہیں کیونکر کنارے لگا سکتے۔

گورو جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

دیوی دیوا پوجیئے بھائی کیا مانگوں کیا دے

پاہن نیر پکھالیئے بھائی جل میں بوڑے تے (سورٹھ محلہ ا ص ۶۳۷)

گورو جی نے اپنے اس شبد میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ بت کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتے۔ ان بتوں کو پانی میں دھونے کی کوشش کی جائے تو ڈوب جاتے ہیں یہ دوسروں کو کنارے کیونکر لگا سکتے ہیں۔ اس صورت میں ان کی پرستش فضول ہے مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے بت پرستی سے متعلق یہ فرمایا کہ

"کبھی دیوی نے کوئی بات بھی کی ہے ادنہوں نے کہا کہ نہیں۔ وہ تو پتھر کی مورتی ہے بات نہیں کرتی۔ گورو جی نے کہا کہ اے بھائی پتھروں کے ماننے اور پوجنے کا کوئی فائدہ نہیں، خدا تعالےٰ کی عبادت کیا کرو" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۷)

بت پرستی کے ردّ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے کہ :-

گھر نارائن سبھا نال   پوجا کرے رکھے ناوال
کُنگو چنن پھل چڑھائے   پیریں پے پے بہت منائے
مانو آ منگ منگ پہنے کھائے   اندھیں کمیں اندھ سزائے
بھکھیاں دے نہ مردیاں رکھے   اندھا جھگڑا اندھی سنگھے (وار سارنگ محلہ ا ۱۲۴۰)

گورو جی نے ایک مقام پر بت پرستوں کو کافر بھی بیان کیا ہے چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :- "کافر ہوئے بت پرست جانن بت خدائے
تس کر کافر آکھیئن ہوئے رہے گمراہے
(جنم ساکھی بھائی بالا ف ۲۱۰)

گورو نانک جی کے ان ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ بت پرستی یا مورتی پوجا شرک ہے اور بت پرست کافر ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنے کی بجائے بتوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ یہ بت نہ تو کسی کو کچھ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ ان کی پرستش کرنے سے نہ تو کسی کی بھوک دور ہو سکتی ہے اور نہ یہ بت کسی کو موت سے بچا سکتے ہیں۔ یہ تو خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ دوسروں کو کنارے لگانے کا ذریعہ کیونکر بن سکتے ہیں۔ یہ بت کسی سے کلام نہیں کر سکتے۔

ایک سکھ وِدوان نے بیان کیا ہے کہ :-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ خدائے واحد کو ماننے والے اور مساوات پر زور دینے والے اسلام کے اصول بت پرست اور ورن آشرم تسلیم کرنے والے ہندو دھرم سے اعلےٰ تھے اور گورو جی کو ان سے اتفاق بھی ہوگا۔"

(گرنج دہلی ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء)

ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:-

"اگر فی الحقیقت دیکھا جائے تو خدا تعالےٰ کی وحدانیت۔ مورتی پوجا۔ اوتار واد۔ ورن آشرم ۔سنگت۔ پنگت۔ جماعت اپاشنا (باجماعت عبادت) اور تنظیم وغیرہ بنیادی اصول میں سکھ مذہب اسلام کے زیادہ قریب ہے" (گورآشا ص۵۵)

گویا کہ گورو جی نے بت پرستی سے متعلق اسلامی نظریہ سے ہی اتفاق کیا ہے اور وہی نظریہ اپنایا ہے اور گورو جی کی بیان کردہ انپی بانی بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

گورو نانک جی کی اس مقدس تعلیم کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:-

گھر میں ٹھاکر ندر نہ آوے	گل میں پاہن لے لٹکاوے
بھرمے بھولا ساکت پھرتا	نیر بِرولے کھپ کھپ مرتا
جس پاہن کو ٹھاکر کہتا	اوہ پاہن لے اس کو ڈوبتا
گناہ گار لوُن حرامی	پاہن ناو ناں پار گرامی!
گور مل نانک ٹھاکر جاتا	جل تھل مہیئل پورن بدھاتا (سوہی محلہ ص۳۹ م)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

جو پاتھر کو کہتے دیو	تاں کی برتھا ہووے سیو
جو پاتھر کی پائیں پائے	تِسکی گھال اجائیں جائے
ٹھاکر ہمرا سد بولنتا	سرب جیاں کو پربھ دان دیتا
انتر دیو نہ جانے اندھ	بھرم کا موہیا پاوے پھندھ
نہ پاتھر بولے نہ کچھ دے	پھوکٹ کرم نہپھل ہے سیو (بھیرو محلہ ص۱۲۶۰)

گورو گرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا دونوں شبدوں میں بت پرستی کا رد نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ بت پرستوں کی تمام محنت رائگاں جاتی ہے

ہمارا زندہ خدا تو ہمیشہ بولتا ہے اور یہ بت کسی سے کوئی کلام نہیں کر سکتے اور نہ کسی کا جواب ہی دے سکتے ہیں یہ بے جان ہیں ان سے کسی کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان میں کسی کو کچھ دینے کی طاقت ہی نہیں بیوقوف لوگ بھرم میں مبتلا ہیں اور پانی بلو رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ :-

پاکھان گاڈ کے مورت کینی دے کے چھاتی پاؤں
جے ایہہ مورت ساچی ہے تو گھڑن ہارے کھاؤں (آسا کبیر ۴۷۹)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ایکے پاتھر کیجے بھاؤ دوجے پاتھر دھریئے پاؤ
جے اوہ دیو تاں اوہ بھی دیوا کہہ نام دیو ہم ہر کی سیوا (گوجری نامدیو ۵۷۳)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر اس بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

کبیر ٹھاکر پوجیں مول لے من ہٹھ تیرتھ جاہے
دیکھا دیکھی سوانگ دھر بھولے بھٹکا کھاہے
کبیر پاہن پرمیشر کیا پوجے سب سنسار
اس بھروا سے جو رہے بوڑے کالی دھار (شلوک کبیر ۱۳۷۱)

گورو گوبند سنگھ جی نے تو خود کو بت شکن بھی ظاہر کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ

منم کشتنے کوہیاں پُر فتن کہ آں بت پرستند و من بت شکن (گورمت سدھاکر ۱۲۲)

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے گورو گوبند سنگھ جی کے اس ارشاد کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"اس سے واضح ہے کہ گورو جی کا پہاڑی راجاؤں سے کوئی سیاسی اختلاف نہ تھا۔ خدائے واحد کی پرستش سے بھولے ہوئے بت پرست پہاڑیوں نے گورو جی کے اپدیش اپنے دھرم کے خلاف سمجھ کر جھگڑا کھڑا کیا تھا۔" (گورمت سدھاکر ۱۲۳ حاشیہ)

اور بھی سکھ کتب میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ اور سکھوں کو اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر ص ۳۸۔ ص ۱۰۰۔ ص ۱۱۱۔ ست گور بناں ہور کچی ہے بانی منہ ۸ و ص ۹۱ و ص ۹۲۔

چاند سورج کی پرستش

بعض لوگ چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش کو بھی اپنے مذہب کا ضروری حصہ تصور کرتے ہیں۔ گورو نانک جی کے نزدیک ایسے لوگ بھی گمراہ ہیں چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

پرستش آفتاب کی مشرق سیس نوائے
جانڑ رب آفتاب ہے۔ ہور نہ کوئے خدائے
پرستش کریں مہتاب کی جانڑ ایہہ خدائے
ایہہ بھی آپنڑے مذہب وچ ہوئے رہے گمراہے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۰۳)

یعنی ۔ جو لوگ چاند اور سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ

پرم تت کو جن نہ پچھانا تن کر ایشور تن کو مانا
کیتے سور چندر کو مانے اگنی ہوتر کئی پون پرماتے (دسم گرنتھ ص ۵۰)

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی کا بیان ہے کہ :۔

کوئی پوجے چندر سور کوئی دھرت اکاش مناوے
پھوکٹ دھرمی بھرم بھلاوے (وار پہلی پوڑی ۱۸)

اسلام کی اسبارہ میں یہ تعلیم ہے کہ :۔

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون۔ (سورہ حم سجدہ)

الغرض گورونانک جی ہر قسم کے شرک سے بیزار تھے۔ ان کے نزدیک صرف خدائے واحد ہی پرستش کے لائق ہے اور کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

السّلام علیکم

اسلام نے تمام مومن مسلمانوں کے لئے خواہ وہ شرقی یا ہوں یا غربی عجمی ہوں یا عربی، کالے ہوں یا گورے، عالم ہوں یا جاہل غریب ہوں یا امیر۔ مزدور ہوں یا کارخانہ دار، یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملتے وقت السلام علیکم، وعلیکم السلام کہا کریں۔ گویا کہ تمام مسلمانوں کا عمل السلام قبل الکلام کے اصول پہ ہے۔ اس بارہ میں قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

و اذا جاءک الذین یومنو بایٰتنا فقل سلام علیکم

کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (سورۃ انعام ع۶ پ۷)

یعنی: اے نبی جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ تو انہیں سب سے پہلے سلام علیکم کہا کرو۔ تمہارے رب العزت نے اپنے آپ پہ تمہارے لئے رحمت کو فرض کیا ہے۔

قرآن شریف کے ایک اور مقام پہ فرمایا ہے کہ:۔

ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السّلام لست مومنا (نساء ع۱۱ پ۵)

یعنی جو شخص تمہیں ملنے پر السّلام علیکم کہے اسے یہ ہرگز نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

گویا کہ آپس میں السلام علیکم و علیکم السّلام کہنا مسلمانوں کا ہی شیوہ ہے۔

اس سلسلہ میں مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

ملدے مسلمان دوئے مل مل کرن سلام علیکی (وار ۲۳ پوڑی ۲۰)

یعنی:۔ دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو وہ السّلام علیکم کہہ کر ملتے ہیں (وارا بھائی گورداس سٹیک ص ۳۷۶)

السّلام علیکم اور گورونانک جی

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ جب گورونانک جی اپنے کسی مسلمان دوست سے ملتے تھے۔ تو اسے السّلام علیکم ہی کہتے تھے۔ اور اگر انہیں ان کا کوئی دوست السّلام علیکم کہتا تھا تو آپ اس کے جواب میں اسے وعلیکم السّلام کہا کرتے تھے جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب کے قدیمی نسخوں میں گورونانک جی کا ایک شبد گوشٹ ملیار نال ہوئی درج ہے۔ اس کی ابتدا میں ہی گورو جی نے السّلام علیکم کہا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

ویر سلام لیکھو (السّلام علیکم) پڑاخدائے

(گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۲۔ پراچین بیڑاں ص۳۴۷۔ بھگت بانی مترجم ص۱۶۰۷)

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورونانک جی اور قاضی رکن الدین کا آپس میں علیک سلیک کرنا مندرجہ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے کہ:۔

"قاضی رکن الدین اولیائے کعبہ کا امام جماعت کو نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں آیا اور گورو صاحب سے سلام وعلیک ہوئی۔" (جنم ساکھی اردو ص۱۵۴)

گورونانک جی نے ولی قندھاری سے کہا کہ ۔ وعلیکم السّلام۔ آئیے بیٹھئے پیر جیا۔" (جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۲۷۵ جنم ساکھی چھوٹی ص۳۰۰)

جنم ساکھی خورد میں مرقوم ہے کہ:۔

"شیخ فرید کہا .... یار! السّلام علیکم ... گورونانک جی کہا۔ پیر جی۔ السّلام علیکم آئیے پیر جی۔ سرفرازی ہوئی۔" (جنم ساکھی خورد ص۳۶۴)

جنم ساکھیوں سے اس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ مسلمان گورو جی کو ملتے وقت السّلام کہا کرتے تھے۔ چنانچہ مخدوم بہاؤالدین نے آپ سے السّلام علیکم کہا تھا (ملاحظہ ہو پوتھی جنم ساکھی ... گورونانک ... نے بیان

کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا اردو۔ صہ ۵۱۴ ، صہ ۵۲۶ ، صہ ۵۱۲ ، صہ ۴۲۳)

سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی اور نواب دولت خان لودھی کی بھی علیک سلیک ہوئی تھی (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک صہ ۶۰۲)

جنم ساکھیوں سے پتہ چلتا ہے کہ گورو جی اپنے ملنے والے مسلمان دوستوں کو السّلام علیکم کا جواب وعلیکم السّلام میں دیا کرتے تھے چنانچہ مرقوم ہے کہ :

"پیر بہاؤ الدین نا پوتا آئے ملیا سن کر بابے نانک جی کو۔ تن آئے کر کہا جے سلام علیکم نانک۔ فقیر صاحب دے رشید تب گورو بابے نانک جی کہا جے علیکم سلام صاحب دے پیارے۔ گورو بابے نانک اُٹھ کر سلام دتا۔ دست پنجہ لے ملے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی صہ ۴۳۲)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

"گورو بابا نانک صاحب ملتان جائے بسیا۔ تب اک فقیر صاحب دے آئے ملے انہوں نے کہا جے "اے نانک۔ السّلام علیکم بابا نانک جی۔ تب بابے نانک جی کہا جے علیکم السّلام آئیے جی"۔ (جنم ساکھی گورو نانک جی صہ ۴۴۶)

یعنی :۔ "گورو نانک جی مکے کو چلے۔ تب اگے تے فقیر دوئے بیابانڈے ہیں مل گئے۔ تنہوں کہا جے سلام علیکم اوے بندے صاحب کے تب اگے تے بابے نانک کہا جے علیکم سلام ہو صاحب دے پیارہو۔ تب دست پنجہ دے ملے۔ آپس وچ بابا نانک اوہ فقیر۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی صہ ۱۵۱ دجنم ساکھی چھوٹی صہ ۳۴۱)

سوڈھی مہربان کی اس جنم ساکھی میں اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ شیخ ابراہیم نے گورو جی سے کہا کہ :۔

"نانک السّلام علیکم بندے صاحب دے تب گورو بابے نانک جی کہا جے علیکم السّلام پیر جی آئیے جی سرفرازی ہوئی۔ تسیں غریب نواز ہو جی۔ اسیں جیہے

جی پیر دا دیدار ہویا۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی صفحہ ۹۱)
چھوٹی جنم ساکھی میں گورو نانک جی کا بابر بادشاہ کو السّلام علیکم کہنا مرقوم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ :۔

"بابر بادشاہ نے کہا السّلام علیکم ہو نانک درویش۔ تاں گورو نانک جی نے کہا السّلام علیکم ہو بابر بادشاہ" (جنم ساکھی چھوٹی صفحہ ۳۲۳)

گورو نانک جی کا اُبارے خان کے السّلام علیکم کے جواب میں وعلیکم کہنا بھی ثابت ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ :۔

"اس (ابارے خان) نے بھی سری گورو جی کو کہا نانک جی سلام علیکم تاں سری گورو جی کہا آؤ ابارے خاں وعلیکم سلام۔" (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۵۹۲)

جنم ساکھی میکالف والی میں مرقوم ہے کہ شیخ برہم نے گورو جی سے السلام علیکم کہا تھا جس کے جواب میں انہوں نے وعلیکم السّلام کہا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی میکالف والی صفحہ ۱۳۱) پوراتن جنم ساکھی میں شیخ ابراہیم کا گورو جی کو سلام کہنا اور گورو جی کا وعلیکم السّلام کہنا ثابت ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۷) اور مخدوم بہاؤ الدین کے السّلام علیکم کے جواب میں گورو جی کا وعلیکم السّلام کہنا بھی مرقوم ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۳-۱۰۲)

آج کل سکھ لوگ عموماً آپس میں ملتے وقت واہگورو جی کا خالصہ واہگورو جی کی فتح کہتے ہیں لیکن جہاں تک سکھ تاریخ اور حقائق کا تعلق ہے گورو نانک جی کے زمانہ میں اس طرح فتح بلانے کا کوئی رواج نہ تھا نہ تو گورو نانک جی نے خود کسی کو واہگورو جی کا خالصہ واہگورو جی کی فتح" کہا۔ اور نہ کسی دوسرے کو ہی اس کے کہنے کی کوئی تلقین کی۔ گورو نانک جی سے تقریباً دو سو سال بعد گورو گوبند سنگھ جی نے اس فتح کے کہنے کو رواج دیا (ملاحظہ ہو واراں بھائی گورداس مترجم صفحہ ۵ و صفحہ ۴۳۷۔ و رسالہ امرت امرتسر جولائی ۱۹۳۷ء)

شریعت کی پابندی اور گورونانک جی

سکھ وِدوانوں میں ایسے لوگ بھی بکثرت ہیں جن کے نزدیک گورونانک جی ہر قسم کی شریعت کی پابندیوں سے آزاد تھے چنانچہ ایک مشہور سکھ وِدوان پروفیسر صاحب سنگھ جی کا بھی نظریہ ہے (ملاحظہ ہو دھرم تے سداچار ص ۱۳۵ - اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۵ مارچ ۱۹۶۴ء) لیکن سکھوں میں ایسے وِدوانوں کی بھی کمی نہیں۔ جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کسی مریادہ یا شریعت کے بغیر شتر بے مہار کی طرح زندگی بسر کرنا درست طریق نہیں جیسا کہ ایک وِدوان کا بیان ہے کہ

"کبیر جی فرماتے ہیں کہ ہم تو خلاصے ... ... آزاد ہیں۔ ہماری کوئی خاص مریادہ (شریعت) نہیں ... ... گورمت خاص مریادہ ہے۔ بلکہ خالصہ دھرم کی رہت بہت ہی خوشی محسوس کرتا ہے۔ ... ... جیسا کہ زندگی کے تمام کام کاج گورمت کے مطابق کرنے۔" (دست گوربناں ہور کچی ہے بانی ص ۴۲)

ایک اور وِدوان گیانی لال سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:-

"دنیا کی تمام قومیں اپنے اصولوں کی بنیاد پر زندہ ہیں۔ اسلام مذہب تھوڑے عرصہ میں ہی تمام دنیا پر چھا گیا۔ کیونکہ اسکی شرع دائمی ہے۔ آپ ایک بھی مسلمان ایسا نہیں دیکھیں گے جو اعلانیہ سؤر کا گوشت کھائے۔ یا اس کا پرچار کرے ... ... جو شخص سکھ کہلا کر یہ بیان کرے کہ کیسوں میں سکھی رکھی ہے یا تمباکو پینے سے بھی سکھ رہا جا سکتا ہے۔ لعنت ہے ایسے برائے نام سکھ پر۔" (سکھ قانون ص ۹۷)

الغرض یہ حقیقت ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے مذہب کی مقررہ حدود کی پابندی کرے اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اور اس میں بھی کلام نہیں کہ اسلام کی ترقی کا دارومدار اسکی دائمی اور اکمل

شریعت پر ہے۔ اسلامی شریعت میں ہر شخص کی تمام زندگی کی ضروریات کے سلسلہ میں مکمل رہنمائی کی گئی ہے۔ گورونانک جی ایسے بزرگ اور سمجھدار انسان ایک اکمل اور دائمی شریعت کے خلاف کیونکر ہو سکتا تھا۔ آپ کی تمام زندگی شریعت اسلامیہ کے سانچہ میں ڈھلی ہوئی تھی۔

جنم ساکھیوں میں شریعت کی پابندی سے متعلق گورونانک جی کا یہ ارشاد آج بھی موجود ہے کہ:۔

الف ۔ اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار

سانس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار

ہے بدعات دور کر قدم شریعت راکھ

سبس کے تو نوں چل ہندہ کسے نہ آکھ (رسالہ پنجابی ماہنت فروری ۱۹۵۰ء)

(نیز ملاحظہ ہو جنم ساکھی ولایت والی ص ۲۳۷ جنم ساکھی میکالف والی ص ۲۵۴ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۱۹ پوراتن جنم ساکھی ص ۱۴۸)

گوروجی کے اس مندرجہ بالا ارشاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا ضروری بیان کیا گیا ہے اور شریعت کے خلاف باتوں کو بدعات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

گوروجی نے اپنی بانی میں مسلمانوں کے ذکر میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

مسلماناں صفت شریعت پڑھ پڑھ کریں وچار

بندے سے جے پوے وچ بندی دیکھن کو دیدار (وار آسا سلوک محلہ اص ۲۳۰)

ایک سکھ ودوان نے گوروجی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں کو شرع کی بڑائی سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔ وہ شرع کو پڑھ پڑھ کر یہ غور کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا دیدار پانے کے لئے جو لوگ (شریعت کی) پابندی میں آتے ہیں وہی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔" (آسا دی وار مترجم ص ۱۱۰)

گویا کہ گورونانک جی نے فرمایا ہے کہ مسلمان شریعت کی پابندی صرف اور صرف خدا تعالےٰ کا دیدار پانے کے لئے کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھلانے کے لئے یا کسی اور دنیاوی

لالچ کے پیش نظر ایسا نہیں کرتے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

سنو پیر بہاؤ الدین آکھی نانک شاہ

چار ول راہ خدائے دے سن کر من میں لائے

اوّل راہ شریعت غسل خیرائت نائے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۲۸)

گویا کہ شریعت کا راستہ بھی خدا تعالےٰ کا ہی مقرر کردہ ہے۔ اور اوّلین راستہ ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

"شرع شریعت تیہج پچھانے۔ سب سے مندہ آپ کو جانے (جنم ساکھی بھائی بالا ط ۲۱۶)

گورو نانک جی نے شریعت اسلامیہ میں بیان کئے گئے حرام اور حلال کے پیش نظر بیان کیا ہے کہ

"گورو بابے نانک کہا جے سن ہو قاضی جی۔ مناہی کس داناؤں ہے۔ جے خدا دی کلام ہے سے حضرت رسول کہی ہے۔ جے خدائے دے۔ لکھے وچ مناہی ہے سے حضرت رسول منع کیا ہے۔ (جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۹۵)

گویا شریعت اسلامیہ میں جن جن چیزوں کو حرام یا حلال قرار دیا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حرام یا حلال ہیں۔ گویا کہ شریعت کی خلاف ورزی تو خدا تعالےٰ کی خلاف ورزی ہوگی۔

سوڈھی مہربان بیان کرتے ہیں کہ شریعت سے متعلق ایک مرتبہ گورو جی نے یہ فرمایا تھا کہ :۔

"جے کہتے ہیں سے شریعت سرپوش ہے سبھناں باتاں کا۔ شریعت کا کہیا کریئے۔ چھوڑیئے نہیں۔ شریعت قدرت کو پہنچتی ہے۔ شریعت چھوڑی قدرت کو ناہیں پہنچا۔ پار تو پڑے جو شریعت میں چلے۔ شریعت اوپر صدق رکھے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۲۳۰)

گورو گرنتھ صاحب میں شریعت پر چلنے کا حکم ہے مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا گیا

ہے کہ:۔ "شرع شریعت لے کما رہو" (ماروِ محلہ ۵ صـ۱۰۸۳)

متعدد سکھ وِدوانوں نے یہ مندرجہ بالا شبد گورونانک جی کا بیان کردہ ہی تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو نانک پرلودھ صـ۲۰۱ جنم ساکھی ولایت والی صـ۱۷۰ جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر ۱۸۷۱ء والی صـ۲۵۶، صـ۳۸۴۔ جنم ساکھی قلمی ورق ۲۵۲۔ گورونانک جی اتے کیس صـ۳ صـ۱۱ وغیرہ۔

الغرض شریعت کی پابندی کے بارہ میں گوروجی کا مسلک یہی تھا کہ اس کی پابندی ضروری ہے۔ چنانچہ شریعتِ اسلامیہ میں ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ سے شادی کرنا ممنوع ہے۔ گوروجی بھی اس قسم کی شادی کو ناجائز ہی تسلیم کرتے تھے۔ اسیطرح گوروجی کا شریعت کے مطابق تیار کیا کھانا استعمال میں لانا سکھ تاریخ سے ثابت ہے۔ چنانچہ سکھ ودوان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ گوروجی نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی ممالک میں گزارا ہے۔ (ملاحظہ ہو گوروگرنتھ تے پنتھ صـ۲)

ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"گورو (نانک) صاحب نے عام میل جول برت برتاؤ میں نیز کھانے پینے میں ذات پات کا کوئی خیال نہیں رکھا ... اسلامی ملکوں میں گئے اور مسلمانوں کے گھروں سے کھانا کھاتے رہے۔" (گورمت درشن صـ۱۱۶)

ایک اور ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیاہے کہ:۔

"تیسری اداسی میں عرب۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ اسلامی ملکوں میں ست گوروجی نے تقریباً تین سال گزارے ہیں۔ تین سال کی روٹیاں ہندوستان سے پکاکر ساتھ نہیں لے جاسکتے تھے۔" (دھرم تے سداچار صـ۶۱)

پس گوروجی کا مسلمانوں کے گھروں کے پکے ہوئے کھانے کھانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ شریعت اسلامی کے مخالف نہ تھے۔

کھانے پینے کے بارہ میں گورو جی کی تعلیم

سبھی دانشور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسانی اخلاق پر خوراک کا اثر ضروری اور لازمی ہے۔ جس قسم کی خوراک استعمال کی جائے گی۔ اسی قسم کے اعمال سرزد ہوں گے۔ قرآن شریف میں پاکیزہ خوراک اور اعمال صالح لازم ملزوم بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

کلوا من الطیبت وعملوا صالحا انی بما تعملون علیم (مومنون ع ۳ پ ۱۸)

گورو نانک جی نے بھی خوراک کے مسئلہ میں اس بات کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :۔

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جت کھادھے تن پیڑیئے من میں چلیے وکار (سری راگ محلہ ۱ ص ۱۶)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ :۔

کچھ کھاتا کچھ بولتا کچھ کی کار کمارے (دیوبانی محلہ ۱ ص ۱۳۳۱)

یعنی انسان کو ایسی خوراک جس سے جسمانی اور روحانی بیماریاں لاحق ہونے کا خطرہ ہو۔ ہرگز ہرگز استعمال میں نہ لانی چاہئیں کیونکہ زہریلی خوراک استعمال کرنے کا نتیجہ اعمالِ صالح کی شکل میں نہیں نکل سکتا۔ بلکہ جو لوگ کھانے پینے میں بے احتیاطی برتیں گے وہ انجام کار ہلاکت کے گڑھے میں جاگریں گے۔

اس سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی مہاراج اس بات کے قائل تھے کہ انسان کی خوراک کا اس کے اعمال پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور جس قسم کی وہ خوراک استعمال میں لائے گا اسی قسم کے اس سے اعمال سرزد ہوں گے ایک شرابی سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ شراب میں بدمست ہو کر کوئی نیک عمل بجا لا سکے۔

مردار خوری اور گورو نانک جی

گورو نانک جی مردار خوری کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ اس بارہ میں ان کا ارشاد ہے کہ :-

"لب کتا کوڑ چوہڑا ٹھگ کھادا مردار" (سری راگ محلہ ا ص۱۵)

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

گور پیر حامہ تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے

(وار ماجھ سلوک محلہ ا ص۱۴۰)

گورو جی نے اور بھی بعض مقامات پر مردار خوری کو ناپسند کیا ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب ص۱۴۰ اور ص۱۲۴۲)

گورو جی کی اتباع میں دوسرے گورو صاحبان نے بھی مردار خوری کا رد کیا ہے اور دُنیا کو مردار خور بیان کیا ہے. جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

دنیا مردار خوردنی غافل ہوائے

غیبان حیوان حرام کشتنی مردار بخورائے (تلنگ محلہ ۵ ص۷۲۳)

گورو گرنتھ صاحب کے بعض اور مقامات پر بھی مردار خوری کو ناپسند کیا گیا ہے. (ملاحظہ ہو ص۲۴ - ص۴۶۹ - ص۷۲۳)

اس سلسلہ میں گورو نانک جی کا یہ بھی فرمان ہے کہ :-

"گورو بابا نانک جی کہا ہے اے قاضی جی حضرت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مردار منع کیا ہے. ار مسلمان ہو ٹیکے جو مردار کھائے گا. اس کو حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر چھڑائے گا" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۹۲)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ :-

"دو سنو پرشو ا کیا ... جیسا کتا ... ہیں ... دُنیں ... کتے کا

کھانا کیا ہؤا۔ یا کھانا مردار ہے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ۳۹۹)

ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"مردار جانور یا اسکی چھوئی ہوئی اشیاء کا کھانا ملیچھتا ہے" (سکھ قانون ص ۱۳۶)

سکھ کتب میں کسی بیمار جانور کا گوشت کھانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو پریم سمارگ ص ۵۹)

خون اور گورو نانک جی

گورو نانک جی کے کلام سے یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ آپ خون کو ناپاک اور حرام تصوّر کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت

جو رت پیوے مانسا تن کیوں نرمل چیت

نانک ناؤں خدائے دا دل ہوچھے مکھ لیہے

اور دوا جے دنی کے جھوٹے عمل کرے (واراماجھ سلوک محلہ اص ۱۴۰)

یعنی خون ایک ایسی چیز ہے جو کپڑوں سے لگ جانے پر انہیں ناپاک اور گندے کر دیتا ہے۔ اگر کوئی انسان خون پیئے گا تو اس کا دل گندہ اور ناپاک ہو جائے گا۔ اس لئے اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

خنزیر کا گوشت اور گورو نانک جی

گورو نانک جی نے خنزیر کے گوشت سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

"سوّر شرع منع ہے۔" (جنم ساکھی ولایت والی ص ۲۵۰)

یاد رہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں خنزیر کو کتے۔ گدھے اور سانپ وغیرہ ناپاک اور گندے جانوروں میں شمار کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ۸۳۲، ص ۱۰۲۹، ص ۱۳۵۷ وغیرہ)

اور دسم گرنتھ میں بھی سؤر کو ناپاک اور گندگی خور جانور تسلیم کیا گیا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

خوک مل ہاری

(دسم گرنتھ ص۱۵)

گورو جی سے متعلق محسن فانی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"نانک ... ... خمر و خوک را حرام شمرد" (دبستان مذاہب ص۲۲۳)

ایک سکھ ودوان نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

"گورو جی سؤر کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔" (رسالہ سنت سپاہی نومبر ۱۹۵۶ء)

یہ حقیقت ہے کہ تاریخ سے گورو نانک جی کا خنزیر کے گوشت کو بطور خوراک کے استعمال کرنا ثابت نہیں۔ آپ اس کو ایک ناپاک اور گندہ جانور تسلیم کرتے تھے[1] اور اس کو ناپاک اور گندے جانوروں میں شمار کرتے تھے۔

گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"مسلماناں نوں سؤر منع ہے کھانیاں وچ" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص۹۵)

غیر اللہ کا ذبیحہ اور گورو نانک جی

گورو جی نے غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ کھانا بھی ناپسند کیا ہے اس کے لئے آپ نے "ابھاکھیا" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بعض لوگوں نے "ابھاکھیا" کا مطلب غیر زبان یعنی عربی لیا ہے۔ (ملاحظہ ہو خالصہ رہت فلاسفی ص۱۵۔ گورمت سدھاکر ص۴۲۶۔ ص۱۱۵۔ وغیرہ)

حالانکہ گورو جی کے نزدیک تو کوئی بھی غیر زبان نہیں ہے۔ اگر وہ عربی زبان کو غیر زبان تسلیم کرتے تھے تو پھر اس کے الفاظ اپنے کلام میں کبھی بھی استعمال نہ کرتے۔

---

[1] موجودہ سکھوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو خالصہ" کی تعریف یہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"سور کھائے سو خالصہ" (سوساکھی)

اس بارہ میں سردار کاہن سنگھ جی کا بیان ہے کہ:۔

"جو لوگ سؤر کھائے سو خالصہ بیان کرتے ہیں اور جو گوشت کھانے والوں سے نفرت کرتے ہیں

وہ دونوں ہی بیوقوف ہیں ... [illegible] (۲۳۲

گوروجی کا فرمان ہے کہ :-

ابھا کھیا کا کُٹھا بکرا کھانا چونکے اوپر کسے نہ جانا (دارآسا محلہ ۱ ص ۱۴۷۲)

گوروجی نے اپنے اس ارشاد میں ہندو قوم کو طعنہ دیا۔ کہ ایک طرف تو تم لوگ دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھے[1] اور ابھاکھیا یعنی غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے بکرے کھانے ہو اور دوسری طرف پاکیزگی کے دعوے کرتے ہو اور اپنے رسوئی خانے میں کسی کو جانے نہیں دیتے الغرض گوروجی نے اپنے کلام میں "ابھاکھیا" کا لفظ غیر اللہ کے لئے استعمال کیا ہے اور خود گورو گرنتھ صاحب سے ہمارے اس خیال کی تصدیق ہو جاتی ہے کیونکہ دوسرے مقام پر اس کے برعکس ایک لفظ "سو بھاکھیا" استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

پر بھ بانی شبد سو بھاکھیا
گاد ہو سنتو پڑھونت بھائی گورپورے نے راکھیا (سورٹھ محلہ ۵ ص ۶۱۱)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

جن نانک ساح سو بھا کھیا (سورٹھ محلہ ۵ ص ۶۳۶)

گورو گرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا ہر دو اقوال میں "سو بھاکھیا" لفظ استعمال کیا گیا ہے اور اس کے معنے عربی زبان یا گورمکھی زبان نہیں لئے جا سکتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی باتیں یا خدا تعالےٰ کا نام ہی لئے جا سکتے ہیں۔ خواہ وہ عربی میں ہوں یا گورمکھی میں یا دُنیا کی کسی اور زبان میں۔ پس گورو گرنتھ صاحب کی زبان میں جب "سو بھاکھیا"

---

[1] پریم سمارگ گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

" دیوی دیوتے کے اشٹ پرشاد نوں نہ کھائے۔ ایس تے بدھی ملین ہوتی ہے۔۔۔
۔۔۔۔ ۔۔ ایہہ سوائے پرشاد سری گورو اکال پُرکھ کے سبھول ہو رس اپاسنا کا سب منع ہے" (پریم سمارگ ص ۶۱ د گورمت سدھاکر ص ۲۵۶)

پس ابھاکھیا کی یہی تشریح ہوگی کہ کسی دیوی دیوتے کے نام پر ذبح کیا گیا بکرا حرام ہے۔

کے معنے پربھ بانی یا خدا تعالے کی باتیں ہیں تو اس کے مقابل جب "ابھاکھیا" کو رکھا جائے گا تو اس کا مطلب غیر اللہ ہی ہوگا۔ نہ کہ کچھ اور۔ جو لوگ اس کے معنے عربی زبان کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔ اس طرح تو پھر انہیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ عربوں اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کے لئے بلکہ جنوبی ہند اور آسام و بنگال کے لوگوں کے لئے گورو گرنتھ صاحب کی زبان ابھاکھیا ہی ہے کیونکہ یہ ان کی اپنی زبان نہیں ہے بلکہ اس سے بہت مختلف ہے۔ اس طرح تو ان کے لئے گورو گرنتھ صاحب کی زبان بھی مکروہ سمجھی جائے گی۔ اور سکھ دھرم جسے عام سکھ وِدوان ایک عالمگیر مذہب تصور کرتے ہیں صرف پنجابی زبان اور پنجاب کے علاقہ تک ہی محدود ہو کر رہ جائے گا کیونکہ جس طرح سکھوں کے لئے عربی ابھاکھیا ہوگی اسیطرح عربوں اور دوسرے لوگوں کے لئے پنجابی زبان ابھاکھیا سمجھی جائے گی۔ ایک سکھ وِدوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :-

"ہندو مت میں یونانی، عربی وغیرہ زبانوں کو ملیچھ بھاشا کہہ کر آریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کبھی بھی یونانی بھاشا نہ بولیں۔۔۔ ۔۔۔ گورو صاحب کسی زبان کو ملیچھ بھاشا نہیں مانتے تھے۔ ۔۔۔ ۔۔۔ اگر گورو جی عربی فارسی وغیرہ زبانوں کو ملیچھ بھاشا تسلیم کرتے تھے۔۔۔ ۔۔۔ تو گوربانی میں ان زبانوں کے الفاظ استعمال نہ کرتے۔" (مہان کوش صفحہ ۲۰۴)

ہم مسلمان جب کوئی حلال جانور ذبح کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اور کسی غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ شریعت اسلامیہ میں حلال نہیں سمجھا گیا۔ گورو گرنتھ صاحب میں اللہ کا لفظ اس دنیا کے خالق اور مالک کے حق میں متعدد مقامات پر استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :

اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم   سب دنی آون جاونی مقام ایک رحیم

(سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۶۴)

اور بھی متعدد مقامات پر اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص۵۳ ، ص۳۴۰ ، ص۳۴۳ ، ص۴۳۰ ، ص۴۸۰ ، ص۴۸۳ ، ص۴۸۸ ، ص۷۲۳ ، ص۷۲۷ ، ص۷۹۴ ، ص۸۸۵ ، ص۸۹۶ ، ص۸۹۷ ، ص۱۰۸۳ ، ص۱۱۳۶ ، ص۱۱۳۸ ، ص۱۱۹۱ ، ص۱۳۴۹ ، ص۱۳۵۰ ، ص۱۳۷۴ ، ص۱۳۸۳)

الغرض گورونانک جی کے ارشاد میں استعمال کئے گئے۔ لفظ ابھاکھیا کے معنے ہرگز ہرگز یہ نہیں ہو سکتے کہ گوروجی کے نزدیک اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حلال نہیں بلکہ حرام ہے۔ یا وہ عربی زبان میں اللہ کہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ لہذا اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا کسی دیوی دیوتے کی بھینٹ چڑھایا گیا ہو سکھوں کے لئے حرام ہے۔ اس کا گوشت کھانا جائز نہیں اگر کوئی کھاتا ہے تو وہ حرام خور کہلائے گا اور اسی غیر اللہ کے نام پر مارے گئے بکرے سے متعلق گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

کوہ بکرا رنہہ کھایا سب کو آکھے پائے (وار آسا سلوک محلہ ا ص۴۷۱)

گورونانک جی نے اس بات کی بھی تاکید فرمائی ہے کہ ہر اک انسان کو جب تک اطمینان نہ ہو وہ کسی اجنبی کے ہاتھ کا پکا ہوا گوشت نہ کھائے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

”بھائی ماس (گوشت) کا کچھ پتہ نہیں جو کاس دا ہے۔ سو بن دیکھے تاں کھانا واجب نہیں ... ... ماس تاں بن دیکھے کھانا واجب نہیں۔“

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۵۷۰)

پس اس سے یہ امر واضح ہے کہ گورونانک جی بھی مردہ جانور۔ خون۔ سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کا ذبیحہ حرام سمجھتے تھے۔

اسلام نے اس بارہ میں یہ تعلیم دی ہے کہ :-

حُرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر

وما اھل لغیر اللہ (مائدہ ع ۱ پ ۶)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر مردہ جانور، خون، سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر

کیا گیا ذبیحہ حرام قرار دیا گیا ہے۔

جھٹکہ اور گورو نانک جی

موجودہ زمانہ کے سکھوں میں عام طور پر ذبیحہ کی بجائے جھٹکہ کا گوشت کھایا جاتا ہے جو ست سری اکال کہہ کر جھٹکہ کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک ہی وار سے جانور کا سر تن سے جدا کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو سکھ قانون صـ۱۵۳ ۔ گورمت سدھاکر صـ۳۵۴ ۔ مہان کوش صـ۱۶۲۱ وغیرہ)

جہاں تک سکھ تاریخ اور گورو نانک جی کی بیان کردہ بانی کا تعلق ہے اس سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ گورو نانک جی کے زمانہ میں ست سری اکال کہنے کا کوئی رواج تھا۔ اور نہ اس قسم کی کوئی اصطلاح ہی مقرر تھی ۔ ست سری اکال کا کہنا تو گورو گوبند سنگھ جی کے بھی بعد شروع ہُوا ہے (مہان کوش صـ۱۹۵ و رسالہ امرت بلد تسر جولائی ۱۹۳۱ء)

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جھٹکے کا لفظ گورو نانک جی نے اپنے کلام میں کہیں بھی ذبیحہ کے مقابلہ پر استعمال نہیں کیا ۔ اس صورت میں سکھ دُنیا کا موجودہ جھٹکہ کو گورو نانک جی کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ گورو نانک جی حلال کی بجائے جھٹکہ کا گوشت استعمال میں لاتے تھے۔ یا جھٹکہ کے گوشت کو جائز اور اسلامی ذبیحہ کو حرام سمجھتے تھے۔ درست قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ نیز سکھوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو جھٹکہ کا گوشت کھانا بھی سکھ مذہب کی تعلیم کے خلاف تسلیم کرتے ہیں اور ایسے سکھ اپنی تمام عمر گوشت نہیں کھاتے چنانچہ مشہور نامدھاری ودوان سنت ندھان سنگھ عالم نے گوشت خوری کے موضوع پر ایک مستقل کتاب بھی تصنیف کی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ سکھوں کیلئے جھٹکہ کا گوشت کھانا بھی مناسب نہیں ہے۔ اور جو سکھ جھٹکہ کا گوشت کھانا جائز تصور کرتے ہیں ۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس کا حکم گورو گوبند سنگھ جی نے دیا تھا (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر صـ۵۴ ۔ پورن منکھ خالصہ صـ۱۰۷ ۔ پریم سمارگ صـ۵۸) گویا کہ اس کا

تعلق گورو نانک جی سے نہیں ہے۔ کیونکہ آپ گورو گوبند سنگھ جی کی پیدائش سے تقریباً ڈیڑھ صدی قبل وفات پا چکے تھے۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خود گورو گوبند سنگھ جی نے بھی بعض حالات میں ذبیحہ کھانے کی اجازت دی ہوئی ہے (ملاحظہ ہو پریم سمارگ ص۵۹)

جو سکھ جھٹکہ کا گوشت کھانا ہی جائز سمجھتے ہیں ان میں گوشت کو مہاں پرشاد "سید الطعام" کہنے کا بھی رواج ہے (ملاحظہ ہو پریم سمارگ ص۷۸۔ سکھ اتہاس ص۴۵-۱۴۴

علاوہ اس کے وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ :-

"مشترکہ لنگر میں ... گوشت جھٹکہ پکانے کی سخت ممانعت ہے"

(سکھ قانون ص۱۰۸)

ایک اور ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

"اب تک یہی رواج ہے کہ دیگ میں گوشت نہیں پکایا جاتا ... دیگ یا لنگر گورو میں گوشت پکانا سکھی مریادہ کے خلاف ہے"[1] (گور پرتاپ سورج سمپادت ص۳۵۴)

بعض اور سکھ ودوان بھی اس بارہ میں یہی کچھ بیان کرتے ہیں (ملاحظہ ہو گورمت مارتنڈ ص۷۶۳۔ گور تیرتھ سنگرہ ص۲۵)

سکھوں میں پانچ یا چار تخت تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر بھی بکروں کا جھٹکا نہیں کیا جاتا۔ (ملاحظہ ہو سکھ قانون ص۱۵۹)

---

[1] یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ گورو انگد جی کے وقت گورو کے لنگر میں گوشت پکایا جاتا تھا (ملاحظہ ہو گور پرتاپ سورج سمپادت ص۱۳۴۶، ص۱۳۹۹) بعض اور سکھ ودوان بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورو انگد جی کے لنگر میں روزانہ گوشت پکتا تھا۔ (ملاحظہ ہو گور پرتاپ سورج راس یکم انسو ۱۱۔ دانسو ۲۰، گرگر آنتھ ص۱۰۱۔ گپوڑیانی دی پرٹال ص۹۵-۹۶۔ وارتک سورج پرکاش ص۵۹-۶۰ میکالف اتہاس حصہ دوم سکھ اتہاس حصہ اول ۱۴۴-۱۴۵، گورمت مارتنڈ ص۷۶۳)

منشیات

اسلام نے کھانے پینے کی تعلیم میں شراب کا پینا حرام قرار دیا ہے چنانچہ قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے کہ :-

یا ایھا الذین امنوا انما الخمر... ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ (سورہ مائدہ ع ۱۲ پ ۷)

قرآن شریف کی اس مقدس آیت میں شراب کا پینا ایک گندہ اور شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے اور ہر مومن عورت اور مرد کو اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :-

لاتشرب الخمر فانہا مفتاح کل شر (ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۷)

یعنی۔ شراب ہرگز ہرگز نہ پی جائے۔ یہ تمام شرارتوں کی جڑھ ہے ایک اور حدیث میں حضور نے فرمایا ہے کہ :

اجتنبوا ام الخبائث

اسلام نے شراب کے علاوہ دوسرے تمام نشے بھی حرام قرار دیئے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : کل مسکر حرام (بخاری)

ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ :-

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی قرآن پاک میں شراب کی مخالفت کی ہے اور ہر مسلمان کو اس کے استعمال کرنے سے روکا ہے"۔ (سنت سپاہی فروری ۱۹۴۷)

بعض دیگر وِدوانوں کا بیان ہے کہ :-

"مسلمان تمباکو کا استعمال مکروہ سمجھتے ہیں اس لئے مساجد میں اس کا استعمال ممنوع ہے" (مہان کوش ص ۱۴۲۶ رکافلاسفی ص ۳۳)

منشیات اور گورو نانک جی

گورو نانک جی اور دوسرے سکھ گورو صاحبان نے بھی نشوں کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے اور کوئی بھی سکھ بھنگ چرس۔ افیون یا شراب نہیں پی سکتا بلکہ حقہ اور تمباکو بھی استعمال میں نہیں لا سکتا جو شخص کسی نشہ کو استعمال میں لائے یا حقہ تمباکو پئے وہ سکھ مذہب سے خارج تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

"سکھ مذہب میں عقل کو برباد کرنے والے نشے .... ممنوع ہیں" (گورمت پربھاکر ۶۲)

مشہور سکھ ودوان ڈاکٹر ویر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ :-

"نہ افیون۔ نہ بھنگ۔ نہ شراب گورگھر میں کوئی بھی نشہ جائز نہیں ہے"

(گور پرتاپ سورج سمپادت ص ۴۹۴)

سکھ ربت ناموں میں شراب کو گناہوں کی ماں یعنی ام الخبائث ہی بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"واہگورو جی کا خالصہ شراب سے پرہیز کرے یہ تمام گناہوں کی ماں[1] ہے۔ .....
بھنگ افیون ... وغیرہ نشوں کا استعمال کبیرہ گناہ ہے۔" (ربت ناموں کا سار ۴۶)

خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے کہ :-

"شراب سارے پاپاں دی ماں ہے[1]" (خالصہ دھرم شاستر ۱۰۵)

نشوں سے متعلق سری گورو نانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

"گھنٹ خواری تن کو جو پینیدے بھنگ شراب" (جنم ساکھی ولایت والی ۲۵۲)

ایک اور مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے کہ :-

---

[1] مترجم صاحبان پنجابی میں گناہوں یا پاپوں کی ماں کہہ کر ام الخبائث کا ترجمہ کر رہے ہیں

نانک آکھے رکن دین لکھیا وچ کتاب
درگاہ اندر مارئین جو پیندے بھنگ شراب (جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۵۷)

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

چرس افیمی پوستی چلماں چھکن پیشاب
کھان معجوناں قتلیاں سیخیں لائے کباب
پیندے بھنگ تمباکو کیکے ظہوری نال رلائے
دنیا مانن مستیاں درگاہ ملن سزائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۵۷)

گورو جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

بھانگ دھتورہ سرآپاں اتر جائے پر بھات
نام خوماری نانکا چڑھی رہے دن رات (اتہاس گورو خالصہ ۱۵۶)

گورو جی کا یہ ارشاد کچھ تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اور سکھ ودوانوں نے بھی نقل کیا ہے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ ص۶۲ - گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۵۳ - گورمت فلاسفی ص۱۹۶ و رسالہ سنت سپاہی امرت سر فروری ۱۹۴۷ اور وغیرہ)

گورو گرنتھ صاحب کے راگ بہاگڑا کی وار میں مرقوم ہے کہ :-

منا کٹوری کوڑ بھری پیلائے کے جم کال
ات مد پیتے نانکا بہتہ کھٹیئے لبکار (گورو گرنتھ صاحب ص۵۵۳)

اکثر سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ گورو نانک جی کا ہی ارشاد ہے۔ ملاحظہ ہو شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۵۵۳)

گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ :-

مانس بھریا آنیا مانس بھریا آئے
جت پیتے مت دور ہوئے برل پوے وچ آئے

آپنڑا پرایا نہ پچھانئی خصموں دھکے کھائے
چت پیئے خصم وسرے درگاہ ملے سزائے
جھوٹھا مدھ مول نہ پیجئی جے کا پار وسائے

(وار بہاگڑا اشلوک محلہ ۳ صـ۵۵۴)

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:-

درمت مدھ جو پیوتے بکھلی مت کملی
رام رسائن جو رتے نانک سچ عملی
(آسا محلہ ۵ صـ۳۷۹)

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:-

کبیر بھانگ ماچھلی سر آپان جو جو پرانی کھاہیں
تیرتھ برت نیم کئے تے سب رساتل جاہیں (شلوک کبیر صـ۱۳۷۷)

یعنی- جو لوگ شراب وغیرہ نشے استعمال میں لاتے ہیں- ان کی عقل ماری جاتی ہے اور ان کے ادا کردہ تمام مذہبی فرائض بھی رائگاں جاتے ہیں-

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر شراب کا استعمال ناپسند کیا گیا ہے- ملاحظہ ہو صـ۹۳، صـ۳۱۱، صـ۵۳۶، صـ۵۵۷، صـ۶۱۳، صـ۷۳۶، صـ۹۱۴، صـ۱۱۸۰، صـ۱۲۳۱، صـ۱۲۹۲، صـ۱۳۵۹، وغیرہ)

دوسری سکھ کتب میں بھی شراب اور دوسرے تمام نشوں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر صـ۱۶۱، صـ۳۰۴، صـ۴۱۸، صـ۴۵۶، صـ۴۶۴، صـ۵۱۰، گورمت مارتنڈ صـ۳۲۹، مہان کوش صـ۱۳۲۶، پریم سنگھ صـ۱۰۴، صـ۱۰۵- واراں بھائی گورداس- وار ۴ پوڑی ۱۷- وار ۵ پوڑی ۴- وار ۳۹ پوڑی ۱۶- کبت سوئے بھائی گورداس جی کبت ۳۳ گورمت لیکچر صـ۳۹۰، گورپرنالیاں صـ۱۳۵، سکھ قانون صـ۱۲۱ و صـ۱۲۲، گورمت فلاسفی صـ۴۵۴ صـ۴۶۲، صـ۴۷۷، کرتار فلاسفی صـ۵۰-۵۱، صـ۶۰، خالصہ رہت فلاسفی صـ۳، صـ۷، صـ۳۲، صـ۳۴،

کیس فلاسفی ص۲۴۴ ، گورپرتاپ سورج رت ۵ انسو ۲۹۔ گورپرتاپ سورج سمپادت ص۵۵۳۱ ، ص۵۵۷۱ ، سوساکھی۔ ساکھی ص۶۵ وساکھی ص۹۴۔ پریم سمارگ مجھو مکا ص۵۰۔ ادھیائے ۵ ص۶۲۔ سدھرم مارگ ص۹۵ ، ص۱۰۱ ، ص۱۵۳ ، پنجاب دیاں لہراں ص۱۴۔ خالصہ دھرم شاستر ص۱۶۵۔ خالصہ رہت پرکاش ص۱۶ ، ص۱۷ ، ص۱۹ ، ص۲۱ ، کھرڑا خالصہ سنسکار ودھی ص۲-۱۰۱۔ پورن منکھ ص۱۰۶۔ گورمت پرکاش ص۳۹ ، جیون کتھا گورو گوبند سنگھ جی ص۴۸۳ ، انہاسک پتر سینچی ۲ نمبر۱۔ رسالہ امرت امرت سر نومبر ۱۹۳۱ء۔ رسالہ سنت سپاہی فروری ۱۹۴۷ء وستمبر ۱۹۶۵ء)

گورو گرنتھ صاحب میں ذکر الٰہی کی تشبیہہ روحانی شراب سے دی گئی ہے۔ اور اس روحانی شراب کا نام "رام رسائن" بیان کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو ص۱۵ ، ص۹۲ ص۱۹۸ ، ص۳۲۵ ، ص۳۲۶ ، ص۳۴۲ ، ص۳۶۰ ، ص۴۱۵ ، ص۷۲۱ ، ص۷۴۴ ، ص۹۶۹ ، ص۹۸۴ ، ص۱۱۳۸ ، ص۱۱۵۰ ، وغیرہ۔)

دوسری کتب میں بھی اس روحانی شراب کا ذکر کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر ص۳۴۴۔ جنم ساکھی بھائی بالا ، ص۳۸۷ ، ص۴۰۱۔ جنم ساکھی اردو ص۵۶۴۔ گورمت فلاسفی ص۱۹۶ وغیرہ)

قرآن شریف میں اس روحانی شراب کا ان الفاظ میں ذکر ہے :۔

وسقٰہم ربہم شرابًا طہورًا (سورہ دہر ع ۱ پ ۲۹)

یاد رہے کہ سکھ ودوانوں نے دوائی کے طور پر شراب وغیرہ منشیات کا استعمال جائز تسلیم کیا ہے۔ مگر دوائی کے بہانہ سے اپنا نشہ پورا کرنا بھی ٹھیک نہیں سمجھا۔ (ملاحظہ ہو سدھرم مارگ ص۶۲ ص۱۰۲ ، آدمی دی پرکھ ص۹۱۔ گورمت سدھاکر ص۴۴۲ وغیرہ)

الغرض نشوں کے استعمال سے متعلق بھی گورو نانک جی کا وہی نظریہ تھا جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

جہاد

اِسلام کا ایک مقدس فریضہ جہاد ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق جہاد ہر اس جد و جہد کو کہتے ہیں جو کسی نیک مقصد کے حصول کے لئے کی جائے۔ خواہ وہ بوقت ضرورت تلوار کے ذریعہ ہو۔ خواہ کسی اور ذریعہ سے۔ حضرت بانیٔ اِسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اپنے نفس کی اصلاح کرنیوالے شخص کو افضل الناس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ:۔

قیل یارسول اللہ ایّ الناسِ افضل ؛ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومن یجاھد فی سبیل اللہ بنفسہٖ ومالہٖ (بخاری)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں افضل کون ہے؛ فرمایا وہ مومن جو خدا کی راہ میں اپنے نفس اور مال سے جہاد کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ سے ملنے کے لئے کوشش کرنا جہاد بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع۷ پ۲۱)

نیز قرآن مجید کے ذریعہ لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے کی کوشش کو بھی جہاد کبیر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے کہ:۔

فلا تطع الکفرین وجاھدھم بہ جھادًا کبیرا (الفرقان ع۵ پ۱۹)

اسلام نے جہاد بالسیف بھی ضروری شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے جب کسی قوم کی مظلومیت اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔ اور ظالم لوگ اسے اپنے دینی فرائض سے روکنے کی کوشش کریں اس وقت جہاد بالسیف جائز قرار دیا گیا۔ اسبارہ میں قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر ون الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (حج ع۶ پارہ ۱۷)

جہاد اور گورونانک جی

جب ہم سکھ کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو واضح ہوجاتا ہے کہ گورونانک جی اور دوسرے سکھ گوروصاحبان نے جہاد سے متعلق اسلامی نظریہ کو ہی اپنایا ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک سکھ اخبار نے شائع کیا تھا کہ :-

"گوروؤں نے اسلام کی تنظیم اور جہاد کی سپرٹ کو قبول کیا ہے۔" (شیر پنجاب دہلی لوہڑی ماشی نمبر ۱۹۵۸ء)

گورونانک جی فرماتے ہیں کہ جب انسان کا دین اور مذہب خطرہ میں پڑ جائے اور اسے ظالم لوگ نقصان پہنچانے کے درپے ہوں تو اس وقت جہاد بالسیف فرض ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :

لکھیا چار کتاب وچ غصہ کرے حرام
دُنیا کارن لڑ مرے سو مویا کسے نہ کام
مذہب اُتے لڑ مرے جے ہووے دھرے ہان
غصہ ایہہ حلال ہے رہے قیامت نام
ایہہ نصیحت پیر جی سن ترکے زور حرام
لکھیا وچ کتاب دے آکھی رب کلام

(جنم ساکھی بھائی بالا اردو صفحہ ۶۰۲)

گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ :-

گگن دمامہ باجیو پریو نشان گھاؤ
کھیت جو مانڈیو سورما اب جھوجھن کو داؤ
سورا سو پہچانیئے جو لرے دین کے ہیت
پرزہ پرزہ کٹ مرے کبھوں نہ چھاڈے کھیت

(ماروکبیر صفحہ ۱۱۰۳)

گورو گرنتھ صاحب کے اِس شبد میں مظلوم اور دین کی حفاظت میں پرزہ پرزہ ہو کر کٹ مرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر دین کا لفظ مظلوم اور مذہب کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

سور کر سن مکھ رن تے ڈرپے (کبیر ص)

یعنی۔ مجاہد کا کام کسی نیک مقصد کے لئے میدان جنگ میں جانے سے ڈرنا نہیں ہے بلکہ اس کا تو شیوہ ہی مظلوموں کی حفاظت میں کٹ مرنا ہے

گورو نانک جی نے ایک بہادر اور مجاہد کی تعریف میں ہی بیان کیا ہے کہ وہ حق کی خاطر کٹ مرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

مرن منسال سورماں حق ہے۔ جو ہوئے مرن پروانو

سورے سیئی اگے آکھیئے درگاہ پاوے مانو (وڈ ہنس محلہ ا ص ۵۸۰)

گورو گوبند سنگھ جی نے جہاد سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ جب دوسری تمام تدابیر ناکام ہو جائیں۔ اس وقت انسان پر یہ فرض عاید ہو جاتا ہے کہ وہ ظلم کے خلاف تلوار لے کر میدان میں آجائے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

چوں کار از ہمہ حیلتے در گزشت

حلال است بُردن بہ شمشیر دست (دسم گرنتھ ص ۱۳۴۷)

ایک سکھ شاعر نے گورو گوبند سنگھ جی کے اس ارشاد کی یہ تشریح کی ہے کہ :-

صبر صبوری ہووے پوری حیلے کر تھک جائیے

ہے حلال لال تلواراں ہتھیں پھڑ پھڑ واہیئے

گویا کہ سکھ مذہب کی رو سے بھی ظالم لوگ مجبور کر دیں تو اس وقت جہاد بالسیف فرض ہو جاتا ہے اور یہی اسلامی نظریہ ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالےٰ سے لو لگانے والوں کو بھی مجاہد قرار دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۹۰) نیز جو شخص اپنا تکبر اور غرور مٹا دیتا ہے وہ بھی گورو گرنتھ صاحب کی رو سے مجاہد ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶) اور کام کرودھ۔ لوبھ موہ۔ اور ہنکار پانچوں کو مسل دینے والا بھی گورو گرنتھ صاحب کی رو سے مجاہد کہلانے کا مستحق ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۴) نیز گورو نانک جی نے اپنے نفس کے خلاف گیان کی تلوار سے جہاد کرنے کی تلقین مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

"گیان کھڑگ لے من سیوں لوجھے منسا منے سمائی ہے" (مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۲۲)

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر گیان کی تلوار سے روحانی جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۱۲ صفحہ ۶۲۸، صفحہ ۹۵۶، صفحہ ۱۰۲۲، صفحہ ۱۰۸۶، صفحہ ۱۳۲۲، صفحہ ۱۴۱۴ وغیرہ)۔

اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کی فوج کے روحانی ہتھیار بھی گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہیں اور بتایا گیا ہے کہ وہ عجز انکساری اور ذکر الٰہی کے اسلحہ سے لیس ہو کر اور صراط مستقیم کے گھوڑوں۔ گاڑیوں، اور ہاتھیوں پر سوار ہو کر طاغوتی طاقتوں پر حملہ کیا کرتے ہیں۔ اور بے پرواہ ہو کر دشمنوں کی فوجوں میں جا گھسا کرتے ہیں نیز اپنے نفس کے پانچ چوروں کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اور ہنکار کو مسل کر فتحیاب ہوتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۵۶)۔

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے گورو نانک جی کا روحانی ہتھیاروں کے ذریعہ فتح یاب ہونا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"کرنی کمان تان شبد اکھنڈ بان کھڑگ پر ہار گیان تجھیں پہ بین ہے\
کھما کی سنجوئے سبح دیوی گن ٹیین بھراج۔ صدق سواری بارج پایئے پریم زین ہے\
گدا لے غریبی پان دھیرج سکھر ڈھال انبھے کہلبان چھوڑ کر ہین ہے\
کھنڈ کے پاکھنڈ مت مند کے دھرم ست ہری گورو نانک جی دگ بجے کین ہے" (پنتھ پرکاش للاڈسا)

غضِ بصر اور گورو نانک جی

اسلام نے پردہ سے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اسے اسلام کی اصطلاح میں غضِ بصر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی آنکھوں کا پردہ۔ گورو نانک جی بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرتے تھے اور اس وقت تمام مذاہب دنیا میں پردے کا رواج ہے اور ننگے رہنا انسانیت کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ البتہ پردہ کی حد کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف ضرور ہے۔ انسان کا اپنے جسم پر لباس پہننا بھی تو پردہ ہی ہے۔ باقی رہا غیر محرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کو دیکھنا یا میل جول رکھنا۔ اسے گورو جی نے پسند نہیں کیا۔ چنانچہ اس بارے میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

روپ کامے دوستی بھوکھے سادے گنڈھ (ملار محلہ ا صفحہ ۱۲۸۸)

یعنی :- "شہوت کا زینہ (بے پردگی) ہے اور بھوک کا مزہ سے تعلق ہے" (شری گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۸۸)

گورو جی نے غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا آنکھوں کی پلیدی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

اکھیں سوتک دیکھنا پر تریا پر دھن روپ
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جائے (وار آسا شلوک محلہ ا صفحہ ۴۷۲)

ایک سکھ ودوان نے جو گورو نانک جی کو پردہ کے خلاف سمجھتے ہیں گورو جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ :-

"(جن لوگوں) کی آنکھوں کو غیروں کا دھن اور غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے کا سوتک (پلیدی) کی عادت ہے ... ... اے نانک (وہ) لوگ (بظاہر) ہنسوں کی طرح خوبصورت ہوں تو وہ بھی جکڑے ہوئے دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں۔" (آسا کی وار مترجم ص ۲۴۵)

اس ترجمہ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی کے نزدیک غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا آنکھوں کی پلیدی ہے۔ اور غضِ بصر کے خلاف عمل کرنے والے لوگ خواہ کتنے ہی خوبصورت ہوں انہیں جکڑ کر دوزخ میں گرایا جائے گا

اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں اور بھی بہت کچھ کہا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

منتھیا نیتر پیکھست پر تریا روپاد (گوڑی محلہ ۵ صـ۲۶۵)

ایک اور مقام پر لکھا ہے:-

پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر (گوڑی محلہ ۵ صـ۲۷۴)

ایک سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"ایک سکھ کی آنکھیں غیر محرم عورت کو نہیں دیکھ سکتیں۔

پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر (سکھی جیون صـ۳۸)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:-

پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر

غیر محرم عورتوں سے ہنسی۔ مذاق۔ بات چیت کرنا یا کسی اور طرح اشارے وغیرہ کرنا تو ایک طرف رہا گورو جی کہتے ہیں کہ:-

غیر محرم عورت کی زینت تک بھی اپنی آنکھوں سے مت دیکھو۔ کیوں! اس لئے کہ زینت دیکھ کر دل نہ ڈول جائے اور کوئی غلطی سرزد ہو جائے" (رسالہ گورمت امرت سر جنوری سنہ ۱۹۵۶ء)

ان حوالہ جات سے یہ بالکل واضح ہے کہ گورو نانک جی اور دوسرے سکھ گورو صاحبان نے پردہ سے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ اسلام سے مختلف نہیں بلکہ یہ عین اسلام ہے۔

ایسی پاکیزہ تعلیم کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ گورونانک جی کو اسلام کے پیش کردہ پردہ غضِ بصر سے اختلاف تھا۔

مشہور سکھ مورخ بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گوروجی نے مولا کریڑا نام کے ایک شخص کو واضح الفاظ میں غیر عورتوں کی طرف دیکھنے سے روکا تھا۔ ملاحظہ ہو نانک پرکاش اتراردھ ادھیائے ۲۲)

گورو گرنتھ صاحب میں عمداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنے والے لوگوں سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

تکھے نار پرائیاں لُک اندر ٹھانی
عزرائیل فرشتہ تل پیڑے گھانی
(وار گوڑی محلہ ۵ ص ۳۱۵)

یعنی۔ جو لوگ چھپ چھپ کر عمداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں عزرائیل فرشتہ بہت سخت سزا دے گا۔

الغرض شریف لوگوں کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کریں اور نہ شریف اور باعصمت عورتیں ہی غیر مردوں کو دیکھنے کی سعی کرتی ہیں۔ اور یہی وہ پردہ ہے جس کا اسلام نے حکم دیا ہے جسے غضِ بصر کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

بھوجن بھجن۔ خزانہ ناری۔ چاروں پردے کے ادھیکاری
جس نے کہا ہے وہ کوئی بیوقوف نہیں تھا۔ زیادہ نہیں تو تھوڑا۔ ان چیزوں کے لئے پردہ ضرور ہونا چاہیئے، پردہ بالکل ہی ہٹ جانے کا نتیجہ ہمارے سامنے ہی ہے۔" (اکالی پتر کا جالندھر۔ کلغیدھر نمبر ۱۹۶۸ء)

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے اپنے گھروں میں بھی غضِ بصر پر عمل کرنے کا رواج تھا۔ گورونانک جی اور ان کے بعد کے سکھ گورو صاحبان

بھی غیر محرم عورتوں اور مردوں کے باہمی میل جول اور خلا ملا کو پسند نہیں کرتے تھے۔ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ گورو جی دریا کے کنارے یاد الٰہی میں مشغول تھے۔ ایک خوبصورت عورت بہت زرق برق لباس پہن کر آئی مگر گورو جی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا کہ کون ہے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ صـ ۳۷)

اس کے علاوہ بھائی سنتوکھ سنگھ جی کا بیان ہے کہ گورامرداس جی عورتوں کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے (ملاحظہ ہو گورپرتاپ سورج سمپادت صـ ۱۴۵۵)

بھائی ویر سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ نوٹ بھی دیا ہے کہ:۔

" گورو جی عورتوں کو درشن دینا مانتے نہیں تھے۔ کیونکہ یہ دستور ہے کہ ستورات گورو کے دربار میں نہیں آتیں " (گرپرتاپ سورج سمپادت صـ ۱۴۵۵)

گورو گوبند سنگھ جی کے متعلق یہ مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ ان کے دربار میں ایک عورت آئی گورو جی نے اسے دربار میں بیٹھنے سے روک دیا۔ اور فرمایا کہ:۔

سری گور کہیا جہاں ست سنگ
نہ ناری تے کہیں نشنگ (گورہلاس پاتشاہی دسیں صفحہ ۱۵۲ مصنفہ بابا سکھ سنگھ)

گورو جی نے جب امرت پرچار کیا اور پانچ پیارے منتخب کئے تھے کسی سکھ عورت کو ان میں شامل نہیں کیا اس سے صاف واضح ہے کہ ان کے نزدیک عورتوں اور مردوں کے میدان عمل یکساں نہیں تھے اور نہ ان دنوں عورتوں کا مردوں کی مجلس میں آنے کا رواج تھا

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب گورو گوبند سنگھ جی اپنے رشتہ کے بھائی گورو رام رائے جی کی بیوہ سے ملنے کے لئے ڈیرہ دون گئے تو اس نے آپ سے پردہ کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو گورپرتاپ سورج رت ۲ انسو ۸ و رت ۷۔ انسو ۹)

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بیویاں بھی پردہ کیا کرتی تھیں (ملاحظہ ہو مہہ تلے اتہاسک لیکھ صـ ۱۴۳۔ رسالہ پھلواڑی سکھ اتہاس نمبر جنوری ۱۹۳۰ء)

مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کی رانی جنداں کو جب انگریزوں نے قید کیا تو وہ قید خانہ میں بھی پردہ کیا کرتی تھی (ملاحظہ ہو اخبار اکالی پترکا جالندھر ۲ ارمارچ ۱۹۶۲ء)

برقع

گورو گوبند سنگھ جی نے مستورات کے لئے برقع بھی تجویز کیا ہے۔ چنانچہ سکھ رہت مریادہ کی ایک پرانی کتاب پریم سمارگ گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

" برقع ٹوپی دار ہووے۔ اگے مونہہ دے جالی دار ہووے
ایسی طرح ہووے اگے تے جب چاہے جالی ڈار دیجئے۔ پرشاد ہووے
جب چاہے جالی اٹھا دیجئے۔ منہ کھلے دا ایس طرح دا برقع ہووے "
(پریم سمارگ صـ۳۸)

افغانستان وغیرہ مقامات کی سکھ عورتیں اب بھی برقعہ پہنتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو افغانستان وچ اک مہینہ صـ۲۲)

One month in Afghanistan

سکھ کتب سے یہ امر واضح ہے کہ سکھ مستورات کے لئے بھی پردہ سے متعلق نہایت واضح تعلیم دی گئی ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ کسی بھی عورت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ غیر محرم مردوں سے میل جول رکھے اور نہ کسی غیر مرد کو دیکھے بلکہ اسے کسی بری عورت کے پاس بیٹھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے (ملاحظہ ہو خالصہ دھرم شاستر صـ۱۹۷)

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس بارہ میں سکھ مذہب کی یہ تعلیم بیان کی ہے کہ:۔

" سب سے بڑی رہت یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ غیر محرم عورت سے میل جول نہ رکھو اور عورت کسی غیر مرد کو نہ دیکھے " (گورمت سدھاکر صـ۴۲۶)

الغرض سکھ مذہب میں بھی عورتوں اور مردوں کو غضِ بصر کی تعلیم دی گئی ہے۔

گورونانک جی اور راگ (موسیقی)

اسلام کی مقدس تعلیم کے مطابق باجہ، طبلہ، وغیرہ سے گندے اور بازاری گیت جو لوگوں کی نفسانی خواہشات کو بھڑکانے کا موجب ہوں سخت ممنوع ہیں۔ کسی بھی مسلمان بزرگ نے خواہ وہ کسی ہی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اسے پسند نہیں کیا ہے۔ لیکن بیاہ شادیوں وغیرہ خوشی کی تقاریب میں یا میدان جنگ میں شامل ہونے والے مجاہدوں کو ابھارنے والے گیت گانا اور دف وغیرہ بجانا ناجائز نہیں ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ منیٰ کے ایام میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چند سہیلیاں ان کے گھر آئیں اور دف سے گانا بجانا شروع کر دیا اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے اور انہوں نے لڑکیوں کو ڈانٹ پلائی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو ایسا کرنے سے روک دیا اور فرمایا کہ

دعهما یا ابا بکر فانها ایام عید (مسلم)

یعنی۔ انہیں کچھ نہ کہو اور گانے دو یہ عید کے دن ہیں

اس وقت بھی مسلمانوں میں ایسے فرقے موجود ہیں جن میں سماع کی مجالس قائم کرنا جائز سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ چشتی اور قادری طریقہ کے لوگوں میں اس کا عام رواج ہے (ملاحظہ ہو سیر اولیاء صہ ۵۲۶۔ کشف الغناع عن وجہ السماع صہ ۲۷)

صوفی مسلمانوں میں سماع کی مجالس قائم کیا جانا خود سکھ ودوانوں کو بھی مسلم ہے چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

بابا فرید جی نے ہزاروں ہندوؤں کو مسلمان بنایا ....

آپ سماع کی مجالس بھی کیا کرتے تھے جہاں کہ قوال قوالی کیا کرتے تھے" (دیپ اچین بیان صہ ۲۲۷)

بعض اور سکھ ودوانوں نے بھی صوفیاء کا سماع کی مجالس قائم کرنا بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو پنجابی ساہت نومبر ۱۹۶۳ء گورو سندیش مئی ۱۹۶۷ء۔ اجیت ۲۱ اگست ۱۹۶۷ء قومی الحیات ۶ نومبر ۱۹۶۷ء)

بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ گورو نانک جی راگ جائز تصوّر کرتے تھے۔ اور اسلام میں راگ مطلق حرام قرار دیا گیا ہے۔ ان کے نزدیک گورو نانک جی نے یہ طریق اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف اختیار کیا تھا۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اسلامی شرع کے مطابق راگ کی بہت بھاری ممانعت ہے۔ اسے حرام قرار دیا گیا ہے گورو نانک دیو جی کے چلائے ہوئے مذہب میں راگ ایک بہت بڑی برکت ہے۔ کیونکہ کیرتن راگ کے بغیر ہو نہیں سکتا۔"

(دھرم تے سداچار۔ ص ۱۳۶ از خالصہ سماچار امرت سر ۱۳ مارچ ۱۹۶۴ء)

ایک اور سکھ ودوان نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ کی حمد کے بغیر جو گانا بجانا دل کو نفسانیت کی طرف لے جاتا ہے اس کی مخالفت بھی گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر کی گئی ہے۔ (گورو گرنتھ کوش ص ۶۸۹)

ایک اور سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"دنیاوی موسیقی اور کیرتن میں نمایاں فرق یہی ہے کہ ایک میں دنیاوی کشش ہوتی ہے اور دوسرے میں روحانی۔ ایک فرش کی طرف لے جاتا ہے اور دوسرا عرش کی طرف ... سچی بات تو یہی ہے کہ کیرتن وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت عشق کی حد تک ہو۔ ... کیرتن کرنے یا سننے کی سب سے بڑی ضروری بات یہی ہے کہ دل میں محبت الٰہی ہو۔"

(رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

لے اب تو سکھ قوم کے جلسوں اور دیوانوں میں سکھ مستورات بھی کیرتن کرتی ہیں لیکن اس بارہ میں سکھ رہت ناموں میں یہاں تک احتیاط برتی گئی ہے کہ:۔

"سکھاں دے دربار لگے مائی دا جامہ گورو گرنتھ صاحب نہ پڑھے۔ سنے بے شک" (خالصہ دھرم شاستر ص ۱۹۶)

گورو گرنتھ صاحب کے بعض شبدوں میں کیرتن کے مسئلہ پر بھی مفصل روشنی ڈالی گئی ہے
ان سے بھی یہی واضح ہے کہ کیرتن کا مطلب خدا کے نیک بندوں کا حمد الٰہی کے گیت گانا ہے نہ کہ
فحش گیت (ملاحظہ ہو صـ ۳۱۱ ، صـ ۳۵۷ ، صـ ۴۱۴ ، صـ ۶۶۲ ، صـ ۸۳۲ ، صـ ۸۴۹ ، صـ ۱۰۰۳ ، صـ ۱۳۴۲

گورو جی نے ایک شبد میں مت (عقل) کا باجہ اور محبت کا طبلہ ظاہر کیا ہے اور
اس مستی میں ناچنا بیان کیا ہے۔ دوسرا ناچ محض نفس کی خواہشات سے متعلق ہے۔ خدا تعالےٰ
کی عبادت ہی صحیح راگ ہے۔ ست اور سنتوکھ (صدق اور صبر) دونوں تال ہیں۔ اور شبد
خوشی کا باجہ ہے۔ ہمارا راگ اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ اس میں مست ہو کر ہم خوشی سے
ناچتے ہیں (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صـ ۳۵۰) اس کے برعکس سکھ راگیوں کے یہ راگ بیان کئے جاتے ہیں کہ :۔

"سکھوں کے قدیمی ساز ۔ رباب ۔ سرندہ ۔ طاؤس وغیرہ ہیں ۔ راگ
ودیا کی کمی نے ان کی جگہ ہارمونیم کو دے دی ۔" (سکھ قانون صـ ۲۷)

یعنی :۔ "صرف سارنگی ہی رہ گئی ہے کیونکہ وہ بازاری عورتوں
کے گانے کا ساز ہے ۔ (خالصہ دھرم شاستر صـ ۲۵)

آج سکھ دنیا جس راگ یا کیرتن کو اپنے مذہب کا خاص حصہ تسلیم کر رہی ہے ۔ اس سے
متعلق ایک سکھ اداسی ودوان مہاتما کلیان داس جی کا یہ بیان ہے کہ یہ گورو نانک جی کے زمانہ
میں رائج نہ تھا ۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اگر سکھ پنتھ میں راگ کا رواج ہوتا تو نمبردار گورو امرداس جی جب بائیس سکھ
پرچارک مقرر کئے تھے تو ان میں راگی بھی ہوتے ... گورو نانک جی سے لے کر گورو ارجن
جی تک سکھوں کو گورو صاحب نے راگ نہیں کرنے دیا تھا ۔ (سچی کھوج حصہ اول صـ ۱۸۶)

یعنی : "پس فرق صرف راگ کے معنے سمجھنے میں ہے ۔ راگ کے ایک معنے پریم
اور محبت بھی ہے ۔ جہاں راگ گانے کے بارہ میں کہا گیا وہاں گورو جی نے یہ کہا
ہے کہ راگ کو چھوڑ کر واہگورو جپو ۔ پس یہ انگریزوں کی پہلی چال تھی سکھ قوم

کے پرچار کو روک کر راگ کی طرف لگا دیا۔" (سچی کھوج حصہ اول ص ۱۴۶)

آج کل سکھوں کے دیوانوں اور جلسوں میں عورتیں بھی کیرتن کرتی ہیں۔ مگر سکھ مذہب کی تعلیم کی رو سے کوئی بھی شخص کسی عورت سے راگ نہیں سن سکتا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :

تریا راگ سنے چت لائے ... سنو لال سو جم پور جائے (تنخواہ نامہ نند لال)

ایک اور سکھ وِدوان رقم طراز ہیں کہ :-

"سکھ مستورات اور مردوں کے کیرتنی جتھے الگ الگ ہونے چاہئیں" (سکھ قانون ص ۴۹)

سکھ تاریخ سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو نانک جی کا کیرتن یا سماع کی مجالس موجودہ راگیوں کی طرح نہ تھیں۔ گورو نانک جی نے اپنی ساری عمر میں بھی کبھی باجہ یا طبلہ استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ان کا خود اپنے ہاتھ سے رباب بجانا ہی ثابت ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی پتہ چلتا ہے کہ ان کا مسلمان ساتھی بھائی مردانہ رباب بجایا کرتا تھا۔ جیسا کہ بھائی گورداس جی کا بیان ہے کہ :-

بھلا رباب بجائیندا مجلس مردانہ میراثی (وار ۱۱ پوڑی ۱۳)

اور گورو جی اپنے رب العزت کی حمد کے گیت گایا کرتے تھے گورو نانک جی رباب کو پسند کرتے تھے اور اور باقی سازوں کو ناپسند (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی ص ۱۱۵) لیکن یہ رباب بھی وہ خود نہیں

ٍ؎ سکھ وِدوان اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ رباب ایک اسلامی ساز ہے۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ :-

"رباب ایک عربی ساز ہے ... ... گورو نانک دیو والے رباب کا نمونہ ہے اور اور بجانے والے ریاست رام پور میں اب بھی موجود ہیں" - (اگھ نانک جھنکار ص ۱۰۷)

ایک اور وِدوان رقم طراز ہیں کہ :-

"رباب مسلمانی ملکوں کا ساز ہے۔ جیسے ایران۔ افغانستان۔ صوبہ سرحد اور کشمیر میں اب تک مضراب کی ٹھوکر سے بجایا جاتا ہے" (اجیت جالندھر ۱۷ اگست ۱۹۶۰)

بجاتے تھے۔ بلکہ ان کا ساتھی بجاتا تھا۔

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ جب لوگوں نے گورو نانک جی سے کیرتن یا سماع سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسلام میں اس کی اجازت ہے یا نہیں، میں اسے جائز تصور کرتا ہوں بلکہ یہی فرمایا کہ :

"اگر کہو کہ پیغمبر خدا نے سرود بند کیا ہے۔ بے شک پیغمبر نے سرود منع کیا ہے جو دل کو بدفعلی اور دُنیا کے عیش و عشرت کی طرف راغب کرے۔ لیکن جس سرود میں یادِ الٰہی اور محبت الٰہی کا اظہار کیا گیا ہو وہ سرود جائز ہے۔ اس کو منع نہیں کیا۔ اور سرود کو بند کرنے کا اس لئے حکم دیا ہے کہ لوگوں کی زندگی ناحق بے ہودہ افعال سے برباد نہ ہو۔ پس تم یادِ الٰہی کے سرود کو کیوں بند کرتے ہو؟" (جنم ساکھی بھائی بالا ص۵۶۰۔ جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۶۹۲)

اور بھی متعدد سکھ کتب میں گورو نانک جی کی سرود سے متعلق یہی وضاحت موجود ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا گورمکھی ص۵۶۰ جنم ساکھی چھاپہ پتھر ص۳۸۱، سوانح عمری گورو نانک جی ص۶۴۔ تواریخ گورو خالصہ اردو ص۵۰ ۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۴۲۹، گورو نانک پرکاش ازاردھ ادھیائے ۳۴ و اتہاس گورو خالصہ ص۱۵۲، سوانح عمری گورو نانک دیو جی ص۱۶۴، گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۱۵۱ وغیرہ ۔[۱])

---

[۱] مشہور معروف اداسی وودوان مہاتما کلیان داس جی نے کیرتن سے متعلق یہ حقیقت بیان کی ہے کہ:۔

"جاہل لوگ باجے کی چیں چیں اور طبلہ کی ڈھب ڈھب سے گلا پھاڑنے کو کیرتن کہتے ہیں اور گورو ارجن جی نے بلاول میں فرمایا ہے کہ :۔

"کیرتن نام سمرت رہوں جب لگ گھٹ میں سانس۔

یعنی جب تک میرے جسم میں سانس ہے تب تک کیرتن ذکر الٰہی کرتا رہوں

پس گورو گرنتھ صاحب میں جہاں بھی کیرتن لفظ کا استعمال ہے وہاں اس کا مطلب ذکر الٰہی سے ہے۔ باجے کی چیں چیں اور طبلہ کی ڈھب ڈھب سے چیخنا چلانا راگ نہیں۔" (سچی کھوج جلد ۱ ص۶۳)

گورو نانک جی اور چلّہ کشی

مسلمان صوفیاء اور بزرگان دین کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ اولیائے کرام کے مزاروں پر چلّہ کشی کیا کرتے ہیں اور کئی کئی ماہ کے روزے بھی رکھا کرتے ہیں اور عام طور پر چالیس دن دنیا سے الگ تھلگ ہو کر گوشہ نشین ہو جایا کرتے ہیں۔ سکھ کتب سے اس بارہ میں رہنمائی ملتی ہے کہ گورو جی بھی اس قسم کی چلّہ کشی کو پسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے اپنی زندگی میں بہت کٹھن تپ کئے تھے اور بہت تکالیف برداشت کی تھیں۔ جنہیں ہم اسلامی اصطلاح میں چلّہ کشی ہی کہہ سکتے ہیں چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

ریت اک اہار کر روڑاں دی گور کری وچھائی
بھاری کری تپسیا ہر سیلوں بن آئی (دوار یکم پوڑی)

گورو جی نے چلّہ کشی سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

"اک حقّانی عشق ہے حق حق کمائے
گوشہ نشین ہوئے رہ دھرتی سیس لوائے
کرو عبادت رب دی چلے بیٹھ جائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۷۲)

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی کے بقول گورو جی نے بھی بعض مسلمان بزرگوں کے مزاروں پر چلّہ کشی کی ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-

"یہاں (سرسہ میں) خواجہ صاحب کے مزار پر چاروں کونوں میں چار چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیاں ہیں اور وہاں کے مسلمان مجاور راوی ہیں کہ شمال مغرب جانب کی کوٹھڑی میں بابا نانک شاہ شیخ فرید وغیرہ چار درویشوں کے ہمراہ چلّہ میں بیٹھے تھے۔" (تواریخ گورو خالصہ ص ۳۶)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

"یہاں (سرسہ شہر) میں) خواجہ جعفر - باوا فرید - سائیں شیر شاہ - وغیرہ چلّہ کشی کرتے تھے - گورو جی نے بغیر کھاتے پینے کے چلّہ کشی کی۔" (گورو دھام سنگرہ ص ۱۵۹)

سکھ لٹریچر اس بات پر شاہد ہے کہ گورو جی کے دل میں گزر چکے مسلمان بزرگان دین کا پورا پورا احترام تھا - اور آپ انکے مزاروں پر عقیدت کے پھول چڑھایا کرتے تھے - چنانچہ سوڈھی مہربان جی گورو جی کے ملتان جانے کی ساکھی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"تب گورو نانک ملتان شہر پیر بہاؤ دین کی درگاہ میں جائے وڑیا تب درگاہ میں خبر ہوئی پیرزادیاں کو کہ نانک ویدی ڈیرہ لٹا کر فقیر ہوئے نکلیا ہے سے پیر بہاؤ دین دی تربت اوپر آئے حجرے وچ وڑیا - تربت کول کورنش (جھک کر سلام) کیتی ہیس - اڑ فقیر طبع ہے - اڑ مرد خوب دیدار - قدار - قد آور - عجب دیدار ہے - دیکھیا ہی بن آوے - پیر جی عجب فقیر سنی دا ہے سے آیا ہے۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۲۳۷)

اس سے واضح ہے کہ گورو جی ملتان کے مشہور بزرگ حضرت پیر بہاؤ الدین کے مزار پر بڑی عقیدت سے گئے تھے لیکن چونکہ یہ بات موجودہ زمانہ کے اکثر سکھوں کے ذہنوں میں سمائے ہوئے نانک کے خلاف تھی اس لئے وہ اس سے انکار کرتے ہیں -[1]

---

[1] اس وقت مشرقی پنجاب میں پھر سے مسلمان اولیاء اللہ کے مزاروں کی آبادی کی صورت پیدا ہوگئی ہے - چنانچہ ایک سکھ ودوان رستم جراز ہیں کہ :-

"مشرقی پنجاب کے بعض دیہات میں مسلمان پیروں کی قبریں بننے لگ پڑی ہیں - ان پر سبز جھنڈیاں لگا کر قبروں کی پرستش شروع ہوگئی ہے" (گیان امرت جولائی ۱۹۶۹ء)

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ :-

"اس مرتبہ رکشنی کے میلے پر جگراؤں میں ہزاروں کی تعداد میں شکل سے سکھ لیکن مذہب سے مسلمان لوگ ہم نے پچھلے مہینے ہی دیکھے ہیں - دھمالہ ڈال کر ناچتے تھے اور سر ہلا ہلا کر اللہ ہو - اللہ ہو کے نعرے اس طرح لگاتے تھے کہ جس طرح انہوں نے پہلے سے زیادہ اپنے ساتھیوں پر پہنچے ہوئے لوگ بننے

[illegible] ... پر کاش جون ۱۹۶۹ء)

چنانچہ سوڈھی مہربان جی کی جنم ساکھی کے ایڈیٹر نے یہاں پہ نوٹ دیا ہے کہ :-

" ایک مرتبہ مکے عرب بھی گئے تھے تو انہوں نے خانہ کعبہ کو بھی جو مسلمانوں کا سب سے بڑا قابل احترام مقام ہے جھک کر سلام نہیں کیا تھا بلکہ اسی طرف پاؤں کر کے سو گئے تھے .... گورو جی پیر بہاؤ الدین ذکریا کی قبر کو کورنش کر سکتے تھے۔ یہ بات قابل تسلیم نہیں " (جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۴۳۹)

جنم ساکھی گورو نانک جی کے فاضل ایڈیٹر نے جو بات پیش کی ہے وہ بہت ہی عجیب ہے اس بارہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ گورو جی کا مکہ معظمہ جا کر خانہ کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سونا جنم ساکھیوں کے قدیمی نسخوں میں درج نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایک مطبوعہ جنم ساکھی ۱۸۷۱ء کی ہے اس میں یہ واقعہ مذکور نہیں۔ البتہ ۱۸۸۶ء میں جب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا تو اس میں یہ واقعہ شامل کر دیا گیا۔ اور پھر اس بارہ میں یہ بھی قابل غور بات ہے کہ جن لوگوں نے گورو جی کا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا بیان کیا ہے انہیں اس بات کا بھی اقرار ہے کہ گورو جی نے یہ فرمایا تھا کہ ہم تھکے ماندے آئے تھے غلطی سے اس طرف پاؤں ہو گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۱ جنم ساکھی اردو ص ۱۲۹۔ نانک پرکاش پوربارده ادھیائے ۵۸۔ اتہاس گورو خالصہ ص ۱۴۵۔ نانک پرکاش اردو مصنفہ سردار گورمکھ سنگھ ناظم بٹالہ ص ۵۷۔ پنتھ پرکاش تو اس ۵ ص ۵۱ سورج دے جنم ساکھی ص ۲۲۳۔ غلطی سے اس قسم کی بات نہ تو قابل گرفت ہو سکتی ہے۔ اور نہ قابل سزا۔ (ملاحظہ ہو سکھ قانون ص ۱۶۸)

جنم ساکھی اردو میں مرقوم ہے کہ گورو جی نے یہ بھی فرمایا تھا کہ :-

" ہمارا کیا مجال ہے کہ اپنے خدا کے گھر کی بے عزتی کریں " (جنم ساکھی اردو ص ۱۷۷)

یعنی :- " میں اس ساکھی کو گورو نانک جی کے خلاف تصور کرتا ہوں۔ پریت لڑی مارچ ۱۹۵۲ء)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

" میں اس ساکھی کی اس لئے مذمت نہیں کرتا کہ یہ مسلمانوں کی دل دکھانی

ہے۔ بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ یہ لوگوں کے محبوب نانک کے اخلاقی حسن سے انصاف نہیں کرتی ؟ (پریت لڑی مئی ۱۹۵۲ء)

ایک صاحب نے تو اس سلسلہ میں یہاں تک لکھدیا ہے کہ اگر گوروجی مکہ معظمہ جاکر کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سو جاتے تو وہاں سے ان کا جان بچا کر آنا محال تھا وہ ضرور مار دیئے جاتے "۔ (ملاحظہ ہو رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۴ء)

الغرض گورو نانک جی کے دل میں خدا تعالےٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا پورا پورا احترام تھا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :۔

" نانک بگوید جن ترا تیرے چاکراں پا خاک " (تلنگ محلہ ۱ صہ ۷۲۱)

یعنی :۔ سنو میاں ! جب کوئی خدا تعالےٰ کا پیارا ملے تو دل کی صفائی سے اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ جو خدا کی بندگی کرتے ہیں ان کی برابری کرنا مناسب نہیں بلکہ ان کے روبرو سر جھکانا چاہیئے۔ اور دل میں دوئی اور غیریت کو راہ نہ دینا چاہیئے۔ (جنم ساکھی بھائی بالا اردو صہ ۲۲۵)

پس اگر گوروجی نے ملتان جاکر حضرت پیر بہاؤالدین کے روضہ کا احترام کیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے قابل ملامت یا قابل اعتراض ٹھہرایا جائے مرچکے بزرگوں کے مقامات کا احترام انسانیت کا ضروری حصہ ہے اور ہر شریف انسان سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان کا احترام کرے۔ اسی بات کے پیش نظر کہا گیا ہے کہ :۔

جتھے جائے بہے میرا ست گور سو تھان سوہاوا رام راجے
گور سکھیں سو تھان بھالیا لے دھوڑ مکھ لاوا

(آسا محلہ ۴ صہ ۴۵)

یعنی :۔ دھن سو تھان دھن اوئے بھونا۔ جا میں سنت بسارے
جن نانک کی شردھا پور ہو ٹھاکر۔ بھگت تیرے نمسکارے

(دھناسری محلہ ۵ صہ ۶۸۱)

سات زمینیں اور سات آسمان

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گورو نانک جی نے اسلام کے پیش کردہ نظریہ سبع سموات کی مخالفت کی ہے وہ اپنے اس خیال کی تائید میں گورو جی کا بیان کردہ یہ شبد پیش کیا کرتے ہیں کہ :-

پاتالاں پاتال لکھ اگاساں اگاس !
اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک بات
سہس اٹھاراں کہن کتیباں اصلوں اک دھات
لیکھا ہوئے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے وناس
نانک وڈا آکھیئے آپے جانے آپ

(جپ جی ۲۲)

گورو نانک جی کے اس شبد سے وہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مسلمان تو سات زمینوں اور سات آسمانوں کے قائل ہیں مگر گورو نانک جی کے نزدیک لاکھوں زمینیں اور لاکھوں آسمان ہیں۔ ان کی صحیح تعداد بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

"مسلمان لوگ سات آسمان اور سات زمینیں تسلیم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن گورو صاحب نے پاتالاں پاتال لکھ آگاساں آگاس بیان کئے ہیں"

(دھرم تے سداچار صفحہ ۱۳۷، خالصہ سماچار امرت سر مارچ ۱۹۶۴ء)

اصل میں یہ سوال اسلامی تعلیمات سے ناواقفی کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ اسلام کا یہ نظریہ ہرگز ہرگز نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی کل کائنات سات زمینیں اور سات آسمان ہیں۔ قرآن شریف کی پہلی آیت یہ ہے کہ :-

الحمد للہ رب العلمین ٥

یعنی۔ تمام تعریفوں کا مستحق خدائے واحد ہی ہے جو بے شمار جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے

گورو نانک جی نے لاکھوں آسمان اور لاکھوں زمینیں بیان کرنے کے ساتھ ہی چودہ

طبق بھی تسلیم کئے ہیں جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :۔

نو ست چودہ تین چار کر مہلت چار بہالی (لبسنت ص ۱۱۹۰)

یعنی :۔ "چودہ طبق ہیں۔ سات طبق اوپر۔ اور سات طبق نیچے زمین کے" (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۵)

جنم ساکھی گورو نانک جی مصنفہ سوڈھی مہربان جی کے ص ۱۵۲ پر گورو جی کے فرمان نو ست

چودہ۔ تین۔ چار ہیں چودہ کے معنے سات آسمان اور سات پاتال بیان کئے گئے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی چودہ طبقوں کا ذکر کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو

ص ۸۳۔ ص ۳۴۴۔ ص ۹۴۹۔ ص ۱۰۳۹، وغیرہ۔)

جنم ساکھی کے اردو ایڈیشن میں مرقوم ہے کہ :۔

"سات آسمانوں پر فرشتے موکل قرار دیئے۔ سات طبق زمین

کے ملا کر چودہ طبق ہوتے ہیں۔" (جنم ساکھی اردو ص ۱۱)

گورو جی کا یہ ارشاد بھی جنم ساکھی میں موجود ہے کہ

چودہ طبق کال کے بس کت کو جائے کال تے نس (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۱۰)

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :۔

ساتوں آکاش ساتوں پاتار بھیو ادرشٹ جیہہ کرم جار

(دسم گرنتھ ص ۳۵)

یعنی :۔

سات آکاش پتالن ستن پھیل رہیو جس نام اسی کو (دسم گرنتھ ص ۲۱۹)

دسم گرنتھ کے اور بھی متعدد مقامات پر چودہ طبق تسلیم کئے گئے ہیں (ملاحظہ ہو

ص ۶۴۱۔ ص ۱۲۴۵) بھائی گورداس جی کا یہ بیان ہے کہ :۔

ست اکاش پتال ست کر اپڑے چلیا (واراں بھائی گورداس وار ۲ پوڑی ۴)

پس گورو نانک جی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ عین اسلام ہے اگر کسی کو یہ اسلام کے خلاف نظر آرہا ہے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ جس سے اس کی نہ صرف اسلام سے بلکہ سکھ مذہب سے بھی ناواقفیت ثابت ہوتی ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" کیول جی مندرجہ بالا سطور میں جو چودہ طبق مذکور ہیں وہ آپ کو نظر کیوں نہیں آئے؟ اور جو جپ جی صاحب میں لاکھوں آسمان بیان کئے ہیں وہ خدا تعالےٰ کی لا محدود طاقتوں اور قدرتوں کا اظہار ہے۔ اور جو چودہ طبق بیان کئے ہیں وہ اس عالم کے ہیں۔" دوسم گور گرہ پرکاش گرنتھ ص۵۰۰)

اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ عربی زبان میں سبع کے معنے ہر جگہ سات ہی ضروری نہیں ہیں۔ یہ لفظ ان گنت اور بے شمار کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کی مثالیں خود سکھوں اور ہندوؤں کی کتب سے بھی مل سکتی ہیں۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ سردار کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :-

"نگھنٹے میں ہشت (سات) کے معنے بے شمار بھی ہیں۔ جیسا کہ سہسر لفظ ان گنت اور لا تعداد کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے" دمہان کوش ص۲۳۶)

ایک اور ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

"ستر لفظ سے مراد بیس کم سو نہیں بلکہ تمام عمر ہے ... یہ ستر کا محاورہ تمام کے معنوں میں مسلمانوں کے زمانہ سے شروع ہوا۔

(پرم پوتر آدبیڑ وا سنکلنا کال ص۶۸)

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گورو جی نے لاکھوں آسمان اور لاکھوں زمینیں بیان کر کے اسلام کے کسی نظریہ کی تردید کی ہے وہ بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔ اس طرح وہ خود گورو جی پر بہت بڑا حملہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

" سہس اٹھارہ کہن کتیباں اصلواک دھات " (جپ جی پوڑی ۲۲)

ایک سکھ وِدوان نے گوروجی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ :-

" مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کی چاروں کتب میں مذکور ہے کہ کل اٹھارہ ہزار عالم ہیں۔ جن کا آغاز خدائے واحد سے ہی ہوا ہے " (جپ جی مترجم ص۱۱۰)

قرآن شریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

اللہ تعالےٰ بے شمار جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔

البتہ گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کی شہادت ضرور ملتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے محض چند ہزار عالم پیدا کئے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

چندیں ہزار عالم ایکل کھانا (زنلنگ نام دیو ص۷۲۷)

اس کے معنے ایک مشہور سکھ وِدوان پرنسپل تیجا سنگھ جی نے یہ بیان کئے ہیں کہ :- " بھگت نام دیوجی بھی سرشٹی (عالم کائنات) کو کئی ہزار عالموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ چندیں ہزار عالم ایکل کھانا (زنلنگ) بھگت کا ہنا گوڑی میں کہتے ہیں کہ سہس اٹھارہ عالم بھائی۔ .. .. مسلمان وغیرہ مغربی لوگوں کی کتب بیان کرتی ہیں کہ عالم کائنات کے اٹھارہ ہزار عالم یا جہان ہیں۔ ... ... مگر اس کا مطلب بھی بے شمار ہے۔ کسی نے کہا بے شمار ہے کسی نے ہزارہا کہہ دیا دونوں باتوں کا مفہوم اور مطلب ایک ہی ہے " (جپ جی مترجم ص۱۳۶)

سکھ لٹریچر سے تو یہ بھی واضح ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی معراج شریف کی رات کو بے شمار جہانوں کا شاہدہ کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص۵۶۰ جنم ساکھی اردو ص۶۹۹۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۲۲۴) اس وقت تو گوروجی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

سکھ وِدوان یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے لاکھوں آسمانوں اور لاکھوں زمینوں کا وجود ثابت کرنے کے لئے قرآن شریف سے ہی سند پیش کی تھی (ملاحظہ ہو سچا گورو ص ۱۶۱)

گویا گورو نانک جی نے لاکھوں زمینوں اور آسمانوں سے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ سکھ وِدوانوں کے بقول ہی عین اسلام ہے۔ اسے اسلام کے خلاف وہی کہہ سکتا ہے جسے اسلامی تعلیمات کا علم نہ ہو۔ اور جو گورو نانک کے کلام سے متعلق بھی سطحی علم ہی رکھتا ہے۔

الغرض قرآن شریف کی رو سے تو لاکھوں زمینوں اور آسمانوں کا وجود میں آنا ہی نہیں بلکہ کروڑوں کروڑ زمینوں اور آسمانوں کا وجود میں آنا ثابت ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ قرآن شریف نے سات زمینیں اور سات آسمان بھی تسلیم کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ طلاق ع ۲ پ ۲۸) لیکن یہ اللہ تعالےٰ کی کل کائنات نہیں بلکہ ہمارے کرّہ سے متعلق ہیں۔

گورو نانک جی نے خود ہی ایک مقام پر فرمایا ہے کہ:-

سورج ایکو رت انیک (آسا محلہ ا، ۱۲، ص ۳۵۷)

اب کون اسے باور کر سکتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لاکھوں زمینوں اور لاکھوں آسمانوں میں صرف ایک ہی سورج کام کر رہا ہے اور دوسرا کوئی سورج ہی نہیں۔ ایک ہی سورج کی روشنی اور گرمی لاکھوں زمینوں اور لاکھوں آسمانوں کو پہنچ رہی ہے۔ یا یہ کہ یہ ایک سورج ہمارے اس کرّہ سے تعلق رکھتا ہے۔ گورو جی کی بانی سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک سورج کا تعلق صرف ہمارے نظام شمسی سے ہے اس عالم کائنات میں اور کتنے نظام ہیں اور کتنے سورج ہیں اس سے متعلق کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا چنانچہ گورو صاحب کا خود اپنا ارشاد بھی ہے کہ

کیتے اند چند سور کیتے کیتے دھو اپدیس (جپ جی ص)

گورو نانک جی کی دوسری شادی

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی نے مسلمانوں سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک مسلمان عورت سے شادی بھی کی تھی۔ جس کا اصل نام تو بی بی خانم تھا۔ لیکن سکھ تاریخ میں اسے ماتا منجھوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ گورو جی کی اس شادی کا ذکر جنم ساکھیوں کے قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

"ست ور ہے ماتا منجھوت جیوی۔ دوئے دھیاں ہو یالی وڈے گھرے لگیاں۔ پھیر جاں تیسری واری پرسوت ہوئی تاں چلانا کیتا۔ تاں گورو نانک جی بہت عاجزی کیتی کرتار اگے پر کرتار بھانے دا صاحب نے نہ منے۔۔ تاں گورو نانک جی اداس ہو یا۔" (جنم ساکھی قلمی ص۳۷۳ ورق)

اس جنم ساکھی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ گورو جی کی پہلی بیوی اور ان کے سسرال نے اس شادی کو بہت ناپسند کیا تھا۔ ان کی یہ ناپسندیدگی فطری تقاضا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی قلمی ورق ص۵۸-۳۵۷)

سوڈھی مہربان جی کی تصنیف جنم ساکھی گورو نانک جی میں بھی اس شادی کا تذکرہ تھا مگر جب اسے خالصہ کالج امرتسر والوں نے ایڈیٹ کر کے شائع کیا تو اسے خارج کر دیا۔ جیسا کہ سردار گوربخش سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ:-

"ایک ساکھی میں مرقوم ہے کہ گورو جی نے اپنی آخری عمر میں ایک مسلمان ننگوڑی سے شادی کروائی تھی۔" (رسالہ پریت لڑی اگست ۱۹۶۸ء)

ہمارے استفسار پر پریت لڑی کے ایڈیٹر صاحب "نوتیج" جی نے اپنی چٹھی مورخہ ۲۶ ۱۰/۶۸ میں یہ تحریر فرمایا کہ:-

"یہ حوالہ مہربان کی ساکھی میں ہے جو ایڈیٹ ہو کر شائع ہوئی ہے۔ اور

اس میں سے اسے خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ خالصہ کالج نے شائع کی ہے۔"

(چٹھی نونبیج جی مورخہ ۲۶)

جنم ساکھیوں میں ماتا منجوت کا پہلا نام بی بی خاں (بی بی خانم) مرقوم ہے۔ (ملاحظہ ہو قلمی جنم ساکھی صـ۲۳۳ ورق صـ۲۳۵، ورق ۳۳۹ و ۳۴۰) ایک سکھ وِدوان سردار شمشیر سنگھ جی اشوک نے بھی ماتا منجھوت کا اصلی نام بی بی خانم بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو پراتن جنم ساکھی دیباچہ صـ۱۳) اور گورو جی کی اس بیوی کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی گوہر خانم تھا۔ جسے جنم ساکھیوں میں گوہر خاں لکھا گیا ہے (جنم ساکھی قلمی ورق ۳۳۹)

ایک ہندو وِدوان مہتہ رادھا کشن جی نے اس بارہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ:-

"بابا نانک صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں ایک رنگھڑ (جو ذات کے مسلمان ہوتے ہیں) کی لڑکی سے شادی کی۔ اور کوئی ہندو مسلمانوں کے ساتھ داد و ستد ناطہ کی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو۔" (نسخہ گرنتھی خوبیاں صـ۱۶-۱۷)

گورو جی کی اس شادی سے متعلق ایک سکھ وِدوان سردار گنڈا سنگھ جی رقم طراز ہیں کہ:-

"اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ امر واقعی ٹھیک ہے تو بھی ناجائز تصور نہیں ہو سکتا کیونکہ لڑکی کے ماں باپ نے اپنی لڑکی برضائے خود گورو جی کو بیاہی تھی۔ یہ امر کوئی ناجائز نہیں ہو سکتا۔" (نسخہ خبط دیانندیاں صـ۱۲۷)

ایک اور سکھ وِدوان ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے گورو جی کی اس شادی کے ذکر میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"ایک ساکھی اس سوڈھی مہربان کی جنم ساکھی میں ایسی بھی ہے جو گورو نانک دیو جی کی شخصیت کو بدنام کرنے کے لئے لکھی گئی ہے وہ ہے ماتا منجھوت کی ساکھی۔" گورو نانک جوت تے سروپ صـ۱۳۴)

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کے بیاہ کی یہ ساکھی بدھی چند نے

بعد کو ملائی ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ :-

جنم ساکھی گورو نانک کیری   تب پوتھی نہ ہوتی بدھیری
بدھی چند تس پوتھی ماہیں   ساکھی دئی گورر ام گاہیں
گورو نانک بھی مسلمانی   عورت کری منجھوت مہانی
دو ئے ست ستا ایک اپجائی   نو بھی رہے الیپ سدائی

(پنتھ پرکاش ص ۹۰۵)

مشہور سکھ بزرگ بھائی منی سنگھ جی کی طرف منسوب "بھگت رتناولی" میں مرقوم ہے کہ :-

" سکھاں نے ارداس کیتی جو گوشٹاں اگے ہوئیاں ہن۔ سو چھوٹے میل والیاں نے گوشٹاں وچ اپنی مت دیاں باتاں لکھ چھوڑیاں ہین۔ جو بابے رنگرھٹی دی بیٹی بیاہی ہے۔" (بھگت رتناولی ص ۸۴-۱۸۳)

ایک سکھ ودوان سردار شمشیر سنگھ جی اشوک رقمطراز ہیں کہ :-

" ساکھی پستک پوتھی ہر جی میں ۷۷ ادیں ساکھی میں ماتا منجھوت نام کی ایک رنگھڑھی کی ساکھی بھی ہے جو ایک فرضی ساکھی ہے۔ گورو جی کی دوسری شادی بتاکر گورو نانک جی کے ساتھ جوڑ دی گئی ہے۔ یہ ساکھی ہر جی نے خود بنائی۔ یا اس نے رنجنیے (ہندالیئے) سادھوؤں سے سن کر لکھی یا خود وضع کر لی ہے اس سے متعلق کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ (پوراتن جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۲۹)

یعنی :- " سوڈھی مہربان۔ سوڈھی ہرجی۔ اور بھائی بدھی چند نے پوراتن جنم ساکھی اور جنم ساکھی بھائی پیڑا موکھا کا سہارا لے کر .... بہت سی مزید ساکھیاں وضع کر لیں۔ ماتا منجھوت یعنی رنگھڑی کی ساکھی ... جو بہت بری مثال ہے۔" (پوراتن جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۳۹)

ایک اور مقام پر سردار شمشیر سنگھ جی اشوک نے بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے گوروجی کی بی بی خانم سے شادی کا یہ قصہ سوڑھی مہربان کے بیٹے ہرجی اور بدھی چند کا اختراع ظاہر کیا تھا۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ انہوں نے سری گورونانک جی کو ہندو مسلم ایکتا کی مثال قائم کرنے والا ثابت کرنے کے لئے ماتا منجھوت کی یہ ساکھی جنم ساکھی میں شامل کر دی تھی۔ (ملاحظہ ہو پوراتن جنم ساکھی ص۳۵ - دیباچہ)

اس کے ساتھ ہی اشوک جی نے اس امر کو بھی تسلیم کیا ہے کہ بھائی پیڑے موکھے کی ساکھی میں جسے وہ سب سے پہلی اور بھائی بالا والی جنم ساکھی بھی کہتے ہیں۔ گوروجی کی اس شادی کا تذکرہ موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو پوراتن جنم ساکھی ص۳۵ دیباچہ)

اشوک جی کے بقول شاہ جہان کے زمانہ سے قبل ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایسی شادیوں کا عام رواج تھا۔ اور ہندو لڑکے مسلمان لڑکیوں سے اور مسلمان لڑکے ہندو لڑکیوں سے اپنے والدین کی خوشی سے بیاہے جاتے تھے۔ شاہ جہان نے اس پر پابندی لگا دی تھی۔ (ملاحظہ ہو پوراتن جنم ساکھی دیباچہ ص۳۵)

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ بڑے بڑے ہندو خاندانوں راجپوتوں اور راجاؤں مہاراجاؤں کی لڑکیاں مسلمانوں سے بیاہی گئیں۔ اور اکثر مغل حکمرانوں کی بیگمات تو ہندو دیویاں ہی تھیں۔ مگر ہم کسی بھی تاریخ میں یہ نہیں پڑھتے کہ کسی قابل ذکر اور معزز مسلمان گھرانہ کی کوئی لڑکی اس کے والدین نے کسی ہندو لڑکے سے اس کے اسلام قبول کئے بغیر بیاہی ہو۔ یہ کہنا کہ شاہ جہان نے ایسی شادیوں پر پابندی لگائی تھی۔ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے اور اس طرح اسلام کی مقدس تعلیم سے اپنی لاعلمی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس سلسلہ میں یہ واضح ارشاد ہے کہ:۔

ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا والعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون النار

والله یدعوا الی الجنة (البقرہ ع ۲۷ پ ۲)

اسلام کے اس حکم کی موجودگی میں یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ کوئی معزز مسلمان اس زمانہ میں جب کہ بھارت میں مسلمانوں کو سیاسی عروج بھی حاصل تھا اور وہ اس برعظیم کے حکمران تھے اپنی دختر کسی ہندو لڑکے سے بیاہنے پر آمادہ ہو سکتا پس گورونانک جی کی یہ شادی اس امر کا بین ثبوت ہے کہ آپ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ اسی بناء پر حیات خان منجھ نے اپنی لڑکی بی بی خانم آپ کے نکاح میں دے دی تھی۔ اور اس کے بطن سے آپ کے ہاں جنم ساکھیوں کے بقول اولاد بھی ہوئی تھی۔

اور موجودہ سکھ ودوان اگر اس شادی سے انکار کر رہے ہیں تو وہ مجبور ہیں کیونکہ دسم گورو جی کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ جو شخص مسلمان عورت سے شادی کر لے اس کے اسلام میں شک نہیں کیا جا سکتا (خالصہ دھرم شاستر صـ ۲۳۵ ۔ تواریخ گورو خالصہ صـ ۱۲۴۶ ۔ خالصہ ۶۱)

خاکسار نے اس تعلق میں اپنے کرم فرما اور اس جنم ساکھی گورونانک جی کے ایڈیٹر سردار شمشیر سنگھ جی اشوک سے چٹھی کے ذریعہ حقیقت حال معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اشوک جی نے اپنی چٹھی مورخہ ۲۵/۱۱ میں تحریر فرمایا:۔

امرتسر ۷۱-۱۱-۲۵

آپ کی مرسلہ چٹھی موصول ہوئی۔ جواباً عرض ہے کہ میں جنم ساکھی گورونانک مصنف سوڈھی مہربان جی کے پہلے حصہ کا ایڈیٹر ہوں۔ دوسرے حصہ کا ایڈیٹر کوئی ان اشخص ہے۔ ماتا منجھوت کی ساکھی کا تعلق دوسرے حصہ سے ہو سکتا ہے پہلے حصہ سے نہیں۔ وہاں یہ ساکھی کس نے شامل کی یا کس نے نکالی اس بارہ میں مجھے کچھ بھی علم نہیں،، آپ کا مخلص شمشیر سنگھ اشوک،)

اشوک جی کے اس ارشاد سے یہ امر واضح ہے کہ اس جنم ساکھی میں تحریف کی گئی اور گورونانک جی کی اس شادی کا تذکرہ اس سے خارج کر دیا گیا کیونکہ انھوں نے واضح

طور پر کچھ کہنے سے گریز کیا ہے اور اس کی ذمہ داری انہوں نے کسی اور شخص پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔
جس کا نام انہوں نے ظاہر نہ کرنا ہی مصلحت سمجھا ہے۔ ورنہ وہ صاف لکھ دیتے کہ یہ ساکھی اس
میں نہیں تھی لیکن اشوک جی نے ایک اور ہوشیاری برتی ہے۔ وہ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ
وہ اس سے قبل خود اپنے قلم سے اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں کہ جنم ساکھی گورو نانک جی مصنفہ سوڈھی
مہربان کی سب کی سب ان کی ایڈیٹ کردہ ہے۔ جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے کہ:۔

" جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی مصنفہ سوڈھی مہربان ... ... کا ایڈیٹر
میں تھا۔ اور یہ کتاب پرنسپل صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں شروع سے آخر تک میں
نے ہی ایڈیٹ کی تھی۔" (سوڈھی مہربان ص۲)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ جس کتاب کو شروع سے آخر تک اشوک جی کے بقول انہوں نے خود
ہی ایڈیٹ کیا تھا۔ اس کے دوسرے حصہ کے بارہ میں انہیں کچھ علم نہیں ہو سکتا کہ اس میں گورو نانک
جی کی اس شادی کا تذکرہ تھا یا نہیں؟ یا کسی نے خارج کر دیا ہے! یہ حقیقت کو چھپانے کی
ایک ناکام کوشش ہے۔

ل سردار شمشیر سنگھ جی اشوک کی تحقیق کے بارہ میں ایک سکھ ودوان ڈاکٹر بلبیر سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔
" اشوک جی نے جو نمونہ تاریخی تحقیق کا پیش کیا ہے وہ پراپیگنڈے کی حد سے بالا نہیں ہے اس کی چال ڈ
ڈھال اور شکل و صورت سب بھسوڑ کی ہے۔ صرف بھسوڑ کی پرانی غیر ذمہ دارانہ باتوں کو ایک
کالج کے ریسرچ پروفیسر کی نئی مہر لگ رہی ہے۔"

(خالصہ ایڈووکیٹ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۶ء)

مُردہ دفن کرنے کی رسم اور گورو نانک جی

دُنیا میں جتنی بھی قومیں آباد ہیں۔ ان سب میں اپنے مُردوں سے متعلق مختلف قسم رسومات کا رواج ہے اہل اسلام جنازہ پڑھ کر مُردوں کو خاک کے سپرد کر دیتے ہیں۔ گورو نانک جی کی بانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ بھی مُردوں کو دفن کرنے کے حق میں تھے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا (دھناسری راگ محلہ ۱ ص۲۴)

یعنی: اے لوگو! قبر تمہیں آوازیں دے دے کر بلا رہی ہے اور ایک دن تمہارا یہ کھانا پینا دھرا دھرایا رہ جائے گا۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر مُردے دفن کیئے جانے کا جواز پایا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ص۱۴۳ ، ص۴۸۸، ص۶۰۸، ص۷۵۵ ، ص۸۰۹، ص۱۳۶۶، ص۱۳۷۰، ص۱۳۷۱، ص۱۳۷۶، ص۱۳۷۸، ص۱۳۷۹، ص۱۳۸۰، ص۱۳۸۱، ص۱۳۸۲، ص۱۳۸۳،)

یاد رہے کہ سکھوں میں اب بھی ایسے فرقے موجود ہیں جو اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں۔

چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں کہ :-

"بھگت پنتھی۔ سکھ مذہب کا ایک فرقہ۔ اس فرقہ کے لوگ گورو گرنتھ صاحب کو اپنی مذہبی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ براہمنوں سے کوئی کام نہیں کرواتے، مُردے دفن کرتے ہیں"۔ (مہان کوش ص۲۶۹۵)

ایک اور سکھ ودوان نے اس فرقہ کے لوگوں کا اپنے مردے دفن کرنا بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص۱۲۴)

جنم ساکھیاں اور مُردہ دفن کرنے کی رسم

جنم ساکھیوں میں بھی گورو نانک جی کے ایسے اقوال بکثرت ہیں جن میں مُردوں کے دفن کئے

جانے کی تائید کی گئی ہے جب کہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ط۔ طریقت دور کر معرفت پائے راکھ
ایہہ تن تیرا قبر ہیں ہوسی ڈھیری خاک

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۰۶، جنم ساکھی میکالف والی ص ۲۵۶، جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۴ چھاپہ پتھر)

ایک اور مقام پہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ :-

جیتے رکھی منیشراں ہوئے بڈے اوتار
پیر پیغمبر اولیاء غوث قطب سالار
تنہاں بھی سیس نوائیا دھرتی اگے آئے
دھرتی پورے ست گورو سبھو لئے سمائے
داگ پوتر دھرتی جو دھرتی رہے سمائے
ناں کے نکٹ نہ آوسی دوزخ سندی بھائے (جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۳۶)

اس میں گورو جی نے خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کا قبر میں دفن ہونا اور دوزخ کی ہوا سے محفوظ رہنا بیان کیا ہے۔

گورو جی نے بعض اور مقامات پر بھی مردہ دفن کرنے کی رسم کو سراہا ہے اور زندر آتش کرنے کو ناپسند کیا ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۱۱، ص ۲۱۲)

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ باباجی سے مصلیٰ اختیار کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تھا۔ جس کا جواب آپ نے یہ دیا تھا کہ :-

" مصلےٰ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے خاک کی طرف رخ کیا ہے اور تمہارا بوجھ اٹھایا ہے اسیطرح تم بھی قبر کو یاد رکھو اور خدا تعالےٰ کا حکم بجا لاؤ۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۴۷)

گورو جی کے نزدیک قبر کو بھلا دینے والے لوگوں کی سمجھ الٹی ہے۔ دانشور لوگ موت اور قبر کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے کہ :-

ڈھل مل بسیار دُنیا فانی   تا لوب عقل من گور نہ مانی

(دار ملار سلوک محلہ ا صـ ۱۲۹)

یعنی۔ دنیا کی سب زینت خوبصورت ہے۔ مگر ہے فانی۔ الٹی سمجھ والے لوگ قبر کی طرف توجہ نہیں دیتے اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔

سکھ تاریخ سے ثابت ہے کہ گوروجی نے اپنے ساتھی بھائی مردانہ کی تجہیز و تکفین اپنے ہاتھوں سے کی تھی۔ بھائی منی سنگھ جی کے بقول سکھ بھائی مردانہ کی قبر کے درشن کرنے بھی جایا کرتے تھے (ملاحظہ ہو۔ تواریخ گوروخالصہ صـ ۵۱۔ مختصر دمکمل تواریخ گوروخالصہ اردو صـ ۶۰۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ ۵۷۱)

پس ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے کہ مردہ دفن کرنے سے متعلق گوروجی کا نظریہ اسلام سے مختلف نہ تھا۔

گورونانک جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

ساجن میرے رنگلے جائے سُتے جیران

ہنجی ونجاں ڈومنی رودال جھینی بان (سری راگ محلہ ا صـ ۲۳)

اس سے بھی قبرستان کی رہنمائی ملتی ہے۔ کیونکہ جیران کے معنے قبرستان کے ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش صـ ۱۵۷۶) سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ گورو ہر گوبند جی نے بی بی کولاں اور بابے ربابی کو دفن کروایا تھا (ملاحظہ گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۱۲ و ۲۱، تواریخ گورو خالصہ صـ ۱۰۶۷)

عذاب قبر اور گورونانک جی

اسلام کی تعلیم کی رو سے ہر ایک انسان کی روح اس کے مرنے کے بعد اس کے جسم سے الگ ہو جاتی ہے اور جہاں اسے رکھا جاتا ہے اسے قبر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم

قتل الانسان مااکفرہ ٥ .... ثم اماتہ فاقبرہ ٥ (عبس ۶ تا ۳۱)

یعنی انسان کا برا ہو یہ کیوں غور نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے وہ اگر غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر اسے موت دی اور قبر میں رکھا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران۔ (ترمذی)

یعنی قبر یا تو جنت کے ٹھکانوں میں سے ایک ٹھکانا ہے یا دوزخ کا کوئی گڑھا۔

قرآن شریف کی اس آیت اور حدیث شریف میں جس قبر کا ذکر ہے وہ اصل میں انسان کی روح کی قبر ہے جس میں ہر کافر اور مومن کی روح کو رہنا ہوگا۔ مادی قبر تو ہر ایک انسان کی بنائی ہی نہیں جاتی۔ بہت سی قومیں اپنے مردوں کو دفن نہیں کرتیں بلکہ جلا دیتی ہیں۔ یا دریا میں بہا دیتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس روح کی قبر کا ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

گوراں سے نمانیاں بہسن روحاں مل (سلوک فرید ص ۱۳۸۳)

یعنی:۔ "بیچاری قبروں کو روحیں مل کر بیٹھ جائیں گی۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۳۸۳)

پروفیسر صاحب سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب کے اس ارشاد کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"یہاں عام اسلامی خیال کے مطابق روح کا قبر میں جانا بیان کیا ہے" (سلوک فرید مترجم ص ۱۱۳)

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر انسان کا آخری گھر قبر بتایا گیا ہے ملاحظہ ہو ص ۳۱۷، ص ۱۳۸۲)

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اس قبر میں انسان کو اس کے اعمال کے مطابق سزا جزا دی جائے گی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

جالن گوراں نال الاہے جیو سہے

(سلوک فرید ص ۱۳۸۰)

یعنی :۔ وہ جالن سماں بتاوے ہیں۔ گوراں نال گوروں میں پڑے اور الامہے جی سہے۔ اپنے برے کرموں کے انوسار جن کے کھیوٹ تھے ان کو الامہے چت میں سہے ہیں... ... جس نے (الامہے) ناں سہارنے ہوں سومکتی ہیت بندگی کرے۔" (بھگت بانی مترجم پنڈت تارا سنگھ صلا۲)

اس سے ظاہر ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم کے مطابق انسان کو قبر کے عذاب سے بھی واسطہ پڑے گا۔ اور بدکار اور بدکردار لوگوں کو وہاں سزا دی جائے گی۔

گورو نانک صاحب کے کلام سے یہ امر واضح ہے کہ آپ بھی عذاب قبر کے قائل تھے چنانچہ گورو گرنتھ صاحب قلمی اور قدیمی مطبوعہ نسخوں میں گورو جی کا ایک شبد "گوشٹ ملہار نال ہوئی۔" درج ہے اس میں گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

خالق نوں سبحان
گور نمانی اندھگی قدرت کے نشان
آئے حکمی فرشتے قدرت کے اوگان
نرگس گرجاں چھوباں کھنے ہتھ کمان
سانگاں سپراں آتشی پون گلیں زنجیر
حکمی بنھہ چلایا نندک جیوں بے پیر
نانک درگاہ مینیے سچے نام کل دھیر
سنگھ سوالہو سرپھوڑ رہو سو گھر کینا گور

(گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۸۹۳ پراچین بیڑاں صلا۳۲۷ ۔ بھگت بانی مترجم صلا۱۶۰۸)

اس شبد سے متعلق ایک سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ بیان کرتے ہیں کہ :۔

گوشٹ ملہار نال ہوئی میں ایک مسلمان ارائیں کو اپدیش ہے اس لئے اسلامی اصطلاحات استعمال کی ہیں اور فرید وغیرہ مسلمانوں کے الفاظ میں دو شرع

کی خوفناک تصویر کھینچی ہے۔" (پراچین بیڑاں ص۳۴۷)

ایک اور مقام پہ گوروجی فرماتے ہیں کہ :۔

غفلت کروگے تو کھاؤگے مار بیٹی و بیٹا کوئی لے گا نہ سار

توبہ کرو بہڑ کیجئے نہ زور دوزخ کی آتش جلادے گی گور

(جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۲)

اس سے یہ بھی یہ امر واضح ہے کہ جو لوگ غفلت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد بہت دکھ اٹھائیں گے۔ ان کی قبریں دوزخ کی آتش جلادے گی۔ یعنی انہیں عذاب قبر سے واسطہ پڑے گا اور وہاں ان کا عزیز سے عزیز رشتہ دار بیٹا یا بیٹی ان کے کام نہ آئے گا

گوروجی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

نانک سچ الاوہے سنو کریم سادات

جنہاں امید نہ رب دی سو رہن سدا ناپاک

اوئے قبراں وچ چھپڑین جلدے کرن کہائے

عزرائیل فرشتہ دیندا بہت سزائے

قبراں تنہاں جلائیں جو ہوئے مسلمان

جنہاں ایمان نہ رکھیا لگ دوزخ دی حرام (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۶۶)

یعنی جو لوگ ایمان لانے کے بعد دنیا کی طولی سے نجات نہیں پاتے اور اعمال صالحہ بجا نہیں لاتے انہیں عذاب قبر ہوگا۔ اور سخت سزا بھگتنی پڑے گی۔

گوروگوبند سنگھ جی کا یہ ارشاد سکھ کتب میں موجود ہے۔

"جو لوگ سود لیتے ہیں ان کی قبریں جلتی ہیں۔"

(دیجے مکمتہ گرنتھ ص۶۲)

گورونانک جی کی قدیمی تصاویر

گورونانک جی کی قدیمی اور ابتدائی تصاویر جو ان کے عقیدتمندوں نے عام طور پر سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں تیار کیں وہ بھی گورو جی کے اسلام سے تعلق کو واضح کر رہی ہیں۔ کیونکہ ان میں گورو جی کے نقش ونگار۔ ڈیل ڈول اور لباس مسلمانوں کے سے ہیں ایک سکھ اخبار نے اس بارہ میں بیان کیا ہے کہ :۔ " گورونانک جی دی دکھ کتنے مسلم فقیر ورگی بنائی جاندی ہے۔ (ست یگ جیون نگر، نومبر ۱۹۶۹ء)

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں گورو جی کی بعض ایسی تصاویر بھی تیار کی جاتی رہیں جو آپ کے اسلام سے تعلق کی وضاحت کرتی ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سنت ٹہل سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ :۔

" گورو گوبند سنگھ جی کے پاس مع اپنی تصاویر کے نو گورو صاحبان کی اصل تصویریں تھیں ... ایک تصویر گورونانک جی کی مکہ معظمہ کے حاجی بن کر جاتے والی بھی ان تصاویر میں ہے۔" (راگ مالا منڈن صـ۱۲ـ ۱۱۱)

اس کے علاوہ گورو جی کی ایسی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں جن میں انہیں قرآن شریف کی آیات والا مقدس چولہ زیب تن کئے دکھایا گیا ہے چنانچہ امرتسر سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار سچا ڈھنڈورہ نے ۱۹۲۶ء کے نانک نمبر میں گورو جی کی ایسی تصاویر لیتھو گرافی میں شائع کی تھیں جن میں گورو جی کو قرآن شریف کی آیات والا مقدس چولہ پہنے دکھایا گیا تھا۔ نیز جالندھر کے مشہور روزانہ اخبار اجیت نے اپنے گورونانک نمبر کے صـ۶۰ پر گورو جی کی ایک تصویر قرآن شریف کی مقدس آیات والا چولہ پہنے شائع کی تھی اور اس کے نیچے یہ الفاظ درج کئے تھے کہ :۔

" قرآن شریف دیاں آیتاں والا چولہ پائی "
(اجیت جالندھر نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ایسی تصاویر کو پسند نہیں کرتے اور انہیں فرضی قرار دیتے ہیں (ملاحظہ ہو سکھ قانون صنہ ۲۰) ایسے لوگ گورو نانک جی کی جو تصاویر شائع کرتے ہیں۔ ان میں گورو جی کو کھنڈے کا امرت دھاری اور پانچ ککار اختیار کرنے والا گورو سکھ ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن سکھ کتب سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ گورو نانک جی کے زمانہ میں سکھوں کو سر پہ کیس رکھنے کی کوئی خاص پابندی نہیں تھی۔ بلکہ خود گورو نانک جی کے سر پہ موجودہ سکھوں کی طرح بال نہ تھے۔ چنانچہ پنجابی کے مشہور و معروف رسالہ پریت لڑی کے ایڈیٹر نے ایک مرتبہ شائع کیا تھا۔

" سکھ دھرم کے بانی گورو نانک جی کیس نہیں رکھتے تھے " (پریت لڑی ستمبر ۱۹۶۲)

یاد رہے اکثر سکھوں نے پریت لڑی کے اس بیان کو ناپسند کیا تھا اور اس کے ایڈیٹر کے خلاف شور مچا دیا تھا جس پر اسے سکھوں سے معافی مانگ کر اپنا پیچھا چھڑانا پڑا تھا مگر پریت لڑی کے اس بیان کی سکھ تاریخ سے تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ گورو رام داس جی کے بڑے پوتے سودھی مہربان جی کے بقول گورو نانک جی کا بچپن میں منڈن سنسکار ہوا تھا جو ان کے والدین نے خوب دھوم دھام سے کر دایا تھا۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :-

" جب تین برس کا ہوا۔ تب بھدن[1] ہوا۔ تب لوگ اور رشتہ دار آئے دادا کالو جی کے گھر میں ہوا۔" (جنم ساکھی گورو نانک جی شائع کردہ خالصہ کالج امرت سر صلا)

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بھائی شنبھے اپل کے لڑکے کا منڈن سنسکار

---

[1] بھدن کے معنے منڈن سنسکار کئے گئے ہیں (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک جی صلا حاشیہ)

اکثر محققین کے نزدیک تو گورو گوبند سنگھ جی کا بھی کوئی ایسا واضح ارشاد نہیں جس میں انہوں نے سکھوں کو پانچ ککار اختیار کرنے کی تلقین کی ہو۔ ان کے نزدیک پانچ ککار کی اصطلاح بھی گورو صاحب کے بعد وجود میں آئی ہے (ملاحظہ ہو گورمت سدھاکر صـ ۴۶۸ ۔ گورمت مارتنڈ صـ ۵۶۵ ۔ نرمل پنتھ پردیپکا صـ ۳۹۶ ۔ پریم سمارگ دیباچہ صـ ۳۶ انہاسک ترجلد ۳ نمبر ادھنتھ طول صـ ۶۵ وغیرہ)

گورو انگد جی نے اپنے سامنے کروایا تھا۔ (گور پرتاپ سورج راس بکیم انسو ۲۶)

اسیطرح گورو گرنتھ صاحب کے قدیمی قلمی نسخوں سے تو یہ واضح ہے کہ گورو ارجن جی نے اپنے لڑکے گورو ہرگوبند جی کا بھی منڈن سنسکار کیا تھا۔ جیسا کہ گورو جی کا اپنا ارشاد درج ہے:۔

ریتی سگل کرائی آ ہر سیوں لِوْ لائی

بھدن انیت کرائیا گور گیان جپائی ؎۱ (پراچین بیڑاں ص ۱۹۹)

مشہور سکھ وِدوان سردار جی بی سنگھ جی نے تسلیم کیا ہے کہ اس شبد میں گورو ارجن جی کا اپنے بیٹے گورو ہرگوبند جی کا منڈن سنسکار کروانا اور دوسری رسومات ادا کرنا مذکور ہے۔ (ملاحظہ ہو پراچین بیڑاں ص ۲۰۰)

سکھ کتب میں گورو جی کا ایک مسلمان کے لباس میں مکہ معظمہ جانا مرقوم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب کوئی مصوّر گورو جی کی ایسی تصاویر بنائے گا۔ جس میں آپ کا مسلمانوں کے لباس میں مکہ معظمہ حج کے لئے جانا ظاہر کرنا مقصود ہو۔ تو وہ گورو جی کو ایک مسلمان اور حاجی کی شکل میں ہی دکھائے گا۔ نہ کہ کھنڈے کے امرت دھاری اور پانچ ککار اختیار کرنے والے گورسکھ کے روپ میں۔ ایسی تصاویر کو فرضی یا جعلی اسی صورت میں قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ سکھ لٹریچر سے ان کی تائید نہ ہو۔

گورو جی کی اور بھی بعض تصاویر ملتی ہیں جو سکھوں کی طرف سے تیار شدہ موجود ہیں

؎۱ - یاد رہے کہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس شبد کی صرف ابتدائی دو سطریں ہی درج ہیں بقیہ بائیس (۲۲) سطریں جن میں مندرجہ بالا دو سطریں بھی شامل ہیں۔ بدیں وجہ خارج کر دی گئی ہیں کہ ان سے سر منڈوانا ثابت ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ پورا شبد درج ہے۔ ہمارے پاس بھی گورو گرنتھ صاحب کے تین قلمی نسخے ہیں۔ ان میں یہ شبد پورے کا پورا درج ہے جو راگ رام کلی چھنت محلہ ۶ کے عنوان پر ہے۔

تصاویر سے مختلف ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :-

"میں ایک تصویر دیکھی ہے جس وچ گورو نانک دے سِر تے ٹوپی دکھائی گئی ہے" (خالصہ پارلیمینٹ گزٹ جولائی اگست ۱۹۶۳ء)

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ گورو نانک جی کا ٹوپی پہننا سکھ کتب سے ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو نرمل پنتھ پردیپ کا ص ۱۵ و پوراتن جنم ساکھی ص ۲۹، ص ۳۲)

سکھ ودوانوں نے گورو نانک جی اور دوسرے سکھ گورو صاحبان اور سکھ بزرگوں کا ٹوپیاں پہننا اور ان ٹوپیوں کا یادگار کے طور پر مختلف مقامات میں پایا جانا بھی تسلیم کیا ہے (ملاحظہ ہو گوردوارے درشن ص ۲۰۷، ص ۳۸، ص ۵۸۳، ص ۵۸۷، ص ۵۹۲، گوردھام دیدار ص ۱۱۲، ص ۱۳۳، ص ۲۱۹۔ گورتیرتھ سنگرہ ص ۶۴۔ گورپرتاپ سورج راس ۷، انسو ۹۔ خالصہ ص ۱۰۹)

سکھ مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو ہرگوبند جی تک سکھ گورو صاحبان کو گور گدی ملنے کی رسم ادا کرتے وقت سیلی ٹوپی پہنائی جاتی تھی (ملاحظہ ہو گورمت لیکچر ص ۲۲۱۔ سکھ اتہاس ص ۲۳۱، مالوہ اتہاس حصہ اوّل ص ۳۸، بھارت مت درپن ص ۳۴۔ نامدھاری اتہاس حصہ اوّل ص ۳۲۔ سکھ اتہاس مسٹر میکالف والا حصہ سوم ص ۱۔ گورپرتاپ سورج راس ۴۔ انسو ۵۴۔ پنتھ پرکاش لسبرام ۹ ساڈا اتہاس ص ۱۲۴، گوربلاس پاتشاہی ۶- ادھیائے ۸۔ گوربلاس پاتشاہی ۶ (دارنک) ص ۲۹۶۔ مہان کوش ص ۱۲۵، ص ۱۸۹ تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص ۹۷۴۔ گورتیرتھ سنگرہ ص ۴۴۔ گوردھام سنگرہ ص ۱۰۳۔ گوردوارے درشن ص ۱۴۸۔ گورمت اتہاس گورو خالصہ ص ۳۲۰۔ رسالہ جیون سندلیش اتہاس نمبر مئی ۱۹۵۱ء

بعض سکھ بزرگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو نانک جی پگڑی کے مقابلہ میں ٹوپی کو پسند کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۰۴۔ گورو نانک سورج دے جنم ساکھی ص ۱۳۱)

پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ اور گورو نانک جی کی قدیمی تصاویر

۱۹۶۹ء میں گورو نانک جی کا پانچ صد سالہ یوم ولادت سکھ دنیا میں بہت دھوم دھام سے منایا گیا تھا۔ اس موقعہ پر پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ نے گورو نانک جی کی یکصد قدیمی تصاویر پر مشتمل ایک البم شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"بہت سی قدیمی جنم ساکھیوں میں سے اور دیگر مقامات سے گورو نانک جی کی ... ... اس وقت تقریباً ایک ہزار تصاویر .... جمع کی گئی ہیں۔ ... ان ایک ہزار تصاویر میں سے ڈاکٹر ایم ایس رندھاوا کی مدد سے ایک سو تصاویر منتخب کی گئی ہیں جنہیں فن کے لحاظ سے زیادہ قدیمی اور مصالحہ وغیرہ کی بنا پر زیادہ تاریخی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس البم کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ الگ الگ آرٹ سکولوں، علیحدہ علیحدہ علاقوں اور اور مختلف زمانوں میں گورو نانک جی کی شخصیت اور نقش و نگار کس طرح محسوس کئے گئے"۔ (نانک پرکاش پتر کا مارچ ۱۹۶۹ء)

ایک سکھ ودوان ایس ایس دوسانجھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"پنجابی یونیورسٹی نے ایک ہزار سے زائد اور سنو نرسنگھ مار کو نے دو ہزار کے قریب گورو نانک جی کی قدیمی تصاویر الگ الگ مقامات سے جمع کیں۔ ان قدیمی تصاویر میں گورو نانک جی کے نقش و نگار اور پہراوہ موجودہ کیلنڈروں اور تصاویر سے بالکل مختلف ہے۔ پنجابی یونیورسٹی ہزاروں روپے برباد کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ گورو نانک جی کی قدیمی تصاویر کو سامنے لانے سے لوگوں کے دلوں میں سمائی ہوئی گورو نانک جی کی موجودہ تصویر بگڑ جاتی ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر موجودہ تصاویر گورو نانک

جی کا صحیح روپ پیش کرتی تھیں اور ان تصویروں کو لوگوں کے دلوں سے
دُور کرنا اچھی بات نہ تھی تو پنجابی یونیورسٹی نے اس مقصد کو شروع کر کے اپنا
وقت اور روپیہ کیوں برباد کیا

گورونانک جی سے متعلق جو اشیاء قدیمی اور تاریخی سمجھ کر
جمع کی جاتی ہیں انہیں لوگوں کے سامنے پیش کیوں نہیں کیا جاتا"

(اجیت جالندھر نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

گورونانک جی سے متعلق قدیمی تصاویر اور پورانی اشیا کو لوگوں سے اسی لئے پوشیدہ
رکھا جا رہا ہے کہ وہ گورو جی سے متعلق سکھوں کے موجودہ تصوّر کے سراسر خلاف ہیں۔ اس وقت
سکھوں کی طرف سے جو تصاویر شائع کی جا رہی ہیں ان سے متعلق سردار ایس ایس وانجھ
کا یہ بیان ہے کہ :۔

"کوئی بھی تصویر ابھی تک ان کی اصل شخصیت کو ظاہر نہیں کر سکی۔ پنجابی یونیورسٹی
کی کوشش بھی نامکمل ہے۔" (اجیت جالندھر نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

یعنی :۔ "اکثر مصوروں نے گورونانک جی کی اعلیٰ شخصیت کو اپنے خیال کے مطابق
پیش کرنا چاہا ہے لیکن کوئی بھی تصویر گورو جی کی اصل تصویر کی تلاش کو مطمئن
نہیں کر سکی ... . قدیمی اور موجودہ تصاویر میں اتنا اختلاف ہے کہ
یہ تصاویر ایک ہی شخصیت کی بیان نہیں کی جا سکتیں۔ قدیمی تصاویر میں گورونانک
ملّاں ... ... نظر آتا ہے مگر موجودہ تصاویر میں اس کا سکھی سروپ
بھیس والا ہے .... لاکھوں شکلیں بنائی گئی ہیں۔ لیکن ایک سے
بھی تاریخ کا گورونانک نہیں ملتا۔" (اجیت جالندھر نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

ایک اور سکھ وِدوان نے سکھوں میں گورونانک جی مہاراج کی موجودہ تصاویر
سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"آج کل جو تصاویر گورو صاحبان کی بازاروں میں ملتی ہیں۔ وہ محض فرضی اور دکانداروں کے نقطہ نگاہ سے شائع کی جاتی ہیں۔" (خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اگست ۱۹۵۳ء)

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورونانک جی کی قدیمی تصاویر خود سکھ ودوانوں کے نزدیک ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے سکھوں کے ذہنوں میں سمائے ہوئے نانک کے سراسر خلاف ہے اور موجودہ تصاویر تاریخ کے گورونانک سے بہت مختلف ہیں۔ اور اسی وجہ سے پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ نے ایس ایس دوسانجھ کے بقول گورونانک جی کی قدیمی تصاویر پر مشتمل البم چھاپنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ اس سے سکھوں کے دلوں میں سمائے ہوئے گورونانک جی کے موجودہ تصور کو ٹھیس لگتی ہے اور گوروجی کی موجودہ تصاویر جو عام طور پر سکھ شائع کر رہے ہیں سکھ محققین کے بقول گوروجی کی کسی اصل تصویر سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں چنانچہ ہم گوروجی کی ایک قدیمی تصویر اس کتاب کے شروع میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ تصویر جالندھر کے مشہور و معروف سکھ اخبار روزانہ اجیت نے نانک نمبر ۱۹۶۹ء کے صہ ۵۹ پر شائع کی ہے۔ اس تصویر کو سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ ایک مسلمان بزرگ کی تصویر ہے

اور دوسری تصویر وہ پیش کی جارہی ہے جسے حکومت پاکستان کے محکمہ غیر مسلم اوقاف نے ۱۹۶۹ء میں پاکستان کے مشہور و معروف آرٹسٹ استاد اللہ بخش صاحب سے تیار کروایا تھا۔ یہ تصویر بھارت کے بعض سکھ اخباروں نے بھی شائع کی ہے۔ (ملاحظہ ہو اجیت جالندھر گورونانک نمبر ۱۹۶۹ء صہ ۳۔ وغیرہ)

کتاب ہمارا نانک کے مصنف سے متعلق

سکھ دانشوروں کے تاثرات

اس کتاب "ہمارا نانک" کے مصنف کے لکھے ہوئے سکھ مذہب سے متعلق مختلف تحقیقی اور علمی مضامین اکثر سکھ اخباروں میں چھپتے رہے ہیں ان کے بارہ میں اہل قلم سکھ صاحبان نے وقتاً فوقتاً جن تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

۱- ماہنامہ "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" پنج کھنڈ بھسوڑ نے یہ بیان کیا ہے کہ :-

۱- عباداللہ گیانی ایک مہان محقق ہیں اور ہر مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے کے عادی ہیں آپ کو اپنی ہر بات کی تائید میں درجنوں کتب کے حوالہ جات پیش کر کے اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کی عادت ہے۔" (خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۵۲ء)

ب: " ہم سری عباداللہ گیانی کی صدق دل سے تعریف کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے دل میں سکھ مذہب اور سکھ تاریخ کی تحقیق کا اور بھی شوق پیدا کرے " (خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اکتوبر نومبر ۱۹۵۳ء)

ج: " سری مان گیانی عباداللہ صاحب خواہ ایک غیر سکھ ہیں لیکن ان کی طرف سے بلند پایہ کی جو تحقیق پیش کی جاتی ہے وہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے" (خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۵۵ء)

د: " سری مان عباداللہ گیانی جی خواہ مسلمان ہیں لیکن سکھ تاریخ پر انہیں اس قدر عبور

حاصل ہے کہ جو سکھ پرچارکوں کو بھی نہیں ... ... سہری مان گیانی عباد اللہ صاحب سکھ مذہب کی فلاسفی کے بہت بڑے عالم ہیں تاریخی تحقیق میں انہوں نے لاثانی مضامین لکھے ہیں۔" (خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ اپریل ۱۹۵۶ء)

۱- ماہنامہ "پنجابی ساہت" جالندھر میں بھی خاکسار کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس رسالہ نے خاکسار سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

ا- "گیانی عباد اللہ صاحب احمدی مسلمان ہیں ... ... گوروبانی کا مطالعہ ان کا بہت گہرا ہے ... ... اور لکھنے کا طریق بھی بہت مؤثر ہے" (پنجابی ساہت جالندھر ستمبر اکتوبر ۱۹۵۱ء)

ب- "ہم عباد اللہ جی کی قابلیت اور گوربانی سے متعلق واقفیت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے"

(پنجابی ساہت جالندھر جنوری ۱۹۵۲ء)

۳- دہلی سے شائع ہونے والے ماہنامہ "نوباں قیمتاں" نے خاکسار کے ایک مضمون پر یہ نوٹ دیا تھا کہ:-

"گیانی عباد اللہ جی کا یہ مضمون "نوباں قیمتاں" کے قارئین کرام کو پیش کرنے میں ہم راحت محسوس کرتے ہیں۔ اس کا لکھا جانا اس روح پر دلالت کرتا ہے۔ جس کی اس وقت پاکستان اور ہندوستان میں بہت ضرورت ہے۔" (نوباں قیمتاں دہلی جون ۱۹۴۹ء)

۴- پنجابی رسالہ "لوک ساہت" امرتسر نے یہ شائع کیا تھا کہ:-

"میرے دیرینہ دوست گیانی عباد اللہ صاحب کے دل میں پنجابی کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔" (رسالہ لوک ساہت امرتسر جنوری ۱۹۵۱ء)

۵ پٹیالہ سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "میل ملاپ" نے ایک مرتبہ یہ لکھا تھا کہ:-

"سکھ پھلواڑی سے دور بیٹھے گورونانک جی کے عقیدت مند مسلمان گیانی عباد اللہ جی نے گوجرانوالہ (پاکستان) سے اپنے خیالات میل ملاپ میں شائع کرنے کے لئے بھجوائے ہیں۔ ہم بڑے احترام سے یہ مضمون اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔" (میل ملاپ پٹیالہ ۱۷ و ۲۴ نومبر ۱۹۵۱ء)

۶۔ بھارت کی راجدھانی دہلی سے شائع ہونے والے روزانہ اخبار "نوائے ہندوستان" نے خاکسار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

ا۔ "سکھ قوم کو اس بات کا فخر ہے کہ ایک غیر سکھ (عباد اللہ گیانی) کو گوربانی اور سکھ تاریخ سے متعلق بے پناہ واقفیت حاصل ہے۔" (نوائے ہندوستان دہلی ۱۲ر جولائی ۱۹۶۳ء)

ب:۔ "ہم گیانی عباد اللہ جی (ایک مسلمان بھائی) کے بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے سنت فتح سنگھ جی اور دوسرے سکھ صاحبان کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔" (نوائے ہندوستان دہلی ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۳ء)

۷۔ جالندھر سے شائع ہونے والے روزانہ اخبار "اجیت" نے لکھا ہے کہ:۔

ا: "اخبار الفضل کے مینیجر گیانی عباد اللہ جی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ہمیں ملنے کے لئے آئے ... ... قارئین یہ سن کر خوش ہوں گے کہ گیانی عباد اللہ جی نے قرآن شریف کا گورمکھی میں ترجمہ کیا ہے۔" (اجیت جالندھر ۳ر جون ۱۹۶۳ء)

ب:۔ "گیانی عباد اللہ صاحب ... ... پنجابی زبان کے مشہور عالم ہیں۔ وہ بہت ملنسار اور سکھ مسلم اتحاد کے حامی ہیں۔" (اجیت جالندھر ۲۶ر مئی ۱۹۶۹ء)

۸۔ "اکالی پتر" کا جالندھر نے گورو نانک جی کے متعلق "ہمارا نانک" کے مصنف "کے ایک مضمون کو مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ شائع کیا تھا:۔

ا۔ "گیانی عباد اللہ نے جو بلند پایہ عقیدت گورو نانک جی سے متعلق ظاہر کی ہے۔ وہ خاص طور پر نوٹ کرنے والی ہے۔" (اکالی پتر کا جالندھر ۱۶ر فروری ۱۹۶۵ء)

ب:۔ اس سے قبل ایک مرتبہ اسی اخبار نے یہ شائع کیا تھا کہ:۔

"عباد اللہ گیانی پنجابی کے مسلّم ودوان ہیں۔ گورمت سے متعلق بھی ان کی تحقیق کچھ کم نہیں" اکالی پتر کا جالندھر ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۳ء)

۹۔ مشہور سکھ ودوان آنجہانی سنت اندر سنگھ جی چکرورتی نے ایک مرتبہ اپنے مضمون میں یہ بیان کیا تھا کہ:۔

"میرے دوست گیانی عباد اللہ سکھ تاریخ اور گوربانی کے جتنے واقف ہیں ہمارے سکھوں میں تھوڑے سے لوگ ہی ہیں۔" (اجیت جالندھر گورونانک نمبر ۱۹۶۷ء)

۱۰- ایک سکھ ودوان ڈاکٹر ہری سنگھ جی گیانی نے اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ :-

"ہر من پیارے مشہور ودوان گورو گھر کے محقق گیانی۔ مولوی۔ عالم۔ فاضل۔ سری عباد اللہ جی جو کہ امرتسر کوچہ تیلیاں میں پیدا ہوئے ... ہم سے ایسے لعل بچھڑ گئے۔" (اخبار ڈاکٹر امرت ۲۶ مئی ۱۹۶۶ء)

۱۱- ایک اور سکھ ودوان سردار گورمیت سنگھ جی ایڈووکیٹ سرسہ ضلع حصار نے لکھا ہے کہ :-

"گیانی عباد اللہ جی ریڈیو پروگرام پنجابی دربار میں گوربانی کے معنے اور سکھ تاریخ کی تشریح بیان کرتے ہیں۔" (رسالہ گورونانک سندیش اپریل ۱۹۷۰ء)

۱۲- سردار جسونت سنگھ کنول بیان کرتے ہیں کہ :-

"میرے دل میں آپ (عباد اللہ گیانی) کے پنجابی ادیب اور گوربانی سے واقف ہونے کا بہت احترام ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ ایسے ستون ستلج کے مغربی کنارے پر پاؤں جما کر کھڑے ہوں تو ہم دو ملکوں کے درمیان دوستی اور پیار کی تاریخی روایتوں والا مضبوط پل بنا سکیں۔" (آرسی دہلی ستمبر ۱۹۶۸ء)

۱۳- بھارت کے مشہور و معروف ادیب سردار دیوان سنگھ جی مفتون نے اپنی کتاب ناقابل فراموش کے ایک مقام پر اس کتاب کے مصنف عباد اللہ گیانی کو سکھ مذہب پر اتھارٹی تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ناقابل فراموش صفحہ ۶۱۲)

۱۴- سرسہ ضلع حصار کے ایک سکھ ودوان سردار گورمیت سنگھ جی ایڈووکیٹ ایک مرتبہ پاکستان آئے تو انہوں نے اپنی کتاب سکھ ازم اینڈ اسلام اپنے قلم سے اس نوٹ کے

ساتھ اس کتاب کے مصنف کو پیش کی کہ:۔

WITH LOVE, REGARDS
AND ADMIRATION
FOR
GIANI IBADULLAH
WHO IS A GREAT SCHOLAR

Gurmit Sing Adv.

۱۵۔ ۱۹۵۶ء میں پنج خالصہ دیوان پنج کھنڈ بھسوڑ (بھارت) والوں نے اس کتاب کے مصنف کو دعوت دے کر اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پنج کھنڈ بھسوڑ بلایا تھا اور وہاں اپنے سالانہ دیوان کے دوران سروپاؤ بھی دیا تھا۔ پنج خالصہ دیوان کے نمائندہ نے اس وقت ان خیالات کا اظہار کیا تھا کہ

"ہم گیانی عباد اللہ صاحب پر بہت خوش ہیں اور انہیں خوش آمدید کہتے ہیں میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ دیوان کی طرف سے انہیں سروپاؤ دیا جاوے۔ دیوان نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور جیکاروں کی گونج میں گیانی عباد اللہ صاحب کو سروپاؤ دیا گیا۔ ... ... ایسے نیک دوست کی قدر کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔"

(رسالہ پارلیمنٹ گزٹ امرت سر مارچ اپریل ۱۹۵۶ء)

اس کے بعد ایک مرتبہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب نے خاکسار سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گیانی عباد اللہ صاحب پاکستان کے باشندے ہیں ... ... گیانی عباد اللہ جی کے نام سے خالصہ پارلیمنٹ گزٹ کے قارئین کرام اچھی طرح واقف

ہیں۔ آپ کے قیمتی تحقیقی مضامین اس مذہبی رسالہ کی زینت بنتے رہے ہیں سکھ فلسفہ اور سکھ تاریخ کی تحقیق سے متعلق گیانی عباداللہ صاحب کی معلومات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ نے لاتعداد کتب کا مطالعہ کیا ہؤا ہے۔ آپ ہندو، سکھ اور مسلم اتحاد کے حامی ہیں۔"

(خالصہ پارلیمنٹ گزٹ دسمبر ۱۹۵۶ء)

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

ملنے کا پتہ

گورو نانک اکیڈیمی (پاکستان)

نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

قیمت فی کاپی -/8 اعلیٰ کاغذ -/10